

انجیل بیان میں حاضر تھو ایت رانگی حقیر طرف دارالامارہ بالبحر مکر عرض کیا کہ یہ سچا لیا اتفاق
بیان کیا ہوگا اگر اس بیان ان دونوں پھر تحریر کردہ حالی فائدہ حاصل ہوگا اور اس زمانہ پائیدار مین ہوگا
یہ کیا پس بجا طاحام اور عرض مکر عزیز مذکور کے باوجود پراگندگی حال فطرت بال اور کثرت
سببی طلبا کو کہ فرصت ایک دم کی بھی نہ تھی بالامتیعاب حال نامشکووم بر سبیل اختصار روایات صحیحہ
مستبرہ سے انتقاد کر کے لکھا پس یہ مجالہ شائبہ افراط اور تفريط سے بچا اور کذب بھتان
مبرا ہے اور رسالہ نافعہ کو ایک مقدمہ اور دو بابیہ اور خاتمہ پر مرتب کیا اور نام اسکا
ہدایۃ الکوئین الی شہادۃ ائسٹین لکھا حتی سبناہ و کتب اس سالہ سورۃ خاہر ہادہ عام
دی اور پسند خاطر خلایق کو کرے اور اس کنگار شرمسار کہ بتقدیر آن عباد کو روز حساب کو عذاب
نجات بخش اور زمین و آسمان میری گریساتھ لے کر اور وہ کافی ہے مگر اور بہتر وکیل ہے

مستند

پہچ بیان جہ شہادت حضرت حسین علیہ السلام کو اور پابل بصیرت کفنی و محجبت
کہ جو کمالات کہ منتشر تھے تمامہ انبیاء علی نبیا و علیہم السلام مین حقیقاً جل شانہ فی ابنی
قدرت کاملہ سے ان سبکو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مین جمع کر و تفصیل
مختصر این اجمال کی یہ کہ و یا حتی سبناہ و تقالی فی آنحضرت کو مرتبہ خلافت کا جیسا کہ
و یا تھا آدم علیہ السلام کو اور دیا ملک جیسا کہ دیا سلیمان علیہ السلام کو اور دیا سر
جیسا کہ دیا یوسف علیہ السلام کو اور دیا مرتبہ جلالت کا جیسا کہ دیا ابراہیم علیہ السلام کو اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور دیا مرتبہ عبادت کا جیسا کہ دیا
یونس علیہ السلام کو اور دیا شکر جیسا کہ دیا نوح علیہ السلام کو اور حاصل جو صفت
کہ غراری نوادہ انبیاء علیہم السلام مین تھے وہ سب ذات ان سرور عالم فخر بنی آدم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من علوہ کر ہو جس کو یا انحصرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطہر علم و صاحب
ایما علیہم السلام تھے متحر جس بریف دم عیسیٰ مدعا دارہ ایچہ جہاں ہمدارد و ہمدار
انوار و صاف حواصا علیہم السلام میں رہتے سرور کائنات محرم موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو عایت ہوئی کہ انحصرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ممتاز اور ایما علیہم السلام ہی ہو
جیسا کہ رماہ کا حق سبحانہ تعالیٰ سے انحصرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کلمات متل
امام ولایات و مصروفات و محبوبیت مطلقہ و برگزیدگی مطلق و دیدار حق و برتری اتم یسے
ہو جیسا مقام قاب قوس میں متفاعت عظمیٰ روراست کی اور عباد کر بارادہ امن را
عیر اسکے متل علم کسج و دعاں اتم و تعاد و فتویٰ و احتیاد و اجتناب و قرأت و ختم ثبوت
و لوازی حمد کہ پیچہ او کے دل قامت کو تمام دریت ہی آدم ہو گا اور پس نسبت ہی دکھسا
جیسا اگر سے اہست تلمیک میں یکھا جیسا در درشت میں اور مقام محمد میں مشرف ہو
اور اسی عزت کی کرسی برٹھیا اور جاید کا انگت مبارک سے متق ہو ما اور سر معارف و
سوارن براف اور گد رحا سدر التمتی سے اور بیذا فاقہ انا ہیوتی سے در حرک
اور پہل و در کر باصلوط سے اور کھولنا پہل و ایما علیہم السلام ہی در اہست کا اور
پہل حسب میں حاما آئی امت کا اور مرتہ وسیلہ کا کہ اور اوسکی کی مرتہ ہیں ہے
عیایت ہو ما او پھیں ہر مرتہ حضرت حریئل کا حاب مداسے پیام لکڑا اور کمال
دوسری نقد و لافھی کہ حسی تحریر سے قلم ماحر اور اسکے سیاں سے رماں جن دستری
فاصر ہے انحصرت کو عایت ہوئی مصرع معاد در رگ توئی تہ مختصر و یکسانی
رہ گیا مرتہ طیل القدر تہاوت کا کہ سرور کائنات کو عایت نہ ہوا اور نہ عایت
ہوئی اس کمال کا دات یا کہ انحصرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہے کہ اگر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے جہاں کفار میں تو کسے شرک نہ تھا مگر ہوا تو
 متخل راجع ہوتا جبرائیل بن مبین میں اور اگر شہید ہوئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم دفعہ دہ باخفا جیسا کہ شہید ہو کر خفا ارشاد میں آپ کے تو مشہور نہ ہوتا مگر شہادت کا
 اور کمال نہ ہوتا مرتبہ اسکا واسطے کہ کمالی مرتبہ شہادت کا یہ ہے کہ مارا جاوے
 و شخص غریب و بلامین اور بے کئے جاوے گھوڑی اور مرکب اس کے اور ڈال دیا جاوے
 لاشہ اسکا اور گھوڑی دوڑا جاوے اسکی کاشے پر اور ماری جاوے گردا گرد و غریز اور
 قریب اسکی اور لوٹ یا جاوے تمام مال اسکا اور قید کیے جاوے عورتیں اور
 یتیم اس کے اور ہووی یہ سب ماجر محض راہ خدا میں جستہ گدیں مقتضی ہوئی حکمت حکیم
 جل شانہ کی واسطے شامل کرنے اس کمال عظیم اور ازیم بغیر شہادت کے ساتھ تمام کمالات
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انتقال فرمائے آنحضرت کو صلی اللہ علیہ وسلم
 اور گزر جانے ایام خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے کہ منافق مظلومین و
 مظلومیہ کہ ہے بواسطہ مردمان اہل بیت بلکہ بواسطہ نزدیک ترین اقربا و غریزین
 اولاد آنحضرت کی بلکہ بواسطہ اس شخص کے کہ ہووی وہ شخص حکم اولاد آنسرور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیان تک کہ لاحق ہووے حال اسکا حال آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور مندرج ہووی کمال اسکا کمال آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم
 آلہ وسلم میں پس متوجہ ہوئی غنایت ازلی اور شہیت سروری حق جل و علی کی بعد
 گذری ایام خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم جمعین کے طرف اس کا حق
 پس قائم کیا حق سبحانہ و تعالیٰ نے حسین علیہا السلام کو مقام جد بزرگوار یعنی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کمال جلیل القدر میں اور گردا ما حق تعالیٰ

حاصل شدہ ہے کہ اسی قدرت کا ملکہ محمد حسین علیہ السلام کو آئینہ واسطے ملاحظہ کرنے کمال
 آنسو و معنی اللہ علیہ آئمہ وسلم کے اور گرد و ماختعالی سے حسین علیہ السلام کو دور
 واسطے متاہد و کرے حال ہر اہل کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ آئمہ وسلم کے تاکہ ہر وقت
 کمالیہ شہادت کی اس آئینہ رسول مائیں و یکٹی سجاد اور صفائی طہیت حسین علیہ السلام
 کی سبک شہادت رسول الستیں کی ہو واد و چونکہ سقیم بھی شہادت اور دوسرے سبک شہادت
 تھی اور پوری حقیقتیں کی گئیں یہ دونوں شہادتیں اور حضرت حسین علیہ السلام
 میں خاص کیونکہ فرید اگر ایسے حضرت امام حسن علیہ السلام ساتھ مسموم اولیے
 شہادت تھی کے اور ہر گاہ کہ تھا امر اس شہادت کا جیسا ہر گاہ ہر ہوا و کر اسکا
 وحی آسمانی میں اور وہم رہا اور اسکا رد یک واقع ہونے کے بھی بیان تک کہ سر انجام
 مولیہ امر ایسے شہادت تھی ہات روحان کی سے اور روحیہ عرف میں علاقہ محبت میں ہوا
 نہ عداوت سے اور یہ سب امر اس لیے تھا کہ یہ شہادت حقہ متنی تھی اور شہادت
 اسبواسطے کہ خرد ہی اس واقعہ ہاٹ سے سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ آئمہ وسلم
 اور نہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے اور نہ بیرون سے انجاسل یہ شہادت کی
 موقوف تھی اور یہ یوستیدگی کے لہذا کہتاں اس سار کا ناگر یہ ہوا اور اسبواسطے ہا
 روح سے سر انجام اس کام کا ہوا تاکہ یہ شہادت اور بہتار کے رہے اور
 سال اسکا وحی آسمانی میں یہاں حیرت است۔ صلی اللہ علیہ آئمہ وسلم اور راں حسین
 علیہ السلام کے واقعہ ہوا تاکہ یہ سر مکتوم قتل واقع ہونے کے پردہ حجاب میں
 رہے بخلاف قسم دہ سری کے کہ می اور اسکا شہرت اور اعلان یہ تھا جیسا کہ سال
 اور اسکا تفصیل آتا ہے اور خاص کیونکہ درہ اصغر ایسے حضرت امام حسین علیہ السلام

ساتیہ چشم دوسری کے اور لم اور سر بیچ خاص ہوئی شہادت سرور خنی کی حضرت
 امام حسن علیہ السلام مین اور خاص ہوئی شہادت مظاہر و علانیہ حضرت امام حسین
 علیہ السلام مین یہ کہ غیبت کو اوپر علانیہ کے تقدم وضعی حاصل ہے اور
 بھی سر مثل اجمال و علانیہ مثل تفصیل کر ہے اور تفصیل بعد اجمال کے ابلغ زیادہ ہے
 حق سبحانہ و تعالیٰ نے متمہیل کو خاص کیا فرزند اکبر مین اور اختصاص فرمایا متمہ
 و دوسرے فرزند۔ اصغر مین تاکہ تحفہ تقدم اور آخر مرتبہ کی کہ در بیان سبطین علیہما السلام
 ہے برقرار ہے اور ظہور شہادت کا بعد مرتبہ غیبت کے اور وقوع تفصیل کا بعد اجمال کے
 مظاہر اور ہوید ہو و پس جبکہ تھا بنی متمہ مانی کا اوپر شہرت اور اعلان کے نازل کی گئی
 پہلے خبر اسکی بوجی آسانی اوپر زبان جبریل علیہ السلام کے اور سو او سکے زبانی
 فرشتہ بنی آسانی کے اور تعین ہونا مکان شہادت کا اور نام اوس جا کا کہ
 مشہور ہو بلا ہے اور تعین ہونا زمانہ شہادت کا کہ شروع مین ایک شہہ ہجری مین یہ
 ماجرا ہو گا اور شہرت پایا اس امر نے اور مظاہر ہوئی یہ خبر اوپر زبان الامام بیان
 حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے سفر صفین مین یہ سب امور کہ بیان کی گئی
 باعث اشتہار قبل واقع ہونے شہادت کے تھی اور وہ امور کہ باعث اشتہار
 بعد شہادت کے ہوئی وہ یہ مین پس جبکہ واقع ہوا یہ حادثہ ہائیکہ ہو گئی مٹی خون
 یہاں تک کہ کوئی نیچر بیت المقدس مین نہ تھا کہ نیچے او سکے خون تازہ نہ نکلی اور
 برسنا خون کا آسمان نے یہاں تک کہ ٹکے اور گھرے اور ظرف بھی خون سے بھر گئے
 اور نوہ کرا جو نکھا اور مرتبہ کتا انہو کا حضرت امام شہید کے حال پر اور محافظت کرنا
 و زندہ نکالا سنا یہ شہید پر اور داخل ہونا حشہ کا سورج ناک قاتلون مین اور گردا ہوتا

گوشت ہنراں لکرام مظلوم کا وقت بخت کے اور سوختہ ہونا غدا کا وہ لمحہ کے
 اور یہ سوختہ ہو کر اور سیادہ ہوا ہو کہ اور رونا آسکا کھدیت درار تک اور سو
 اسکے اور عجات و حواس کہ آئندہ تحصیل ہو کر ہو گئے اور یہ سب امور تہر کے
 اس لیے ہو کر کہ مطلع ہو ماویں اس حادثہ پر حاضرین دعا میں اور مافی رہی کھاؤ
 حزن اُمی اور تذکرہ اس واقعہ ہائیکہ کا حضرت کی امت میں قیامت تک پس بھیجا
 یہ حادثہ ہائیکہ ہایت شہرت کو عالم علوی و عالم سفلی و عالم عیب و شہادہ و در عالم حق
 و عالم اس گویا اور سہ راں میں ایسے حیوانات و نباتات میں ایسا عمل تمام عالم
 سے لیکر انسان حیوان و نباتات اس واقعہ ہائیکہ سے آگاہ و حیران ہو و اور حاضری
 اس حادثہ کا یہ ہے کہ ہر عینے حرم میں سرگوشے عم دالم و بکا و راری تار و پتی
 پس حکم مقدمہ تمام ہوا یا ہے کہ اس بیاں کریں ہم مستعد کو ہدایتہ واسطے ملت ہر
 حضرت حسین علیہ السلام کو در مدنی تحسرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دودھ میں سلی
 دودھ یہ کہ مٹی کا قیام حکم میں ہے لہذا تار کے گئے علی علیہ السلام کی لعل
 اس واسطے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بای قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی اور حضرت مریم
 ہی اسرائیل سے در مدال یعقوب سے ابن اس حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم
 رستے سے اسرائیل کھلاؤ میں اس واسطے حضرت فاطمہؑ ہر امی اللہ عہما کے حضرت
 حسین علیہ السلام ہی مٹی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اور وہ
 دوسری مٹی نے سر جو اندگی ہے اور مٹی ہو ما حضرت حسین علیہ السلام
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث صحیح میں طرف متعدد وہ سے ثابت ہے
 اس سالہ میں لحاظ طول ہو کر کے ترجمہ حدیث پر اکھا کیا فرمایا رسول اللہ

معاذ اللہ کہ اس شخص کا نام ہے اور لیکن حضرت حبیب علیہا السلام کا اہمیت ہو یا
واسطے ملاحظہ کر کے حال ماکمال سرور عالم محمد بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
یہ ایسی بھی دودھ ہیں جس پہلی واسطہ سیادت یعنی سرداری مطلق کے بعد ہے
یہ سہاؤ کی یہ ہے کہ حاج کیا سانی اور زو مانی اور ضیادے کا یہ برائی ہے
اور انو بیٹے الی سید رضی اللہ عنہ کو اور اس ماحہ کے عمر رضی اللہ عنہ سے
اور اس عدلی ذرا من مسعودہ کو اور النعم نے علی آسکو اور طرالی کے معجم کسیر میں ہر
اور حار اور برادران غار اور سامہ میں یہ اور مالک میں جو برت اور علی میں
اس میں مالک سے اور اس عمار میں عائشہ اور اس عمر اور اس ساس اورانی رتبہ کو
رضی اللہ عنہم کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس احسین
سردار و حوا میں بہت ہیں اور زیادہ کیا اس ماحہ اور غیر اسکے لے کہ ماباں دو کو
ستر ہیں ان دو لوگ اور نزدیک طرالی کے یہ ہر کہ ماباں دو کو مکی فاصلہ ان لوگ
ہیں اور زیادہ کیا ہے حاکم اور اس حان اور غیر ان دو لوگ کی کہ مکر و سب سے حاکم
عسے میں یہ بھی اس مکر یا علیہا السلام اور حلقہ مفرات اس مراتب سے یہ ہر کہ
دو کو سنی حنین علیہا السلام کی بعیہ محنت و دوستی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہے اور بعض عداوت ان لوگ صاحب دو کی بعیہ بعض و عداوت رسول اللہ صلی
علیہ وآلہ وسلم کی ہے عدا کہ واقع ہوا ہے راایت اس ماکر اور غیر اسکے میں
اس عاس میں اللہ عنہ سے کہ جو شخص کد دست مکران دو کو کو بعیہ حبیب علیہا السلام کو
اوسے دست رکھا سیرتیں اور جو شخص کہ کچان دو کو کو بعیہ تحقیق کہ اوسے دست رکھا سیرتیں
اور وہ دوسری اشک است متساہت موت کی سے یہ تحقیق حبیب علیہا السلام کو عدا تصویب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر میں جیسا کہ سیرت اور باطن میں مشابہت تمام تھی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس یہ تحقیق خارج کیا ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ
 کہ کہا ان بنی اللہ عنہ نے نہ تھا کوئی مشابہ زیادہ ساتھ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
 حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا ان بنی اللہ عنہ میں بھی جتنی مشابہت زیادہ تھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور روایت کیا ہے مفضل اس حدیث کو ترمذی
 علی کرم اللہ وجہہ سے اوجھ کیا ہے ابن عساکر نے اور کہا تھی حضرت امام
 حسن علیہ السلام مشابہ زیادہ ساتھ رسول اللہ کو سنے مبارک سے لیکر سطرطہ
 یعنی جہت اعلیٰ میں اور حضرت امام حسین مشابہ زیادہ تھے ساتھ بنی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے سینے مبارک سے قدم تک یعنی جہت اسفل میں اور خارج کیا ہے
 ترمذی نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت امام حسن
 حضرت امام حسین علیہما السلام کو پس فرمایا جو شخص دوست رکھے میرے تین
 اور دوست رکھے ان دونوں کو تین اور دوست رکھے باپ اور ان دونوں کو
 وہ شخص ساتھ میرے ہو گا بچ درجہ بیرو کے دن قیامت میں اور کہا ترمذی نے
 کہ یہ حدیث منکر ہے اور خارج کیا ہے مسلم نے کہ باہر تشریف فرما ہوئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت صبح کے اور تھی آپ کے دوش مبارک پر کلمی
 منقش سیاہ یا نوکی پس تشریف لای حضرت امام حسن علیہ السلام پس داخل کیا
 آنحضرت نے انکو کلمی میں بعد اوسکے تشریف لای حضرت امام حسین علیہ السلام
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بھی کلمی میں داخل کیا بعد اسکے
 تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ انکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داخل کیا بعد اسکو تسرب لائیں حضرت فاطمہؑ رہبرہ علیہا السلام سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکوٹی کئی میں داخل کیا بعد اسکے سرور عالم شریعہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیہ کریمہ پڑھا اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيسَ اَجْلًا
يُطَهِّرَ كُفْرًا تَطْهِيرًا میں ارادہ کرنا کہ اگر تو کہ لجا دے کہ جسے بجات کو اور یا کہ کرے تو کیا
کرے کہ یہ حدیث تشریف عرب الاقناس تعریف حاتم الحدائق اسنادہ علیہ السلام
عبداللہ عریض سرہ میں مذکور ہے اور یہ حدیث تشریف بھی اس سالہ میں مسطور
آیا میری اس ایک درستی آسان کہ یہ آیتھا نقل اسکے کچھ اور سلام کا اور شری
دوی محکو کہ حسن حسینؑ سرور جو ماں مست کے ہیں اور فاطمہؑ سرور راں اہل حبیب کی
بین روایت کیا ہے اس حدیث کو اس عا کرے اور بھی یہ حدیث اوس سالہ تشریف
میں مسطور ہے یہ تحقیق حسن حسینؑ دیکھول میں میرے باع سے دیا میں روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی سے بیٹے حضرت حسین علیہا السلام ترمذی دل باع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور بھی اوس سالہ طیبہ میں یہ حدیث مذکور ہے یہ وہ
بیٹے حسن حسینؑ دینو میرے ہیں اور دینے بیٹی میری کی ہیں نارحہ دوست کہتا ہے
ان دو کو کہ میں دوست رکھتا ہوں اور کو اور دوست رکھتا ہوں اوس شخص کو کہ دوست رکھنے کو
روایت کیا ہے اس حدیث کو ترمذی سے بیٹے حکم دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی مسئول ہوئی میں سچ دوست رکھنے حقائق کے حضرت حسین علیہ السلام
اور ان کو دوست دار کے تین شہد ماتی نہ رہا اور بھی اوس سالہ طیبہ میں یہ حدیث
مسطور ہے سچ فرمایا خدا اور اس کے رسول نے کہ میں ہے مال تمہارا اور اولاد تمہاری
مکرمہ بیعت یہاں کے نظر کیا میں نے ان دونوں کو کوئی طرف لیں حسن حسینؑ

کہ جاتے تھے اور کثرتاً تھا پیران و دونوں کا پس صبر نہ کر سکا میں یہاں تک کہ قطع کیا
 میں نے اپنے کلام میں خطبہ کو اور اوٹھایا میں نے ان و دونوں کو روایت کیا ہے
 اس حدیث شریف کو ترمذی و ابن ماجہ و ابو داؤد و نسائی میں نے ایک اور مرتبہ
 کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس صحابہ کبار رضی اللہ عنہم میں شغل
 خطبہ طبرستان اور غطف فرماتے ہیں تھے کہ آگاہ درمیان و غطف کے حضرت حسین
 علیہما السلام کھیلے ہوئے تشریف لائے اور پیر مبارک ان و دونوں صاحبزادوں کا
 چہلے میں لغزش کرتا تھا اور غمگین تھا کہ زمین پر گزین اور سبب افکری بدن
 مبارک کو پہنچے سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حالت کو اٹھار
 خطبہ میں ملاحظہ فرمایا ازراہ شفقت اور زایدی محبت کے ضبط نہ کر کے خطبہ کو چھوڑ
 و دونوں صاحبزادوں کو گود مبارک میں اوٹھایا بعد اوسکے یہ حدیث منہ مائی
 اس مقام میں اہل بصیرت کو غور کرنا چاہئے کہ سرور کوئین جد حسین صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو کس قدر کی محبت اور شفقت حضرت حسین علیہما السلام کے ساتھ
 تھی کہ غطف اہی کو حضرت حسین علیہما السلام پر ترجیح دی پس مصائب جگر کشا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ تحتہ والثناء و دیگر اہل بیت مصطفیٰ سے کہ کربلا میں
 واقع ہوئی کس قدر غم و الم روح انور شفیع روز محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لاحق ہو
 اور اس قسم کی احادیث صحیحہ بیان فضائل حضرت حسین علیہما السلام میں کتب مجال میں
 بے شمار موجود ہیں کہ ان کی استيفاء کے واسطے دوسری کتاب بطول چاہیے یہ سارہ
 مختصر کنجائیں نہیں کہ اس عجلہ میں بطور المودع کے چند احادیث صحیحہ کتب صحاح
 کلمی گئیں پس اودی ناپید کنار سے عمان قلم کو روک کر طرقت میدان مقصود کو روان کرتا

روایت کی ہے امام حق مطلق حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص گوارے کرے کہ حج کیا حضرت امام حسن علیہ السلام نے سید بقیہ یادہ اور حال آنکہ گھوڑے کو تل آکر تگے جیتے تھے اور یا حضرت سے راہِ حد میں ٹانگ لیا یا دار اور تقسیم کیا راہِ حد میں نصف مال لیا میں مارہاں نکات کہ دے دیا راہِ حد میں ایک اہل اور رکھ دیا ایسے لیے ایک نعل اور دیا ایک مور یا کو کھینچا ایک مور یا اورین حلقہ احلاق لیسیدیدہ آنحضرت علیہ السلام سے یہ قصہ ہے کہ ایک روز آپ سداست پر حلوہ گارے اور موالی و اہالی گرد آکر دیکھا ماند پالے کے کو دیا سے بیٹھے تھے کہ ایک مرد نے کھاروں میں آکر دھجیا رئیس مجلس کوں ہوا اور اے اور کیا کیا حضرت امام حسن علیہ السلام اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا میں جس میں سے تیرے کا مرے کہا وہی علی کہ جو کھوار اور نہایت حار تھا اور اور کلمات ماننا سنتہ و ملائم اسد اللہ غالب کو حق میں کہے اور بیوج گوئی نہایت کو بھجی بھائی حصا مجلس لگائی تھی محمد سے اس مفوات و خرافات کو ہستی بیچ و تاب کیا کہ ارقد کیا کہ اوہم ارباب کو تا دیب کریں کہ اس انما میں حضرت امام سر امایتہ دین مستقام علی علیہ السلام کے متوجہ اس کے حال کے ہوئی اور فرمایا کہ اچھ شخص تیرے طر کلام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تو کسی ریح میں مبتلا اور کسی مصیبت میں گرفتار ہے اگر تو بھوکھا ہے طعام لے لے تیرے واسطے لاؤں اور اگر پیاسا ہے پانی سر نہ جو دہے اور اگر قمر صد آرا تیرے قرص کو ادا کر دوں اور اگر کوئی تیرا دشمن ہو تو تیری اعانت کروں اوس مرد کا مرنے یہ کلام دلاور و سخاں شکوہ سیر مقابلہ ایسے کلمات رہبر آمیز و ملفطات حسوت نگار ران شیریں میان اوس طلس تاحسارامت و گل گشتاں ولایت سے سن کر انال

حضرت امام علیہ السلام کی طرف مخاطب ہو کر کہا تو بیشک بنی علی ذی السدا کا
 کہ وہ قلع خیر و برادر اور وحی پیغمبر کا تھا اور وہ مرد کا فرشتہ باسلام ہو کر ذرا
 خاص بن برتبہ اختصاص فائز ہوا اور غاشیہ اطاعت جناب امام کا دوش فرما رہی ہے
 کھینچا اس قبیل کی حکامین آپ کو حسن اخلاق کی لاتعداد لائقیتیں ہیں کہ اوکھا احصا و شمار
 یہ عجاظہ مختصر گنجائش افول نہیں رکھتا اندر غنا شہدیر نظم کو اوس جو لا نگاہ ہی پھیر کے
 طرف داوی مقصود کی روان کیا اور واقع ہوئی شہادت اوس سید الشہداء سردار
 ہر دوسرا کہ میں چلیں پھر میں بیچ ارج احوال کے اول میں بیسج الاول میں اور بعض
 روایت میں آخر صفر میں اٹھائیسویں تاریخ بھی آیا ہے اور یہ روایت مشہور ہے
 اور بعض روایت میں سن چاس تاریخ نجم بیسج الاول بھی آیا ہے اور کویمان جگر سوز
 اور محرران غم اندوز جناب امام علیہ السلام کی وجہ شہادت یوں روایت کرتے ہیں
 کہ وجہ آپ کی لینے جعدہ بنت اشعث بنت قیس نے باغواں یزید پلید کے ایک زہر دیا
 اوس پلید پر اس خبیثہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے ساتھ تجھے بعد وقوع فرماؤں گا
 لینے شہادت امام کے نکاح کرونگا چنانچہ اوس خبیثہ نے یزید پلید کے اغوا سے
 جناب حضرت امام زمان کو کم قاتل دیبا پس فرلین ہو کے امام ہمام قدوہ انام حضرت
 انام بن علیہ السلام جدمہ اوس ہر ملاہل سے اور چالیس دن بعد روح پر فتوح
 جسد اطہر سے طرف ملاو علی کے متوجہ ہوئی انامہ وانا الیہ راجعون پس بعد واقع ہونے
 اس حادثہ ہائلہ کے اوس خبیثہ قاتلہ نے طرف یزید پلید کے ایک شخص کو صغیر کے
 بھیجا کہ وہ خبیث پلید اپنے وعدہ کو پس جبکہ اس خبیثہ کا صغیر اوس
 پاس بھونچا اوس بعین کو کہا میں راضی نہ تھا کہ تو امام حسن کے پاس رہے پس میں کو نوکر

راستی ہو گا کہ میرے پاس رہے میں ہو گی وہ حیثیت حسرت الہیہ یا الآخرۃ اور یہ
 حیاں آشکار رہے اور تھا عرض امام علیہ السلام کا اسمال کدی اور بار بار
 ہوا حکم اور آقا کا یہ وقت احاطہ کے مگر وقت ٹکڑے ہو کر گزرتے تھے چاہیے
 ایک شخص وقت مومن کی عبادت کو گیا آپ نے فرمایا حکم میرا بار بار ہوا اس شخص
 کہ کہ میں نے تجھ سے دیکھا کہ فی الواقع قلعات حکم کے تھے اور حکم وقت قتال
 امام علیہ السلام کا جو یہاں تشریف لایا آپ کے پاس حضرت امام حسین علیہ السلام
 عرض کیا آپ سے کہ اسے رو رو کر گواہ کئے آئیے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے حضرت
 امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ارادہ اس کے قتل کا ہے حضرت امام حسین علیہ السلام
 عرض کیا آری میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے کمال حلم عظیم سے فرمایا کہ اگر کیا
 اس کام کو اس شخص نے کہ حکم حکم گماں ہے میں جھٹکا زیادہ مقیم حقیقی اور سدا
 کہ یہ الہ ہے اگر فی الواقع یہ کام اس شخص سے نہیں ہوا پس میں دست رکھتا ہوں
 اسات کو کہ قتل کرے تو بے گناہ کو اور فرمایا کہ بلا یا گیا میں ہر گز نہیں
 بلا یا گیا میں سخت اس بار سو زیادہ تنبیہ ظاہر نہ کرے قاتل میں جیسا سزا میں
 اول یہ ہے کہ حکم دار شہادت سر یہ کا اخبار تھا قاتل کو بھی بڑا احتیاج میں
 رکھا دوسرے یہ بھی کہ دار قضا کا متاع شریف میں خرم اور احتیاج میرا
 تا وقتیکہ قاتل کا خوف یقین نہ ہو حکم اس کے قتل کا جاری کرنا چاہیے تیسرے یہ کہ
 اعراض کرنا اظہار قاتل سے دلیل ہے اور کمال علم اور کھائے عصہ پر اسکا
 کہ اگر خوف شخص اور تحسین کیا قاتل قاتل کا جس حیت استیع محسوس تھا میں بار بار
 اسام سے اور ہیبتی کرنا قاتل سے ماحود قادر ہونے کے فی الحقیقت

انجام آجین حضرت کا ہے کہ حق جو انہ تبارک نے اپنی قدرت کا نمہ سے شاہدہ اغراض نفسانیہ
 پہنچا دی ہیں ان حضرات علیہم السلام کے خلق نہیں کیا ورنہ سرانجام اس کا نام دشوار کا
 عوام بلکہ خواص بشر سے بھی متعذر ہے اور خصال خطاب میں منقول ہے کہ امیر المؤمنین
 حسن علیہ السلام کہ جب مرتبہ نہرو دیا پانچ مرتبہ کاری نہ ہو چلتے مرتبہ کاری ہوا
 اور حلیہ بوشیم میں عمیر بن اسحق سے روایت ہے کہ میں اور دوسرا شخص بیچ مرض الموت
 حضرت امام حسن علیہ السلام کے واسطے عیادت کے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم دو فلاں
 کچھ مجھے سوال کر راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اس حال میں سوال مناسب
 نہیں ہے حضرت کہ جبکہ افاقہ مرض ہے ہوگا سوال کریں گے پس آنحضرت علیہ السلام
 دو تھانہ میں تشریف لے گئے بعد اوس کے باہر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا جو سوال کرنا ہو
 سوال کر کہ پھر فرصت سوال کی نہ پاؤ گا اور محجوط جواب کی نہ ہوگی نہ ہوا سے فرمایا کہ
 مجھے چند بار زہر دیا اس مرتبہ کارگر ہوا کہ ٹکڑے ٹکڑے کر گئے ہیں پس راوی کہتا ہے
 کہ میں دوسرے روز حضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت حالت اجتہاد میں
 ہیں اور جناب حضرت امام حسین علیہ السلام سر ہائے آپ کے بیٹھے قائل کو پوچھ رہے ہیں
 اور کہتے ہیں یہ روایت میں آیا ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ درمیان
 میری دو آنکھ کے قتل ہوا احد لکھا ہے حضرت فرمایا خواب کو سعید بن اسفہ بیان کیا
 سعید فرمایا کہ زمانہ وفات آپ کا قریب بھونچا تھا صل جبکہ وقت انتقال کا قریب آیا حضرت
 جناب امام حسین علیہ السلام سے وصیت کی کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ہے کہ
 جبکہ میرا انتقال ہو جائے ایک قبر کی جگہ حجرہ مطہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دنیا
 چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جگہ دیکھ کر وعدہ کیا ہے کہ میں میں مسطور ہے کہ جبکہ حضرت امام حسن

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حکمہ قرئی ایسے دفن کے لیے طلب کی
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا میں کو مایہ کون جدا
 کر سکا ہوں؟ کمال حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے
 فرمایا کہ بعد وفات کو حارہ میرا آگے روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لجا کر
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے احتیاطاً اجازت واسطے دفن کے حجر و مسارک میں محیط کرنا
 اگر وہ اجازت دیوں حوار قرتر شریف حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ملے
 دس کرو یا اگر حکم بالیقین معلوم ہے کہ انخاص ہی امیہ اس امر سے منع کر سکیں گیں
 انہیں اور لوگوں کو اس منع پر حاکم و حلال نہ کرنا اور میرا حارہ بقیع میں لٹا کر
 اسی حادثہ کو دیا جائیجہ جو حضرت امام مہدیؑ امام نے رماں اللہام بیاں سے
 ارشاد کیا تھا وہی سامعہ درمیں ہوا فیصل اس حال کی یہ ہے کہ حضرت کو روح نجات
 اوس جہاں یا کہ سوس کی طرف متوجہ ہوئی اور مدینہ اطہر کو چھوڑ کر آستانہ قدس کو
 اختیار کیا جہاں امامت مآب بیتہ اسے کو میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے مزار علی
 و کفن کے موجب وصیت را در را گوار کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 واسطے دفن کے اجازت طلب کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب
 وعدہ کے اجازت دی میں حکم یہ حرم روانہ احکام کو بھیجی از راہ خاست کے
 مرور و جسر قدم راہ ممانعت میں رکھ کر آئندہ قتال و جدال کا ہوا اور امام کو میں
 علیہ السلام کو روضہ مبارک میں دفن ہونے نہ دیا میں حارہ آنحضرت علیہ السلام کا
 روضہ شریف سے پھیر کے بقیع میں لجا کر پچہ حضرت عباسؑ کے عیلولے کا طمہ
 ست اسد حیدر شریفیہ آنحضرت علیہ السلام کے دفن کیا اور قوم سی امیہ میں سے

کوئی جنازہ مبارک پر حاضر نہ ہوا پس اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہے مگر سعید بن العاص
 کہ اوش ثمانہ میں امیر مدینہ طیبہ کا تھا باجائزت جناب حضرت امام حسین علیہ السلام
 نماز جنازہ آنحضرت علیہ السلام کی پڑھی اور تعہد اس شریف امام علیہ السلام کا پختہ کیا
 اور چھ مہینے کا مگر کچھ روز کم اور ولادت سر اسر سعادت امام امام علیہ السلام کی نصف
 شعبان سن تین ہجری میں اور صحیح احوال کے واقع ہوئی اور بعضوں نے نصف رمضان بھی
 کہا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب تمام ہوا بفضلہ الکریم ومنہ اجمعین
 شہادت سمریہ کا کہ مخصوص ہوئے ساتھ اس کے سب ائمہ کبریٰ حضرت امام حسن علیہ السلام
 ہدایت اب بیان ہے شہادت جبرہ کا کہ مخصوص ہوئی ساتھ اس کے سب ائمہ کبریٰ
 یعنی قبلہ کو نین پیشوای دارین جناب حضرت امام حسین علیہ السلام اور یہ شہاد کبریٰ
 اکبر و قانع مشہورہ ہے کہ آگاہ ہوئے اس حاضر و غائب اور خبر دہی اس حادثہ ہائیکہ
 حضرت جبریلؑ اور فرشتہ ہائے آسمانی نے سرور کائنات مقرر موجودات صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو لیکن خبرین رسول مقبول کی کہ اس واقعہ ہائیکہ میں جنت وحی سے بواسطہ
 حضرت جبریلؑ اور فرشتہ تن آسمانی کے وارد ہیں پس مشہور اور متواتر ہیں حدیث
 خارج کیا ہے طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ بہ تحقیق فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر دہی محکو جبریل علیہ السلام نے کہ بہ تحقیق حسین قتل
 کیا جائیگا بعد میر سے زمین طغیان اور لای جبریل میر سے پاس مٹی اوش ثمانہ کی
 اور خبر دہی محکو کہ اس زمین پر مرقد حسین کا ہوگا حدیث خارج کیا ہے ابوداؤد
 اور حاکم نے ام الفضل بنت حارث سے کہ بہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا کہ آؤ میر سے پاس جبریل علیہ السلام پس خبر دہی محکو کہ تحقیق امت میری قریب ہے

کہ قتل کرنا میرے بیٹے جیسے گوارا اور لائے میرے پاس مٹی سرخ اوس مالکی حدیث
 خارج کرنا ہے احمد بن حنبل سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق
 آیا میرے گھر میں ایک رستہ کہ داخل ہوتا تھا یاں میرے بیٹے کے کسی میں
 اوس رستہ سے گئے کہا کہ یہ تحقیق بڑا آب کی مٹی کا یہ ہے جس میں قتل کیا جائیگا
 اور اگر آپ کو مسطور ہو تو دکھلا دوں میں مٹی اوس زمین کی کہ قتل کیا جائیگا وہ ہے
 جس میں اوس غار میں لایا وہ رستہ مٹی سرخ اوس مالکی حدیث خارج کرنا بھی ہے
 صحیح بخاری کی حدیث اس سے کہ انہیں سے کہ انارت یا ہی رستہ مازاں سے حقیقاً
 سنا ہے واسطے ربارت کرنا آنحضرت سے کہ اور قریب کہتے تھے سرور عالم
 خیر آدمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کو گھر میں میں فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ
 کہنگا در کمرہ در واریکو کہ کوئی آئے یہ اوسے میں ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کو جواب
 فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے در واریکے در واریکے ہواں ہو کر مشہور ہوا
 اس میں ہاگا حضرت ام حبیبہؓ نے قریب لائے اور سرور گھر میں داخل ہو کر اور گھر مبارک
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 آپ کو گودسارک میں لایا اور لوسہ دیا شروع کیا پس پوچھا اوس رستہ سے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا دوت رکھتے ہیں آپ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 فرمایا ہاں رستہ مطرے کا عنقریب ہے کہ امت ایکی اسکو قتل کرے اور اگر یہ کہ
 مسطور ہو تو دکھلا دوں میں اوس مکان کو کہ قتل کیا جائیگا اوس مکان میں پل لایا
 اوس رستہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ مکان میں لایا وہ رستہ مٹی

نرم یا مٹی سرخ اس میں شک ہے راوی کو پس اس مٹی کو حضرت ام المومنین ام سلمہؓ لے لیکر
 کپڑے میں باندھ لیا کہ ناپاکی نہ لگے راوی اس حدیث کا ہے کہ تھے چم کر کھتے تھے کہتے
 زمین کر ملا ہے اور خارج کیا ہے بھی اس حدیث کو ابو حاتم نے بیچ اپنی تصحیح کے اور
 بیچ روایت احمد حنبل کے بیچ زیادتی مسند یہ ہے کہ پس دیا مجھ کو کفہ ست مٹی سرخ
 اور خارج کیا حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت حارث سے کہا ام الفضل نے کہہ کر
 ایک یہ روز حضرت امام حسین علیہ السلام کو لیکر آنحضرت کے پاس پس بیٹھال دیا میں نے
 امام حسین علیہ السلام کو گو و مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بننا لگا
 دیکھا میں نے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہہ کرتے تھے انوکھا کیا کرتے
 پس فرمایا آنحضرت نے کہ آے میرا پس حیرت ل اور خبر دی مجھ کو کہ بیشک میری آست
 قتل کرے گی اس میرے بیٹے کو اور لا حیرت میرا پس مٹی سرخ اس جاکی احادیث
 خارج کیا ہے ابن راہویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ بہ تحقیق
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب کیا اوپر چلو کے ایک وز پس جب پڑے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حالیکہ اندوگھن اور غمناک تھے اور ہاتھ مبارک میں
 مٹی سرخ تھی کہ بیٹے اوپر کرتے تھے آنحضرت اس مٹی کو حضرت ام سلمہؓ کھتی ہیں
 میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کیسی مٹی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبر دی مجھ کو حیرت ل نے کہ بہ تحقیق یہ بیابا
 میرا یعنی حسین قتل کیا جائیگا زمین عراق میں اور یہ مٹی اس جاکی ہے حدیث
 خارج کیا ہے بیہقی اور ابونعیم نے انسؓ سے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہؓ کہ آج
 جاسی فرشتہ باران نے یہ رو روگار عالم سے کہ آوے واسطے ملاقات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیں اور دیا حقیقتاً فرماؤ کہ میں اس حالت میں تھا کہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں متصرف ہوا میں اس وقت میں حضرت حسین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سوار ہو دوں سارے پرپس یہ حالت دیکھ کر فرستے مطرہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آیا دوست رکھتے ہیں آپ سے، آنحضرت صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میں کیا اوس فرستے راستہ آئی قتل کر گئی اسکو
اور اگر آپ کو منظور ہو تو دکھلا دوں میں آپ کو وہ مکان کہ قتل کیا جائیگا اوس مکان میں
میں رہا تھا اوس فرستہ لی اور دکھلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹی کی
سے لیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اوس مٹی کو اور ماہ دیا اوسکو اسے گریز
راوی لکھا ہے کہ سستے تھے ہم کہ حضرت امام حسن علیہ السلام اس مٹی کے مائیں کر لائیں
حدیث خارج کیا ہے انوریم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام سرگھر میں
کھلتے تھے کہ انکا مار لی جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے لیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ تحقیق امت آئی قتل کر گئی اس کے تھے کو بعد آپ کے اور آثار کما طوف حسن کے اور
لا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اس مٹی میں سو گئے سرور کا ماہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مٹی کو اور فرمایا کہ میں بوی کر ب اوٹا کی ہے اور فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اسے ام سلمہ جسکے جو چاہیے مٹی حوں اور سوہ حاما کہ تحقیق
فل کیا گیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گاہ رکھا میں اوس مٹی کو
سستے میں اوس میں حضرت ام سلمہ سے رسول ہے کہ حسن و کہ سر امام حسن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر لائیں سستہ جو ہے وہ حاک حوں ہو گئی اس میں بایا میں بحاج

لفظ خاک کو لفظ سنگریزہ کو داؤد موسیٰ ہے چنانچہ مروی ہے کہ جبکہ سنگریزہ قتل حسین
 حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دیے تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو سپرد کر دیا اور فرمایا کہ اسے ام سلمہ جس قدر کہ
 سنگریزہ سے خون جاری ہو جائے جاننا کہ حسین قتل ہو اس حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ
 روزِ عاشورہ ہوا میں نے تیسرے کو کھڑکھڑا دیکھا کہ اوّل سنگریزہ سے خون جاری تھا
 اور بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ جبکہ رات قتل حضرت امام حسین
 علیہ السلام کی بھوپچی ایک آواز سنئی میں نے اور گونیدہ معلوم نہ ہو اشہر بہا القاتل
 جملہ سیناۃ البشر و العذاب و التذلیل و التذلل علی سان و ادویہ و موسیٰ حامل لآئیل
 یفنی و قتل کرنے والو حسین کے از روی جہل و نادانی کے قزوہ ہو جو تھارے تین ساتھ
 عذاب و فوج کے تحقیق کہ لعنت کو گئے تم اور زبان داؤد و موسیٰ اور حامل لآئیل
 یعنی عیسیٰ کو حدیث خارج کیا ہے ابن عساکر نے محمد بن عمر بن حسن کا حسن ہے کہ
 صحابین ہمدان امام حسین علیہ السلام کو اوپر نہر کہ بلائیں فرات کے پس نظر کیا حضرت
 امام حسین علیہ السلام کو طرف شمر فی الجوشن کے پس فرمایا بیچ کہا اسے اور اس کے
 رسول نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گویا کہ میں نظر کرتا ہوں طرف
 کئے ابوبکر کے مومنہ و اتنا ہے بیچ خون اہل بیت میری کے اور تھا شمر ملعون و صلی
 فی الواقع یہ ملعون زیادہ حریص تھا اور بدکردار و شریح خون اہل بیت کے جیسا کہ خبر صادقہ
 خبر دی تھی حدیث خارج کیا ہے ابن اسکن اور امام بغوی نے بیچ کتاب صحابہ
 اور ابونعیم نے طریق ہیثم سے و انس بن الحارث سے کہا انس نے سنا میں نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں نے

یہ جتنی قتل کیا مائیکاج میں کے کہتے ہیں اوسکو کہیں جو شخص نہ نہر
 تم سے اس واقعہ میں میں جیسا ہے کہ امام کرے جیتوں کی میں بگڑا اس میں الحاکم
 کہ راوی اس حدیث کی ہیں کہ طلاق اور ستید ہو کہ ہوا حضرت امام حسین علیہ السلام
 تھیں رہے کہ یہ حدیث اور حدیثوں میں سے احادیث میں جس کیسے کہ اس کلام معمر
 نظام کو راہ امام یاں محرماتوں سے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا
 اس حدیث کا اوس کے وہم لارم ہوا اسے واسطے اس میں الحاکم کی اوس حدیث
 کہ واحد القیادہ علی علی کیا اور ستید ہو کہ حدیث خارج کیا مہتی سے الی ملکہ
 میں حدیث الحسن کے کہ تحقیق داخل ہوے یاں ہی سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت کے یاں سے حضرت حبرئیل علیہ السلام
 اور بالاحاء حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پس حضرت حبرئیل علیہ السلام
 حضرت سے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ قریش کہ قتل کریں اس کے تین
 لیے جتنی کہ امت ایک اور اگر ایک موطر ہو تو حردوں میں ایک اوس زمین سے
 کہ قتل کیا جائیگا اوس میں حسین علیہ السلام اور اتارا کیا حضرت حبرئیل علیہ السلام
 ہاتھ طرف طف کہ کہ موضع ہے عراق میں میں سے انوشی سحر اوس حاکم
 اور دکھلا دیا آنحضرت سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خارج کیا مہتی سے اس حدیث کہ
 طریق اور الی سلمہ سے اور اسوں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 موصوفا حدیث خارج کہا ہے حاکم نے اس عاصی صی اللہ عنہ سے کہا ابن کثیر
 کہ نہیں تھے ہم شک کرتے تھے ہم اور اہل بیت ہیں کہ حضرت امام حسن علیہ السلام
 قتل کیے جائیں گے میں طے لینے کہ بلا میں حدیث خارج کیا ہے انوشی سے

محمد عزمی سے کہ اوس سفر کیا ہمراہ رکاب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے طرف
صفین کو اور وہ موضع مشہور ہے اور کنارہ فرات کے کہ اوس جا پر درمیان امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ اور درمیان معاویہ بن ابی سفیان کے جنگ عظیم واقع ہوئی
جسکے نتیجہ کے مقام میں پھونچو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے زبان لہام پیا
فرمایا صبر کر اس ابو عبد اللہ نے جیلین اور کنارہ فرات کے راوی کھنا ہے
کہ میں نے عرض کی کیا فرمایا اپنے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خبر دے جو جبریل علیہ السلام نے کہ بتحقق جہنم قتل کیا گیا
کنارہ فرات کے اور دکھلائی جبریل نے مجھ کو ایک مٹی اوس جاکی اس وایت سے
ظاہر ہوتا ہے کہ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو علم شہادت حضرت امام سجاد
علیہ السلام کا فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھا حدیث خارج
کیا ہے ابو نعیم نے اصنع بن نبائیس سے کہا اوس نے کہ آسے ہم ہمراہ رکاب حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کے اور جگہ قبر حضرت امام حسین علیہ السلام کے پس فرمایا حضرت
امیر علیہ السلام نے جگہ بیٹھے شرانہ کو کی ہر اور جگہ خمیگا دانو کی پے اور یہ جگہ گرنے خون انور
کی ہر قتل کے جاوے گا سچا پر نوجوانان اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیکھا اوپر سنا
اور زمین حدیث خارج کیا ہر عالم نے اوصحیح کیا ہوا سے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ
عنه کو کہا ابن عباس نے وحی کیا حقیقاً طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہ بتحقق قتل کیا گیا
عوض یحییٰ بن کریا کو ستر ہزار آدمی اور بتحقق قتل کو نکامین محض مٹی بٹی تریک ستر ہزار و ستر ہزار
فائدہ اس جاسے عظمت و جاست خاتم الانبیاء ملک ہر و سر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
غور کیا جاسے کہ عوض خون تھے بن کر پائے ستر ہزار آدمی اور عوض خون حضرت سید الشہداء

علیہ السلام نے ایک کلمہ جاری کیا کہ ہر آدمی مقتول ہوگا اور مصداق اس امر
 حضرت صدیق کا واقعہ مختار میں اور اوائل دولت عباسیہ میں بچہ زمانہ علی بن ابی طالب کے
 ظہور میں آیا جس سے خارج کیا ہے امام حسن اور حسین نے اس سلسلے میں اہل بیت
 کو اس سلسلے میں علی بن ابی طالب کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 جواب میں دیا کہ یہ بڑا حال ہے اور تمہارے مبارک عبادت گاہوں اور بات مبارک میں مستحق
 ہو اور ان کا حاصر کیا گیا ہے یہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 یہ جوں حسین اور اس کے اہل کلب کے لیے لیا ہیں اس کے تین تینہ میں میں نے مل کر
 حضرت اس عباسی علی بن ابی طالب کے فرما دی ہیں کہ نگاہ رکھا میں نے اس وقت کو میں
 درمات ہو گا کہ تحقیق اسی دن قتل کیے گئے تھے حضرت امام حسین علیہ السلام
 حدیث خارج کیا ہے حاکم اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 جواب میں اور سر اٹھو دیکھو اور یہ عمارت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں سے تھی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا حال ہے آپ کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گدراہوں میں اسی قتل حسین اور بیٹے
 کو نیا سے احساں فرمایا اور آمار احمد کے یوتید و رہے کہ حکم ادا اور حضرت عباس غم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ وہں حکم دیدے پہلے کہ اس کے منہ
 ہو کر آئے تھے گوشت مبارک خواب رات آتے تھے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو کچھ
 امام ست اس سے جواب دے فرمایا حال رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل سے سو گدراہوں کے قیاس کرنا اور میرا علی بن ابی طالب

پس بھیجا

تو نہا چاہیے کہ سبب غلبہ شکی عسرت ظاہرہ کے اور قیل و قال کے پس لایا و سکوڑ
 کھنکھنات و نوجوان اہل بیت عفت و طہارت کے خصوصاً شہید اترہ میں قید کیا
 بلبل شاخسار امانت یعنی پیشوا سے کوئین ام انخافین حضرت رفیقان
 کا اور جانا اہل بیت عفت و طہارت کا طرف کوفہ اور شام کے اور شترانہ بیکو
 اور بازل ہونا مصائب لا تعد و لا تنقطع کا اور پر غورتوں اور قیامان اہل بیت
 مع انور شفیع روز محشر پر کیا کچھ بیچ کر مال حاصل نہ ہوا ہو گا پس پریشانی ہو کر مبارک
 اور غبار آلودگی جسم مقدس اور دنیا خون حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے
 احباب و کاشیشہ میں اور غبار آلود ہونا سروریش مبارک کا اور تشریف لایا جانا متقل
 حضرت امام حسین علیہ السلام میں جیسا کہ روایے مدافہ حضرت عباس علی اور
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اسپر ال ہے کچھ جاسے تعجب نہیں بلکہ حسبوقت کہ
 آواز رونے امام حسین علیہ السلام کی ایام طفلی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 اندھ بچو بچاتی تھی اور حضرت سیدہ الکسا فاطمہ الزہراء علیہا السلام کو خصوصاً اس وقت
 خطاب اس بات کو کہ تو نہیں جانتی کہ گریہ حسین کا جھکنا یا اچھوچا ہے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے مخاطب کیا رخ و عقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بسبب بیخ
 عظیمہ و وقوع واقعہ ہلکہ کہ طلب کیا تھا چاہیے کہ ابتدا سے خلقت آدم سے آج تک ایسا
 حادثہ کسی جن و بشر پر نہیں گذرا اور نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا
 اچھ کی اگر قیام قیامت کا موقوف بوقت نہ ہوتا تو کچھ عجب نہ تھا کہ اس حادثہ ہلکہ سے
 اوس روز جگر آسا کا پارہ پارہ ہوتا اور مانند قطرات باران کے اوپر زمین کے ٹپکتا
 اور زمین میں کانٹا نہ تھا بلکہ عکس ماہ اس عجم سے تار تار ہوتا اور دیوان سراغیم

رسالہ دہلیہ کو میں نے اجماعاً بحسب شہادت صحیحہ امام کو میں نے قریباً سبب حضرت امام

علیہ السلام کے لئے لکھا کرتے ہیں کہ حکم بادشاہ جو ایدید علیہ السلام کے معاویہ بنی

حضر حیات کا دیکھ ہوا وہ حیت تمام ملکات پر اور وہ ما اہل حب کہ عیسے میں سچا

طوبہ میں لڑا و متقین میں بجا ہے پھر کے تحت سلطنت پر مٹیا مامہ تمام ایسی اقاہم اور

انکالہ میں اسلئے اندہ بیت مامہ عیہ کے طرف عمال اور حکام ہر مقام کے لکھا گیا

نامہ اوس حیت کا ولید اس عقبہ حاکم مدیہ منورہ کو اس معمو کا بیرونی کہ معاویہ ایک سند تھا

بہد ہا ہے خدائے اوس سے اتعال کیا اور میں بحال اس کے تحت پر مٹیا مامہ ایسا کیا

واسلئے اسے حلد چاہا ہوں میں چاہا کہ حیس من علی اور دوسرا علی مدیہ سے معیت

القباد کی اسلئے میرے لڑا اور رنگ متا حیرت سے معیت میں کہ ولید اس عقبہ کے محرو

ورور مامہ یرید علیہ السلام اور عہد اسد اس زبیر کو طلب کیا اور اپا

احار و محراں انار وایت کرتے ہیں کہ حکم مامہ یرید علیہ السلام ولید اس عقبہ کے محرو

ولید نے اس مقدمہ میں مرداں حیت سے مستورہ لیا اوس حیت کے کما کہ حیس من علی

و عہد الرحمن میں ابی بکر و عہد اسد اس سرور رضی اللہ عنہم کو دارالامارہ

طلب کر اور ابی جبار اس درجہ سے معیت یرید کی کر اگر یہ سب معیت کو میں مہار اگر

اس جبار کو قتل کرنا کہ اور لوگوں کو عمرت ہوا اور قول معیت سے مختلف نہ کریں ولید

مستورہ مردان یرید ہی ہوا اور کہا میں سیر فاطمہ علیہا السلام اور یرید بکر اور سیر

سیر رضی اللہ عنہم کو قتل ہیں کہ کتنا آٹھتر کہتے ہیں کہ ولید نے امام کو میں حضرت

امام حسین علیہ السلام کو طلب کیا جواب اس آت علاماں اور مولایاں کو ہر ایک

دارالامارہ میں تشریف لے گئے اور دروازہ دارالامارہ یرید علاموں اور مولیو کو چھوڑ کر

پس ولید کو تشریف لائے ولید بہ تعظیم تمام حضرت

آپ سے عرض کر کے درخواست معیت کی کہ حضرت امام **علیہ السلام** فرمایا کہ میں معیت یزید کی نہ کروں گا اس واسطے کہ وہ فاسق اور ائمہ اربعین قید کیا

اخبر کتھے ہیں کہ مردان خلیث اپنی شرارت باز رہا اور ولید سے کہا رفیقان

امام حسین علیہ السلام کو بے اخذ بیت کیست چھو کہ پھر حسین پر تو قدرت نہ پاؤم۔

اوسکو تین قید کرنا چاہیے تاکہ یزید کی معیت کرے اور اگر معیت باز رہے واسطے قتل کے

حکم کرو تو خلیفہ یزید پلید تجھے راضی ہو ولید نے اوس خلیث سے کہا دیکھا میروں

یہ خوار می ہو جو یہ جگہ اوسے مردان میرے تین واسطے قتل حسین کے کھاتے اگر

شرق اور غرب مجھکو دین میں ہرگز قصد قتل امام حسین علیہ السلام کا نہ کروں گا جبکہ

ولید نے اوس خلیث کو یہ جواب دیا وہ خلیث چپ ہوا اور جناب امام زمان علیہ السلام

دارالامارہ سے ہٹ کر دولت خانہ میں تشریف لائے اور قصد و انگلی کا طرف

مکہ معظمہ کے کیا چانچہ چوتھی تاریخ شعبان کی مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے

مع اہل بیت و ذریعہ عفت و طہارت تشریف فرما ہوئے حدیث خارج کیا ہے

بیہقی نے شعبی سے کہا شعبی نے جبکہ عبداللہ بن عمر مدینہ منورہ میں آئے اور خبر انکی

جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف عراق کے سنی لہجہ دسنے اس

خبر کے بل تابانہ و در مقام زبد میں کہ مدینہ طیبہ سے مسافت دور روز کی ہے حضرت

امام حسین علیہ السلام سے ملاقی ہوئے اور امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا

کہ آپ ہرگز کوفہ کی طرف تشریف نہ لے جائے اس واسطے کہ تم جگر گوشہ اسے رسول اللہ

کے ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود تمیز ہونے دینا اور آخرت پر

رسالہ دہلی کے اسناد کے تحت شریف کو کثرت خطام و نبوی سے آلودہ نہ کیا اور چونکہ
 علیہ التخبہ ذالکذا کہ وہ
 تیم احمدی عوں روافد و عوی کے واسطے تمہارے
 حصر وادوں کا یہ لکھا کہ کوئی اہل بیت موت بخیر میری سے مستمع نہ ہوگا
 ملوئے انبیا و مرسلین کی طرف مبراہ کی طرف مراجعت کریں چونکہ امام کوئی
 پیشوا و ائیں حضرت امام سنی ہا سهام تقدیر کے ہو سکتے اور ماحکم آئیں
 معلوم تھا کہ سانی اور قاضی امت ایرو کی بحر رسالت قدر الہی کے چارہا ہیں
 عرصہ اس عمر کا ایک حساب میں یہ رہا نہ ہوا اور صحیح۔ دل خداوند میں تہذیب کی
 گوشت قبول یہی اور صبح سویت کا اختیار۔ کیا خداوند میں تہذیب کے حکم کی جہا
 مراجعت کو واسطے۔ یا فی لاچار ہو کر امام رہا کو رحمت کیا اور وقت رحمت کے
 حضرت امام حسین علیہ السلام کو گو میں لیا اور کثرت اسف اور طلب کارماں یہ اسف اور
 کہا خدا کے سیر کیا فائدہ خداوند میں عمر انجم یہ۔ حالت تھے کہ آنحضرت علیہ السلام
 اسی سفر خطر میں تنید ہو گئی و اگر نہ شرف رفاقت آئی ہرگز۔ چھوڑتے اور بسب
 شہادت کو سعادت الہی حاصل کرتے اور یہی سارا اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی طرف سے
 مثل جہا خداوند عافس خداوند و خداوند میں حضرت و محمد من نصیب اور جبر کے علی قول
 کرا یا جہتہ و اگر نہ ماوس علم کے اس سانس اور اہل بیت رسالت کا ناسخ و رافقت
 کر دے ممکن۔ تنہا میں صیوت میں دہس صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا ملحق محال نہیں
 اک سب اجمال جبکہ الہامی کہ معطلہ آئی و انگی سے آگاہ ہو۔ سب کتب بہت تیار
 وصال ہوے اور امام کو میں علیہ السلام بعد طعی سارل وقوع مرامس کے مع انجمن
 بیت اہل بیت و ریت موت قرب کہ معطلہ کے یوسف کے معیر و کسیر و معیر و شریف اور ملحق

ماہر تہذیب و تمدن سید ابوالحسن
حقی نیاپس بھیجا ہے

انجلی بیٹیو! تعظیمِ مہم کو کے مر جا بک یا ابنِ رسول اللہ کے ہو کے پس بلاؤ و سکر کر
اور وہاں امام زمانؑ کے چند دستِ ستارہ فرمائی معاملہ قضا و قدر و بارۃ میں قید کیا
تشویش فرما ہوئی کی خبر کو فہم میں بھیجی اتفاق کر کے ایک جماعت کثیرہ بریفان
شرعیہ میں متواتر اسے لکھتے مضمون طلبِ آنحضرت علیہ السلام کے اور خرچ کرنے کا جو
اور مال سپاہ کو اور آنحضرت علیہ السلام کے اور بیچ خدہ نگداری کر سنا آنحضرت علیہ السلام کے
حد سے زیادہ مبالغہ کیا اور اس مقدمہ میں طلبہ میں پورے نامہ اہل کوفہ کے
آنحضرت علیہ السلام کے پاس قریب ڈیرے کو بھیجے ہر گروہ اور جماعت پس جب
کو فیوٹو لکھنے اور زیادہ ایسار کے امام کو نین حضرت امام حسین علیہ السلام نے پسر تم
سینے سلم بن شکیل کو طرف کوفہ کے روانہ فرمایا اور ابالی کوفہ کو واسطے نصرت اور حمایت
حضرت سلم علیہ السلام کے تاکید تمام ارقام فرمائی اٹھا جیل ہائی کوفہ نے واسطے طلب
امام زمان علیہ السلام کے نامہ اور قاصد پہلے در پہلے بھیجے اور اس مقدمہ میں
احرار و سکر نہادہ کیا راویان اخبار و حاطان آثار رکھتے ہیں کہ نامہ اخیر کہ بیچ ہات
ایک مسعدہ کے حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت شریفہ میں بھیجا تھا عباد
ابو سکی یہ حق الحسین بن علی بن شیعہ و شیعہ امیہ علی امیر المومنین سلام علیک اما بعد
فان الکثیر من یظن کہ لا راعی غیرک فاعجل العجل یا ابن رسول اللہ السلام علیک
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی بنامہ بہت واسطے حسین بن علی کے طرف شیعہ اور سکے سے
اور شیعہ باب اور سکے سے علی امیر المومنین علیہ السلام معلوم اور پیر تیر ہو جو ہیں بعد
اسکے پس یہ تحقیق تمام آدمی منتظر مستدم شریف آپ کے ہیں اور اطاعت و فرمان برداری
دوسرے کی سوا آپ کے نہ دہن رہتے ہیں اسے پسر رسول خدا اپنے متین جلد

۱۲۲

رسالہ مبارک میں لکھیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے وقف کر دیا ہے۔
 علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے وقف کر دیا ہے۔
 حضرت علیؑ کی اس بات پر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات تمہاری
 طبیعت میں آتی ہے۔ اور ایں حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات تمہاری
 اور حضرت امویہ کی اس بات کے تشریف فرما ہیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
 حضرت امویہ کی اس بات کے تشریف فرما ہیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
 واقع ہو چکی ہیں کہ اس طرف کے تشریف فرما ہوں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
 کہ جو اسے الکوئی لایونی یا بائی اہل کو نہ کی عالم میں صرف اہل بیت کے قول سے
 کہ اسے جگہ کا ہرگز قابل اعتماد کے نہیں ہے۔ آخر امام علیؑ نے فرمایا کہ یہاں کے یا فرما
 یا کہ حضرت علیہ السلام مازم کو نہ کے۔ ہوں اور کسی شخص کو ایسے متوسل ہوں
 اور صرف ذراہ فرما دیں چاہیہ حجاب امامت آپ امام کو میں بیٹھوں اور
 حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں کے یا فرما یا کہ یہاں کے یا فرما
 اپنے سلم میں تھیل کو طرف کو نہ کے کہ یہاں کے یا فرما یا کہ یہاں کے یا فرما
 اطاعت اور مخالفت حضرت مسلم کے تاکید تمام اور زینب اور خدیجہ کے واسطے حضرت
 مسلم کی ممانعت کی کہ حضرت علیہ السلام نے لکھا اب یہاں کے یا فرما یا کہ یہاں کے یا فرما
 مسلم کی کو نہ میں گوئی ہیں تامل سے کہ ہے اور مدد ہندی اور فریب کو میں کا
 حکیم الناس کے متاثر کی ہے میں جبکہ حضرت مسلم مع دو صاحبزادہ محمد اور ابیہم بعد
 قطع مائل کہ کو نہ میں تشریف فرما ہوں اور مختار بن عبد القیس کے گھر میں
 ہستانت فرمائی مردماں کو نہ حق حق اگر حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے بات پر
 بیت کر کے لے راویاں احار و جلال آثار روایت کرتے ہیں کہ مار دہر آرمیوں

حضرت مسلم کی بات پر بیعت کی اور بعض اخبار میں اٹھارہ ہزاروں کے پس بلاؤں کو گزرتا
اور بعض روایت میں چالیس ہزار بھی آیا ہے اور ان دنوں زمین نکاح ارہ میں قید کیا
میں نے حکم کو فہ کو تھے اور وہ مرد صالحی تھے یہ خبر نے بیعت حضرت برقیان
بنا کر بنیہ تہدید کی ہو کر گوگو کو جمعیت حضرت مسلم سے منع کیا اور باطن میں معاویہ کو
بہ کار نہ کوئی ہو کر اور ترغیب ہرمان کو فہ کو واسطے بیعت حضرت مسلم کے وہی پس
خفت نمان بن بشر کے اہالی کو فہ کو معلوم ہوئی ان بہ بخون فرید ملید کو اس حال
اگا دیا پس کھٹا مسلم بن زید حضرت عمارہ بن ولید بن عقبہ نے فرید ملید کو معاملہ
حضرت مسلم اور میلان کرنا اہالی کو فہ کا طرف حضرت مسلم کے اور نفاصل کرنا نمان بن بشر کا
اس امر سے راویان اخبار روایت کرتے ہیں کہ جبکہ یہ خبر فرید ملید کو بھونچی بجز دریافت
اس سچ کر کما بخود چران ہوا اور اپنے ندیوں بہ نہاد ہے اس امر میں مشورہ کیا مشاویہ
بد مال نے اندیشہ کیا کہ اگر حضرت امام حسین علیہ السلام کو فہ میں بھونچے تو عراق ہات
جائتا رہیگا بلکہ نہاے سلطنت اور حکومت کی شکست ہو جائیگی پس خود بدید یہ کہ نمان
بن بشر حکومت کو فہ سے مشرول کیے جائیں اور دوسرا شخص بجائے ان کو اس جا پر
منصب دیا ہو کہ مسلم بن عقیل کو مع اعوان و انصار کے قتل کرے اور بیعت فہ و فساد کی
بالکلیہ جڑ سے کھجور آخر الامر بعد از وقیح بسیار کے یہ امر قرار پایا کہ یہ کار عظیم سے اعلیہ
بن زیاد بد نہاد کے سر انجام نہ ہو سکے کا فرید ملید نے بموجب اس مشورہ ناپاک کے
ابن زیاد بد نہاد کو کہ سابق میں وہ بد نہاد فرید ملید کی طرف سے حاکم بصرہ کا تھا بابا
کو فہ و عراق کے مقرر کیا اور اس ملید نے اوں بد نہاد کو کھٹا کہ جلد اپنے تین
کو فہ میں بھونچا کہ مسلم بن عقیل کو مع قباغان و سباغان قتل کراد حضرت امام حسین

۳۴
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ سب کو قتل کر سنا اور والا اور کو بھی قتل کر
 علیہ السلام کہ وہ سب کو قتل کر سنا اور والا اور کو بھی قتل کر
 حرمین کا وہ قتل گاہ تھی جہاں پر وہ سب کو قتل کر سنا اور والا اور کو بھی قتل کر
 طہور میں آیا۔ سنی اور شیعہ دونوں فریقوں کے مابین جو اختلاف تھا وہ یہ تھا کہ
 مدینہ اور اس حوالہ پر کہ اگر وہ سب کو قتل کر سنا اور والا اور کو بھی قتل کر
 مابعد حکمرانوں پر ہوا ہو کہ ہر چہ حیدر آباد میں کہ ان کا ہر قافلہ حجاز کا آتا ہے
 ان میں مارموسا کے وہ اہل کوئے کا ہوا اور جب اتفاق اس میں ہوا تو
 کو وہ بعد اختیار بیت اور انبیاء و اطاعت مسلم و عقیل کے مسئلہ ہی تشریف آوری
 حضرت امام کو میں بیٹو دار بن امام حسن علیہ السلام کو بہت اور ہمہ تن حتم براہ
 منظر حضرت امام علیہ السلام کے تھے اور آمد آمد حضرت کی بھی اطراف و حوا
 مستور ہو رہی تھی ابالی کہ وہ راہ علیہ کے اس ربا دمانیہ کو حضرت
 امام حسین علیہ السلام تھمہ کر سہل اس طہور کی بیٹوئی کی اور اسلام سیک یا اس
 مرحاک اس سول سے کہتے ہو و س میں ماتی تھے اور کوئی شخص کاب اور کوئی
 شخص پیر کو نہ دیتا تھا اور وہ دہا و ساکت و سامت اوٹ پر بیٹھا تھا یہاں تک کہ
 دارالامارہ میں اہل موایسہ مکر و فریب اس لیے تھا کہ تاکہ ابالی کو وہ دعتہ
 لو کر کے آمادہ فتنہ و فساد کوں میں حکم صحیح ہوئی جمع کیا اس ربا دمانیہ کو
 ابالی کو وہ کو اور بیٹھی ایر سداچی حکومت کی کو وہ ربا اور تجرید و متحدہ کیا اہل کو
 محالست یرید یلید سے اور مشرق کیا حاعت حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کو قوت
 مدیر سے میں یستیدہ ہو حضرت مسلم گھر بانی اس عودہ میں تفصیل اس حال
 یہ ہے کہ بخیر و خد مدلسالی و تحویل زمانی اس نہیاد دہا و کے سائلان سال

حضرت مسلم متفرق ہو گئے حضرت مسلم نے لاچار ہو کر اپنے تئیں مخفی کیا پس بھیجا ابن
زبیر مایہ نساؤں کی محمد بن اشعث کو مع فوج طرف گھربانی بن عروہ کے پس بلاؤ و سکن
نزدیک ابن زبیر کی پس ملحق ہوئے اور کئی تین اور جملہ روضہ کوفہ کو دارالامارۃ میں قید کیا
پس جبکہ یہ خبر حضرت مسلم کو پہونچی آذامی حضرت مسلم نے خاصان اور رفیقان
اپنے کو پس جمع ہو مجروح آواز کے ہمراہ آکے حلیہ شرآومی اور احاطہ کر لیا دارالامارۃ کو
پس حکم کیا ابن زیاد مایہ نساؤں کو اسیر و کنو کہ نہیں کوفہ کے تھے کہ سمجھا دین غزوان اور
قیران اپنے کو کہ ترک رفاقت مسلم کی کرین پس سب سیر و کنو بموجب حکم اوسے ملحق
اپنے غزوان اور قیران کو واسطے ترک رفاقت حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے سمجھایا
پس متفرق ہو گئی وہ جماعت متابعین کی ہمراہ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ سے اور شام تک
ہمراہ حضرت مسلم کے پائے آذامی فقط باقی رہے اور جبکہ شب تاریک ہوئی وہ بھی فرار کر
فقط تنہا حضرت مسلم رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے راویان اخبار روایت کرتے ہیں
کہ جبکہ حضرت مسلم نے مسجد کوفہ میں نیت نماز شام کی باندہی پانچ سے آدمیوں نے
حضرت مسلم کی اقتداء کی اور جبوقت کہ سلام پھیرا ایک آدمی بھی باقی نہ رہا اور دوسری
روایت میں آیا ہے کہ جبکہ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ نزدیک قصر ابن زیاد بدیناؤں کے
پہونچے دیکھا کہ تمام ہمراہی فرار کرتے ہیں بیان تک کہ تین سے آدمی رہ گئے حضرت
مسلم رضی اللہ عنہ نے حیران ہو کر چپ و راست نگاہ کر کے کہا کہ اے شیطان ہمارے
کہان جاتے ہوا اور جبکہ فقط بارہ آدمی رہ گئے فرمایا کہ اے اہل کوفہ خطو قلمو
لکھ کر ہمارے تئیں طلب کیا اب میرے تئیں ہات و دشمن میں چھوڑتے ہو پس جبکہ
دو ایک قدم چلے تنہا رہ گئے پس جبوقت کہ سب ہمراہ بیان حضرت مسلم رضی اللہ عنہ

تھا حضورؐ کو فرار کرنے حضرت مسلمؓ نے حرا میں یہاں کو جو باس کو قہ میں پھرنے لگے
 اور شہر کی حسرت و غائب مولیٰ ایک عورت کے دروازے پر کہ ام او سکا دوسرے بھائی کے
 مالی طلب کیا اس عورت نے اب کو باقی پلایا اور اسے گھڑیں آٹیکے لگے لگی اتھا قاش
 قشا و قدر سے مینا طوسہ کا جلیہ محمدؐ میں اشقت کا تھا اس وقت سے حال حسرت
 مسلمؓ کا محمدؐ سے شقت ہو گیا اس میں سے لحد تک گا ہی کے اس زیادہ مہاد کو حیر دی
 اس میں سے لحد تک اس حال کے کو تو ال تھریسے عمر میں حسرت کو مع محمدؐ
 واسطے گرفتاری حسرت مسلمؓ کے رواہ کیا ان دو مدتوں سے حامہ کیترو ہراہ لیکر گھر
 طوسہ کا کہ حسین حسرت مسلمؓ نے گھیر لیا کہتے ہیں کہ حسرت کہ اس حسرت کو تو ال اور
 محمدؐ میں اشقت سے ہراہ حامہ ساتھ آدمی کو گھر طوسہ کو حامہ کیا حسرت مسلمؓ بھی اس سے
 کہ حسرت ہستی انکی عورت میں آئی تن تھا توار بات میں لکھ کر سے ماہر کل آسنے
 اور بنگامہ ہمارہ کا اعدا سے گرم کما لے اسے لے لے اور لے لے اور لے لے اور لے لے اور لے لے
 اس اشقت مردود و حکمہ مسلمؓ کیا کہ کل تنقی ہی ماتم کا اس حالت سے ہو سکا کہ ارارہ کو دوسرا کو اس
 طلب کہ کہ حسرت مسلمؓ کو مقابلہ سے مار رکھا اور وہ حسرت مسلمؓ کو محمدؐ اور ہریم و صاحبہ کو
 ہراہ لیکر اس زیادہ مہاد کے یاں آما اور اس زیادہ مہاد سے قتل سے حسرت
 مسلمؓ کو در مالو کو حکم دیا تھا کہ حسرت کہ مسلمؓ دروازے سے داخل ہوں اور سیوقت سر
 او کی دیکھ کر اچھا چہ در مالوں کو حکم اس تنقی سے کیب رات سے توار
 سہیہ کر کے مسطر آو حسرت مسلمؓ کو بھی میں حسرت کہ حسرت مسلمؓ دروازے سے داخل ہو
 اس اتفاق سے سر مار کہ حسرت مسلمؓ کو دیکھ کر اچھا چہ در مالوں کو حکم اس تنقی سے کیب رات سے توار
 حسرت مسلمؓ در مالوں سے زیادہ مہاد کے ہرے آپ سے تول یہ ہیلل رتج سے اور یہ

ایہ کریمہ رشتہ انجمن کو بینا کیجئے کہ خیر النافین قیادت فرماتے تھے کہ دفعہ شربت شہادت چکھا اور بوجہ برفقہ انکی متوجہ طرف ملا علی بکے ہموی بعد اس کے محمد زبیر اہم و نون صاحب کو اوس ملعون شہید کیا انا اللہ وانا الیہ راجعون اور ہانی بن عروہ کو دار پر کھینچا اور سر پر ان مظلوم کو نیزے پر رکھ کر تمام کو چہ کو فہ میں بھرا یا اور سر مبارک حضرت مسلم کو دو ازان کو فہ میں معلق کر دیا یہ سانحہ سخت لینے شہادت حضرت مسلم کی تفسیری ذمی الحجۃ سن ۱۱ بھری میں واقع ہوا تمام ہوا قصہ حضرت مسلم کا

اب بیان حال امام کوغین بیٹو امی حرمین حضرت امام حسین علیہ السلام یعنی روانگی آنحضرت علیہ السلام کی مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کی اور پھر آنحضرت کا دشت کربلا میں اور بانواع کرب و بلا کی مبتلا ہونا بگوشِ عبث و حزن کی سنا چاہیے اور معاملہ قضا و قدر کا معاینہ کرنا چاہیے

حسب اتفاق جس دن کہ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کوفہ میں شہید ہوئے اوسیدن جناب امامت آبا حضرت امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کے روانہ ہوئے اور بعض روایت میں آیا ہے کہ دن ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کے آنحضرت علیہ السلام روانہ ہوئے اور سبب خروج آپ کا یہ ہوا کہ جبکہ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کوفہ میں بھیچر اور ہالی و جاب غاشیہ طاعت کو دوش فرما رہے تھے پھر کھینچا جان تک کہ چالیس ہزار آدمی بیعت ارا دتائے داخل ہو کر مستعدی تشریف آوری حضرت امام کو ہوئے حضرت مسلم رضی اللہ عنہ نے بظاہر حال نا بعداری ان بدعہ دشمنان معاینہ کر کے حضرت امام علیہ السلام کو نامہ اس معصوم لکھا کہ اہل کوفہ نے بیعت قبول کی اور ہمہ تن مصروف اطاعت اور فرمانبرداری اور چشم براہ قدم بہت ازوم آئیے ہیں جبکہ حضرت امام علیہ السلام نے نامہ

حضرت مسلم کا معایہ فرمایا عرم مسلم را کی کو وہ کہ معطلہ سے کیا اور ساماں سرکا
 میا فرمایا عی کو کار رضی اللہ عنہم سے کہ کہ معطلہ میں موجود تھے امام راں علیہ السلام
 سر کو دست مت تکا جیا کجہ حضرت اس عاں نے حضرت علیہ السلام سے
 عوس کیا کہ اسے حبیل حرم مکہ سے کہ حادہ تھے اس سے ماہر ہر گر تشریف سے تھے
 اور قول کو میو کو اغما وہ کیجے کہ کو محرم محرم ہے کہ ان کو یوں سے تھے بدبر گر گوارا
 عاں کے ساتھ کیا معالہ کیا اگر آپ اس ہم سے باز نہیں تو اہل و عیال کو ہر گر ہوا
 یہ سے حایہ اس واسطے کہ میں ڈرتا ہوں کہ سدا آپ قتل ہاویں اور عورتیں اور
 لڑکے متنبہ و عاں اور ہی حضرت اس عاں ہی اللہ عنہ سے عوس کیا کہ میں
 گماں کرتا ہوں کہ آپ ما عاں کے عوین اور کو میں متنبہ ہو جائے گا اہل
 عوس اس عاں کی حضرت علیہ السلام کے معوس قول میں آئی ہیں حضرت
 اس عاں اب وہ گیں ہو اور ہاے ہاے کر کے روئے اور حضرت امام راں علیہ السلام
 رحمت لگا اور ہی حضرت سدا مدس عمر نے حضرت علیہ السلام کو عیلت کو کہ
 حب مع کیا اور کہا اسے حبیل اور قول اور اہل ہل کو وہ کے مربہ کھائے حضرت
 حضرت حار و ابو سعید حدرمی والو واقعہ یعنی رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام نے کہ کہ علیہ السلام
 موجود تھے حضرت امام علیہ السلام کو باحاج را رمی تمام عیلت کو نہ سے منع کیا
 آخر کار حکم مع و اصرا را عین کا نہ سے کہ را حضرت امام علیہ السلام نے لاجار ہر کہ
 کتب اسرار کا کہ ارتسا دیا کہ میں سے ایسے بدبر گر گوار سے اور احوں و رسول خدا
 علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ ایک گو سید کے میں مارا جا گیا کہ سب اس کے
 حلت کہبہ معطلہ کی ہوگی پس میں دوا بین رکھا کہ میں وہی گو سید ہوں یہ اب تک

کعبہ میں مارا جائیگا کہ خون اوسکا موجب پیرستی کعبہ کا ہو گا پس میں دست نہیں لکھتا
 نہ کہ میں مارا جائوں اور مصداق اس حدیث کا ہوں پس مصداق اس حدیث کے حضرت
 عبداللہ بن زبیرؓ کے کہ انکو حجاج نے مکہ میں ناحی شہید کیا اور یہ خون زبیرؓ کا
 استحلال خانہ کعبہ کی ہوئی ہر چند کہ یہ کشت خون بجز و ظلم واقع ہوا مقتول کی طرف
 کسی بیخ کا تصور و گناہ عائد نہیں ہوتا لیکن چونکہ کشت خون موجب تنگ حرمیت کعبہ کا تھا
 حضرت امام کو نین پیشوا دارین امام حسین علیہ السلام نے بسبب کمال احتیاط و مقررۃ
 ادب کعبہ کے گوارا نہ رکھا کہ قتل آپ کا موجب استحلال کعبے کا ہو اس جابر ایک اشکال
 طہر الوردہ کہ باوجود واقف و آگاہ ہونے اکابر صحابہ مثل ابن عباسؓ ابن عمرؓ جابرؓ
 و ابوسعید خدریؓ و ابو واقد لیلیٰ رضی اللہ عنہم کے اوپر شہادت سید الشہداء علیہ التحیۃ و
 الثناء کی کیون تعاضد شکر بلاست اختیار کیا اور ہمراہ رکاب حضرت امام حسین علیہ السلام
 جاکر شریک شہادت نہ ہو جو اب اس اشکال کا جملہ یہ ہے کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو باخبر
 و یقین یہ معلوم نہ تھا کہ اس سفر میں یہ حادثہ عظیمہ حکم قضایہ و قدر کے ہو گا ورنہ یقین
 اجلہ صحابہؓ ہمراہ رکاب حضرت علیہ السلام ہو کر سعادت کو نین حاصل کرتے القصہ حضرت
 علیہ السلام فرسودہ و چند اپنے اہل بیت اور ایران و غلامان لیکر مکہ معظمہ سے تیسری تاریخ
 ذالحجہ کی بروایت صحیح طرف کوفہ کے خروج فرمایا اشارہ میں خبر شہادت حضرت مسلم بن عقیل
 و بعد عہد غمی کوفیوں کی اور متفرق ہونا جماعت کا آنحضرت علیہ السلام نے سنانی انفعول
 غم و راجت کو کا کیا کہ سپر ان عقیل نے قسم کھا کی باتفاق کما کہ ہم مساوت ہرگز نہ
 تاؤ قبیحہ انتقام خون ناحق مسلم کا نہیں گے پس ان بعد عہد دن سے انتقام خون ناحق کا
 لین گے یا مارے جائیں گے جناب حضرت سید الشہداء علیہ التحیۃ و الثناء نے یہ گفتگو سیر

سینٹ کی ملاحظہ کر کے فرمایا کہ لطفِ ربانی کا اندازہ اس سے ہے کہ تم سب کے سب
 مارچا اور میں میں قہارِ مددِ مانی رہوں اداں احبارِ ولایت کرتے ہیں کلاتا رہا
 حضرت امام حسن علیہ السلام مردِ حق ساعر سے ملائی ہوئی اور احوال کو سنے کا یہ بھیجا
 مردِ حق کھتا ہے کہ میری ماں میں مرے تھا کہ میں تخمِ برِ فادر نہ تھا سببِ مرے
 ماتارہ میں حضرت سے عرض کیا کہ کوئے کو نہ صرف نہ لے جائیے کہ مسئلہ کی طرف
 معاودت کیجیے اور ایک ولایت میں یہ آیا ہے کہ حکمِ حضرت امام علیہ السلام
 مردِ حق ساعر سے ملاقات کی جو جیسا کہ اسے امام فرستے کہا اسے آتا ہے اوس سے
 عرض کیا کہ کوئے سے حضرت نے فرمایا کیونکر چھوڑا تو نے کوئی کوئے کو عرض کیا اوس
 کہ دل کی بخاری طرف ہیں اور تو راؤ کی سی امید کی طرف مردِ حق کی اس سے
 کیا یہ کیا کہ وہ لوگ حواہاں ملے گی ہیں اور کہا مردِ حق نے کہ تصاویرِ آسمان آدھ
 اہل بیت علیہم السلام امام حسن حضرت امام حسن علیہ السلام مردِ حق کو سنیکر
 خواب میں فرمایا قہارِ مدد کو کوئی روکی نہیں سکتا اتنا جل سببِ گ راہِ مرے
 سیراں حضرت عیسیٰ کے حضرت امام علیہ السلام مراحت کہ مسئلہ کو مارچا اور طرفِ حواہ
 رہا تو تشریف فرما ہو کعبہِ عالمی مراحل قطع مارچا کے اور بجایہ بخاری کو رہا کہ کوئے کو
 پس اوسے حواہ ملائی ہوئی امام ماں علیہ السلام حرمِ مدیرا جی سے اور اس کے ہمراہ ہر سو
 ہر ماں اس نے یہ عبادت سے تھے حرمِ امامت علیہ السلام عرض کیا کہ میرے تیں اس نے
 مع ہر سو اس کے لئے ایک گرفتاری کی سمجھا، لیکن دل میرا ہی نہیں کہ ایک گرفتار کر کے آئے
 ان ریادہ کی نیاؤں اور یہ بھی ممکن نہیں کہ ایک چھوٹے کو مراحت کروں میں حکمِ حرمِ مدیرا جی
 سببِ اپنی آئینہ عرض کیا جابِ امامت آت علیہ السلام حرم کے جواب میں فرمایا

زمین آپ سے عازم کوئے کا نہیں ہوا بلکہ کوٹھن سے نامہ متواتر اور قاصد
 پہ در پہ بیکھر چکے ہو یا اور اس باب میں مبالغہ بہت ہو رہی لوگ بھی اہل کوئے
 و اگر اپنے عہد پر برقرار ہو تو میں عازم تمہارے ستھر کا ہوں ورنہ اپنے وطن کو
 رجعت کروں ہر ذرا بنی بیکھر میں محض نامہ اور قاصد سے حضرت امام علیہ السلام کی
 ہمت میں عزم کیا کہ اب باز گشت میری کوئے کی طرف ہے آپ کے ساتھ نزدیک
 بن زیاد کے ممکن نہیں ہے کا بیان اخبار لکھتے ہیں کہ حویلی میں آپ کی وادگداشت پر
 اپنی ہو کر کہا کہ جناب کو اختیار ہے جس جانب چاہیں روانہ ہو ورنہ میں کوئی نہیں
 زرا بن زیاد سے یہ عذر کرنا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام راہ میں اتفاق ملا تھا
 ہوا معلوم نہیں کس طرف روانہ ہو گئے اسی حال میں نامہ بن زیاد کا حر کے نام پر
 مضمون تھا چھوٹا کہ چھ قید کر کے حسین کے قصور نہ کرنا ورنہ نہ لڑیں مبتلا ہو گا کہ تحمل و سکا
 رے کے کا بعد اس نے اس نامہ کے حوالے بجال خود ترسان ہو کر اپنے دل میں کہا
 رسول اللہ ابن زیاد کے کہ ہمراہ میرے ہیں حقیقت حال کا ابن زیاد سے کہیں گے
 جانے کہ ہات جو ابن زیاد سے میرے اوپر کیا ہو یہ سمجھ کر پھر مبالغہ بیچ لیا
 کہ امام حسین علیہ السلام کو نزدیک ابن زیاد مایہ فساد کے کیا بیان تاکہ کہ
 بن کلام طویل و سلسلہ سخن کا جانیں سے دراز ہوا قصہ کوتاہ جبکہ حضرت
 علیہ السلام نے مرضی حرریاچی کی معلوم کی منہ غم کوئے کا فرما با سائن وقفا
 قدر نشان نشان حضرت امام زمان علیہ السلام کو طرف کر بلا کے لئے گئے
 احاطہ عظیمہ واقعہ جلیلہ گوش عم و اندوہ سے قابل سننے کو اور کار کردار ہی نصیحت کی
 دید کہ ہے پس پھر حضرت امام کوٹھن علیہ السلام راہ کوئے سے اور متوجہ ہوئے

طرف کو ملا کر اس دوسری تاج مخم کی اس کشتہ چھریں کے ملا میں تشریف فرما ہوئے
بعد وٹل کر دیو چھا کہ امام اس میں کا کیا ہے موص کیا لوگوں کے امام اسکا کر ملا ہے
یہیں حضرت فرمایا کہ یہ جگہ کرب اور ملا کی ہے یہیں آنحضرت علیہ السلام نے اوجا
جیمہ گاؤ کیا اور ہر اسباں آنحضرت کی عی اسی جا پر اور سے اور حریر یاجی سے سکون
آنحضرت علیہ السلام کے مارل ہوا ترجمہ طری و غیر موص لکھا کہ حکمت حضرت امام حسین علیہ السلام
میں کر ملا میں بیو بچے حریر یاجی سے لطف جیر حوا ہی کے آپکی حدت میں موص کیا
کہ اسی اور سچ مرسا د اس آباد میں آئی انگو میں مطلق انسان کرنا ہوں کہ ست اس
آئی کو بچ کر کسی حاس کو سرب لیجائیے حاب امام سید الشہداء علیہ التہیۃ والقا کو جیلا
حیر حوا ہی حریر یاجی کی سید آئی لمبوت صلاح اوس حیر حوا کے اوسیت کو کوچ فرما اور
تمامت سرعت تمام قطع مسات کا کیا احوال مصا و قدر کا معاہدہ کیا گیا ہے کہ حکمت
عیان مولیٰ حضرت امام حسین علیہ السلام ایسے تئیں اوسی جا پر پایا کہ جس حاسے کوچ
راویاں سا حیح بر ذایت کرتے ہیں کہ یہی معاملہ سات ست العاق ہوا کہ ہر سب
آنحضرت علیہ السلام کوچ فرما تو تھے پھر صبح کو اوسی جا پر بیٹے میں کر ملا میں بیٹے میں
یہاں تک معاملہ بیویا کہ اور ٹوٹی تئیں ہر حید کہ مار تو تھے وہ اسی حاسے حرکت کر
آحوال مرا جا رہا ہو کہ تقاضا سے نہایت ابروی کے اوسی جا پر طرح آقا ست کی ڈال
میں امضاء مصا و قدر یہ معاملہ ہوا کہ حکمت میں میں گزرتے یا کو ٹی ورجت سے قز
حق میں اور ورجت سے حکما صاحب سید الشہداء علیہ التہیۃ والقا نے یہ حال
فرما کر کے رال امام ہاں سے فرمایا کہ حاسے موجود و مفضل مستند جا رہا
اور ترجمہ طری میں لکھا کہ حکمت حضرت امام حسین علیہ السلام نے میں کر

بافتنہ افتاد و قدر کی نزول فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع جامعہ ملائکہ کے تشریف لائے اور امام حسین علیہ السلام کو
 گود میں لیا اور فرمایا کہ اے فرزند میرے میں جانتا ہوں کہ دشمنوں نے قصد تیرا
 کیا ہے اور درپے تیرے قتل کے ہیں یہ سب میری شفاعت سے روز قیامت کو
 محروم ہیں اور زدیگ ہے کہ حقیقتاً تجھ مرتبہ شہادت کا دیگا اور بہشت تیرے واسطے
 ارستہ ہے اور مان بابت تیرے نظر میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 بات مبارک اور سینہ پر سکنیہ امام زمان علیہ السلام کی رکھا اور یہ دعائے فرمایا
 اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَيْنَ حُبْرًا وَ اَجْرًا اے بارخدا یا غایت کر حسین کو صبر و اجر پس جبکہ
 سید الشہداء خواب بیدار ہو یہ روایہ صادقہ اہل بیت اطہار سے کہا وہ سب یہ خوا
 سنکر گریان ہو اور آئے کہ یہ اِنَّمَا بُدِّدَ اَنَا اَلْکَیْرُ رَاجِعُونَ پڑھا القصہ جبکہ خبر نزول
 حضرت سید الشہداء علیہم السلام والٹنا کی زمین کر بلا میں ابن زیاد مایہ فساد نے
 سنی اوس لعین نے نامہ حضرت امام زمان علیہ السلام کو واسطے بیت زید علیہ السلام
 لکھا پس جبکہ اٹھی فرستادہ ابن زیاد بد نہاد کا نامہ لیکر امام زمان علیہ السلام
 پاس آ پاؤ نامہ اوس لعین بد نہاد کا آپ کو دیا آپ نے نامہ پڑھ کر ڈال دیا اور دعا
 سے فرمایا کہ اسکا جواب ہمارے پاس نہیں ہے پس اٹھی اوس لعین کا نام کام پھر کے
 حقیقت حال اس لعین بد نہاد سے کہا مجھ سے اس حال کے مارے غضب ابن زیاد
 بد نہاد کا شغل ہوا اور مانند رسن سوختہ کے اوپر اپنے پیچ کھا کر آمادہ قتل و محاربت
 امام زمان علیہ السلام سے ہوا اور درپے جمع کرنے لشکر اور سامان لشکر واسطے
 جنگ حضرت امام زمان علیہ السلام کے ہوا ابن سعد کے تین کہ عامل سے

اور اصل غرض اس کے کا تھا طلب کیا تاکہ اس کے میں مقدمہ انجمن لشکر گدار کا کر کے اس
 حوالہ و مثال امام کو میں کے طرف کر ملا کے روانہ کرے اس سعد سے اولاً ہٹا کر
 استسار کے اسے تین کیوں کیا اور جا ہا کہ واسطے مقابلہ و محارہ حضرت امام حسین
 کے۔ مگر اس ریا دہانہ فساد اور اس کے تین لکھا کر اس سعد اور چہلین کے حرم
 اور واسطے اس کے محارہ کے حا اور یا حکومت ری سے دست بردار ہوا اور سید محمد
 کہ میں نے حکومت دی ہستند کر اور حارہ تین ہوس اس سعد دیا کو دیں یہ اختیار کر کے
 استر و اس سعد حکومت ری کی اور سحر ولی گوارا یہ کیا حکم اس ریا دہانہ کا قبول کر کے
 مستند مقابلہ و محارہ امام ربا کا ہوا اور درک اسطی اور جسم مدی کو ایسے سے
 حرم کیا اس مع لشکر اسفیادہ اسعد طرف کر ملا کے روانہ ہوا اور اس ریا دہانہ
 یزید سے توحید واسطے لک اس باسعد کے صحیحاً تقابیان تک کہ اس سعد تقی سے
 حمیت انکس ہر سوار زیادہ ساتویں مجرم کو کر ملا میں یوچا اور درمیاں لشکر امام حسین علیہ السلام
 اور درمیاں فرائی کے حامل ہوا اور لشکر اسفیادہ کو کر کے فرائی کے آواز اور لشکر امام ربا
 علیہ السلام کو یابی فرائی سے اور عرصہ او بر حارہ سید الشہداء کے ملک کیا ہاں تک
 کہ ماراں و مواساں سوار و گناہل بیت اطہر ربا کی کو رشیع رور محبت کے ایک مظلومانی کو
 قلع اور سگی سے قتل ہوا اور دل مسیہ رباں و کاب ہوا یہ حالت معامہ کر کے رید ہائی
 کہ مسکراں امام کو میں علیہ السلام سے تھا امام مظلوم علیہ السلام سے حرم کیا کہ اگر حکم ہو
 نزدیک اس سعد کا کر احاذب پالی کی لوں آنحضرت علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ امتیاز
 یزید ہدائی امام مظلوم علیہ السلام سے اجارہ لیکر نزدیک اس سعد کے آیا اور سفت
 سلام کہ تنہا ربا علیہ السلام کا ہے اس سعد پر یہ کیا اٹھے رید ہدائی سے یوچا کر کے

چہ اپنی توفی ترک سلام کا کیون کیا آیا میں مسلمان نہیں ہوں اور آیا میں خدا اور رسول کو
 نہیں جہننا زید ہدانی کو کہا اور دعا پر سلام تیرے کے کہ دعویٰ اسلامی کا کرتا ہے اور خروج
 ابن سہل اسد و ولاد قبول یہ کیا ہے اور اسے قتل غوثی کو کرنا بند ہی ہے اور تشہد غوثی کا
 ہو ہے فرات و سیاہ کہ گنگ و خوک و طیور و بہائم اوس پانی پیتے ہیں اور حسین بن علی علیہ السلام
 و برادران فرزند ان اہل بیت عفت و طہارت و تشہد و جان لب ہیں اور تو پانی فرات
 از کونین کرتا ہے اور پھر کھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور دعویٰ سلام کا کرتا ہے ابن سعد
 شقی نے یہ سنکر کہا کہ اسے زید ہدانی یہ سب قبیح کھتا ہے لیکن کیا کروں کہ دل میں پڑتا
 کہ حکومت رومی و خلاصہ اوسکی کی چھوڑ پس زید ہدانی نے اس شقی بد بخت سے یہ جواب کر
 حقیقت حال کا حضرت امام کو نہیں علیہ السلام ہی عرض کی اور ہم پہلو کو ایک حکایت صحیح بخاری
 اور ترمذی میں ہے کہ خلاصہ و سکا یہ ہو کہ ایک شخص نے اہل عراق کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 مسئلہ طہارت خون پتھر کا پوچھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا سبحان یا سداہل عراق طہارت
 خون پتھر سے سوال کرتے ہیں اور حال انکہ فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا
 اور خون اچھا حلال جانا اور میں نے اپنے کان کو سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا تھے و ہمارے نیکان بن گدنیایہ و دون بنے حسن حسین و برجان ہیں دنیا سے
 زوایا ناخبا صحیح روایت کرتے ہیں کہ جبکہ لشکر اشقیاء آمادہ جنگ و جلال امام مظلوم علیہ السلام
 ہوا حضرت امام مظلومان علیہ السلام نے اپنے مقام سے باہر آکر و برجویان اشقیاء کے
 کھڑے ہو کر بعد حمد و ثناء کے خطاب طرف لشکر اشقیاء کے کر کے فرمایا کہ اے مردمان کھو
 کہ میں کون ہوں اور نسبت میری کیا ہے اور اپنے دو ٹھنڈے تامل کرو اور انصاف کرو کہ کوئی
 تمکو قتل و بھرتی میری درست ہے یا نہیں اور آیا میں بٹیا بیٹی تمہارے بنی کا نہیں ہوں اور

عزیز علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ ہوں آیا حضرت حمزہؓ استہدام سے
 ہیں میں اور آما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی حق میں سدا
 ستائش کی تھی میں دانا اور مسائل اوصاف بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام سے روزِ راز
 اسباب کی ماں دے اور حجت اس پر تمام کی اور رعایت صحیح میں لارہ ہوا ہے کہ حکم لکھا
 اس سعد سے بانی عزت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے لشکر میں برسر کیا اور
 حال اہل بیت طہارت و موت کا لنگ ہوا احباب امام مظلوماں علیہ السلام
 اس سعد شفی کو لکھا کہ اس سعد میں مائتوں ایک کو اختیار کرنا چکوا حارت دے
 کہ میں بھی کو حادوں یا محکوم مطلق العنان کر کہ میں کسی اور سختی کی طرف رواہ ہوں
 یا مجھے طرف یرید کر بھیج کہ میں اس سے گفتگو کروں اس سعد شفی نے کہا کہ آپ تامل
 فرمائیے میں اس یاد کو لکھتا ہوں جو وہاں خواب اسکا آؤ گیا غل کر دیکھائیں حکم اس سعد
 شفی نے اس را دایہ مساد کو یہ مضمون لکھا اس میں بھی بدعت لے اس سعد کو خواب لکھا کہ اگر
 حسن معیت یریدی اختیار کرے تو بھتر والا اور کو قتل کر اور میں سے کھگو جنگ کے واسطے
 بھیجا ہے پہلے کے حاجت کہ ہنگامہ قتال کا گرم کر دالا کباب تیرے دوسرے بھیجا
 میں حکم یہ نامہ اس را یہ ہوا کہ اس سعد شفی کے پاس آنا اور سیرت اس مظلوم
 لکھو اسکیا کو درست کر کے آنا وہ قتال کا ہو کر کہا کہ اسے حسین میں شہادت چاہا کہ
 معیت یریدی کیجئے اور میں آپ کو حرمین متلاہوں لیکن یہ کام سر انجام نہوا
 مستعد حکم کر موسیٰ روایہ صحیح میں آیا ہے کہ حکم لکھا اس سعد شفی نے بانی
 عزت سے حضرت امام مظلوم کے لشکر کو منع کیا اور امام راں علیہ السلام کا حیمہ گاہ لکھا
 عاکو میں اس عاکو کی سرکات تک پہنچا پانی کا لنگا اہل بیت موت اور یاد اور

وہو ایان درواب تشنگی ہے قراب ہو خوشی کام سے کیسکو طاق کفتاب کی ترہی
 سب لوگ بشارت بات کہتے تھے اور تیم سے ناز ادا کرتے تھے پس جبکہ بے طاقتی عجز
 اور لڑکھائی حد سے تجاوز کر گئی جناب امام مظلومان علیہ السلام نے حضرت عباس بن
 علی کو ہمراہ چند آدمیوں کو واسطے لانے پانی کے طرف فرات کے روانہ کیا لشکر اشقیاء
 بانی یلین سے مانع آئے حضرت عباس کو مجروح اور ہر ہر میو کو قتل کیا حضرت عباس
 رخم کاری کھا کے امام مظلوم علیہ السلام کی خدمت میں پھونچے اور زہن حال سے
 کہتے تھے کہ بجز آب شمشیر کے پانی نصیب نہوگا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ خمیہ سید الشہداء
 علیہ التحیۃ والثناء کا رگیتا نہیں ستادہ تھا ایک شخص نے آپ کی خدمت میں آنکر دیکھا کہ امام
 مظلوم علیہ السلام مشغول تلاوت قرآن ہیں اور اشک چشم مبارک سے جاری ہیں اس شخص
 حضرت علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیونکر آپ دار اس جا کی ہو حضرت علیہ السلام نے
 فرمایا کہ کو فیون نامے لکھکر اور قاصد بھیجکر حکو ملوایا اور اب تشنہ ہارے خون کی سوچیں
 اور اکثر لشکر اشقیاء میں وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے بیعت کی ہے ترجمہ صواعق محرقہ میں مذکور ہے
 کہ جبکہ امام مظلوم علیہ السلام پر یہ سختی گدزی نصیحت اپنی بھائی یعنی حضرت امام حسن علیہ السلام
 کی باوجود فرما کے ناز ناز کر رہے کرتے تھے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے وقت رحلت کے
 یہ فرمایا تھا کہ جو حسین سفہا کو فہ اور اعوان او کو سے پر حذر رہنا اور پر قول اور نگو کر
 خروج کزنا کہ باعث خفت اور پریشانی تیر کا ہوگا ترجمہ طبری میں مذکور ہے کہ حضرت
 امام کو نین پیشوا دارین خمیہ میں تشریف فرما ہوئے اور حم محترم اور اہل بیت نبوت و
 طہارت کو نصیحت فرمائی اور حکم صبر کا فرمایا عورتیں گریہ کرنے لگیں آنحضرت علیہ السلام نے
 عورتوں کو گریہ سے منع فرمایا اور نظر مبارک طرف آسمان کی اور فرمایا خداوند تعالیٰ

کہ ان کو کون نہ سمجھ سکی اور ہندو اور اہلکھلیات اسکا کھنڈن کے مرنان
 ہوا وہی کو طلب کر کے سبکو جمع کیا اور فرمایا کہ حق کہ تیرے تمام سے ادا کیا اور شرط
 حدت کی محاکمہ لوگ توڑی ہو اور عدالت میں نہ ہو اپنی محبت سے ماہر کیا ہو انکو احضار
 جس طرف چاہو حاضری میں ایسی آمدگی سے امید ہو ہوں سمجھو کہ مالانہات
 عرص کیا کہ یہ ہرگز ہو گا کہ انکو اس دور سیاہ میں مات اعد میں چھوڑ کر عدا ای
 سالم نے ہم میں درد افسانہ کو آئے آئی جس کے کیا عذر کریں گو ہم سب لوگ ایسی حال
 آئے آئی کہ اس کے شجر گردست وہ ہر ہر جامہ و درپاسے سارکت فنام میں ہر سال
 امام مظلوم علیہ السلام کی محبت کی جست نامہ ہی اور بات ایسی آمدگی سے وہ کہ مظلوم
 سہاؤ کے بیٹھے اور انکو استقامت میں آنکو مستعد کار راد کے ہو یں جسکیہ امام
 مظلومان علیہم السلام نے یہ نہیں فریاد کیا کہ لشکریاں اس سعد متقی کے قریب سے
 مار رہیں گے اور ہر مل محو ہو چکیں گی ایسے باران ہوا یا کو کم دیا کہ مستعد جنگ کو مول
 داد و تحاشہ دیکر کشتہ مات کا کریں اور حکم فرمایا کہ گرد اگر دھیمہ گاہ کو مستعدہ حدت کے
 کھود میں یں یاں آجہاب علیہ السلام کو مومن حکم تہریب کے گرد اگر دشمن اسلام کے
 نتیجہ حدت کے کہ مومن اور ایک راہ ایسے حالی آئے کہ واسطے رکھی میں جبکہ ہوا
 امام مظلوم علیہ السلام یہ عالم کیا سزاں اس سعد شتی کے خیمہ گاہ حضرت امام مظلوم
 علیہ السلام کا جارحانہ گھیر کر آدھ جنگ و مدال کر موی سامعان حال امام مظلوم
 سرور سیدہ ہر کہ حکمہ مومن مارچ محرم الحرام کی بھونچکی اور صبح عاشورا اقی مستحق
 سیاں ہوئی ان سعد متقی نے ایسے لشکر صلال کو آہستہ کیا اور استیاریہ جو روحاں
 حسین قتالہ شکر اسلام کے ماہ میں حساب امام مظلومان علیہ السلام سے وعدہ ادا

نہایت ہی کے ائمہ پر بھی کہ اسے قطع حجت کر دو بدو لشکر کفار کے خطبہ بلعین پر بعد فرشت
 محمد بنہ اذنت مسننے سے اسے علیہ آئمہ وسلم خطاب طرف اعدا کے کر کے ہوشاد کیا
 کہ اے لوگوں! نہیں کہتے کہ ترسا بان یعنی نصارا نشان سم خر حضرت عیسیٰ کا تعلیم کر دیا
 اور جو وہاں بیٹھے ہو اگر کہیں کوئی نشان حضرت موسیٰ کا پاتے ہیں اسکو عزیز کہتے ہیں
 اور میں بیٹھا بیٹھی سمیر ہتھار کا ہون کمر میرے قتل پر تم لوگوں نے ناحق باندھی ہے اور
 تم لوگ کیا نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنا بیٹا کیا ہے
 اور مجھے عزیز رکھا ہے اور میری طرح اور ثنا بہت کی ہے آیا میں کسی کا خون کیا
 کہ در پہ قتل اس کے ہو یا کسی کا مال سیر و موسیٰ کہ طلب دسکا کرتے ہو یا کوئی مطالبہ
 میرے اوپر کہ اس کے واسطے عرصہ میرا پر تنگ کیا ہے میں مدینہ منورہ میں
 اپنے نانا کی قبر پر بیٹھا تھا مجھ کو تم لوگوں نے وہاں رہنے نذا دی وہاں سے میں
 مکہ منظم میں آیا تم سبھوں نے نامی پے در پے واسطے میری طلب کی بھیجے اور مقاصد
 بھیج کر مجھ کو یہاں طلب کیا موجب تمہاری طلب کی میں تم تک پہنچنا چاہتا ہوں
 تم لوگوں نے غداؤں فرمایا اور نقض عہد میرے ساتھ کیا پس جبکہ امام مظلوم علیہ السلام
 یہ خطبہ بلعین اور ان کا فزون کی مقابلہ پر پڑھا اور ان کا فزون کسی نے جواب نہ دیا پس
 حضرت امام مظلومان علیہ السلام نے فرمایا کہ حجت خدا کی اور پر مختار ہے ہو اور مختاری
 حجت کوئی میرے اور نہیں ہے پس امام زمان علیہ السلام آتہ کو بیٹھا لکھتے رہے پر ہوا
 ہوے اور صفت لشکر اسلام کو آراستہ نظر ہوئی کہ کوئی اونہیں سے ابتدا جنگ کی کرے
 روایت ہے کہ ایک مرد لشکر ابن سعد ملعون سے عبداللہ نامی کوئی حقیقت وہ
 عبداللہ شہیدان تھا اپنے گھوڑے کو جولان دیکر میدان آیا دیکھا کہ گرا کر خون خیز

علیہ السلام کو جو کرامات کو غنیمت حاصل نہ کی پس جبکہ امام مظلوم نے استغاثہ کیا اور اور از غیری کی
 امام مظلومان سے حالت انتظار میں بند ہوئی حرمین پر زبرداری کی نے بیکیسی خیابان امام مظلوم
 سید الشہید علیہ التحیۃ والثناء کی دیکھ کر سبب توفیق سعادت ابدیہ کے اطاعت ابن سعدین
 کنارہ کش ہو کر اور بحجت سائق غنایت سرمدیہ کے رفاقت یزیدیلید سے انحراف کر کے
 بیچ خدمت امام ہمام قدوہ امام علیہ السلام کو بھیج کر یابو سن حضرت سے بھرہ اندوز ہو کر عرض
 کی کہ میں جیسا پہلی آیت تھا آپ کو قتل کو واسطے اوسیطح پر میں اب آیا ہوں کہ سابقین ناصرین
 آپکا ہوں ارشاد ہو کہ جان اپنی آپکی ہوا خواہی میں نثار کروں اور فرز اس قیامت کو نقد
 شفاعت آپکی جدا مجد کرات ایمان میں لاؤں یہ عرض کی اور ہمراہ بھائی اور بھائی اور غلام کے
 لشکر کفار پر عرصہ کارزار کا گرم کیا اور اس قدر متعلقہ و محاربہ اون اشیاء سے کیا کہ بہت سے
 اشیاء کو جہنم و ہل گیا آخر کار شادان فرحان منزل فردوس میں پھونچا مجمل جبکہ یاران مویا
 لشکر امام مظلومان علیہ السلام کو ایک ایک اوجہ جاعت کی میدان جنگ میں دیکر جان غریبی
 خدا تو لای فرزند رسول خدا و اہل بیت مصطفیٰ کر کیا اور سوائے حید غریزان و قریبان کے
 کوئی لشکر امام مظلوم علیہ السلام میں باقی نہ رہا جناب امامت مآب حضرت شاہ شہیدان نے
 فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور قصد کیا کہ خیمہ شریف سے باہر کر متوجہ بشکر کفار کو واسطے
 کارزار کر ہوں یہ حال معاینہ کر کے برادران برادران کا نواسر غریزان نے فریاد کی کہ جب
 ہم میں سے ایک شخص بھی باقی رہ گیا آپکو واسطے کارزار کفار کے جانے نہ دیں پس حکمت ہوا
 قتال و نہارہ جدال کا حکم یہ پھونچا شہید ہو گئے سب یاران اور فرزندان و برادران و علم و کار
 امام مظلوم علیہ السلام کو اور باقی رہ گئے حضرت امام مظلومان تن تنہا پس آنجناب علیہ السلام
 سینہ مسلول ہات مبارک میں لیکر و انجناب پر سوار ہو کر متوجہ بشکر اشیاء کے ہو

اور ران طاعت ترحال سے اشتہار دیا اور ماہ نظم اناس علی انجیر میں ال ہاتم۔ کفانی ہند
 سحر میں انجیر۔ وعدی رسول اللہ اکرم میں حتیٰ کہ کس سلعہ صدق الارض پر ہر شہر دعا طاعت
 دی سلاۃ احمد۔ و علی سیدی و دو اکیس حصہ و مساکات انزل سادقا۔ و صاۃ
 والوحی و انجیر دیکر۔ ترجمہ لودہ ہم اس علی ازال ہاتم ما وقار۔ ایقدر کا میت مارا
 و استار۔ حدس ہاتھ رسول اللہ پھر راں کسے۔ رت سرور میں ہستم جلی کر دگار
 مادرم بہرست مت مصطفیٰ و ہم مس۔ و دو حامیں حصہ طیار پھر روز گھر و دریاں اگلا
 ہارل لودہ است۔ ذکر حق و حق ہدایت خیر حلہ یاد گاری میں جو شخص کہ شکر استقامت
 سوال و تا آنحضرت علیہ السلام اسکو جسم و اصل کرتے یہاں تک کہ تم حیدر حاتم
 صرب تہیت رسید استہد علیہ التحۃ و التماسے درک اسفل میں گئے تر لمرل شہ
 و لعون عیب فوج اعلیٰ میں ظاہر ہوئی اور حوضہ کاردار کا اعداد پر تنگ ہوا
 آخر کار اوں استقامتے عاری ہو کر و سرستہ ہتھیلان بریتر لہاں کیا آفتہ
 حکمت لکریاں اس بعد ملعون کے کتاب مقابلہ و محارہ جاب سید استہد علیہ التحۃ
 و التماسی۔ لاسکے تہرید پیکرے جیلہ و سر کیا یہ حائل ہوا وہ ملعون تفتی مع
 شکر کے دریاں امام مظلوم علیہ السلام اور دریاں حرم تحرم ایک اور بات لغو
 ساتھ اہل بیت طہارت کو درار کرنے کا قصد کیا یہ حال معاہدہ مرا کے امام مظلوم سید
 علیہ التحۃ و التماسے طرف اوں کھارو کی نعرہ کیا کہ و حکم بایستہ استیلاں میں تم کو گو
 مقابلہ کرتا ہوں یہ کیا مادی ہے کہ تم عورتیں بگیاہ سے تعرض کرتے ہو پھر دس
 اس کو ہیبت مالک کے تہرید پیکرے تعرض مجھ سر پرہ عصمت و طہارت کے کھینچا
 اور مع اپنے سبب علیہ کومتہ طرف حضرت امام مظلوم علیہ السلام کے ہوا میں کھڑ

ستابت شہرہ پیکر کی اور دوسری طرف توفیق اور اشتیاق است امام مظلومان علیہ السلام کو
 تفسیر دیا اور جان و مال و شرف و ان اشتیاقوں نے حضرت امام مظلومان علیہ السلام پر تشریف
 نیز ہر سال کے اور متعدد تیر و نیزہ لاقعد و لانتھے اور جنہیں جناب امامت ناب
 بہ شرف شہادت کے بدن اطہر و جسہ منور جناب امام مظلومان شاہ شہید انکار جنہاں
 کا یہ تیرہ نیزہ و نیزہ بالے کے مشکب ہو گیا کہ ناگہ ایک تیر کسی شتی کا
 اور ان اشتیاقوں میں سے شک مبارک میں لگا کہ اوس صدمہ عظیم سے و دیکھ کر نرسید ان غناؤ
 و شیر خاں ہمیشہ شجا بجام سلیم و مرنا کی بات شجاعت میں لیکر و ابجناح کی پشت زمین پہ
 کر کر خماں شہادت کی اس جہاں و ثبات سو کیو کھنچی اور طائر روح پر فتوح سے غنا جس پر ایک
 طرف فرو وین میں کہ پرواز کی وایت صحیح میں وارد ہوا ہے کہ یہ ساتھ با ملکہ اور یہ جاؤ
 بلکہ بعد زوال آفتاب نقطہ نصف النہار سے کہ اول جزا و نماز نظر کا شمار و جمعہ کو
 واقع ہو اگیا کہ یہ نہایت دال ہے اس پر کہ جناب سید الشہد علیہ التہیۃ و الثنا سے بکثیر تبلیغ
 کی اور پشت و ابجناح کے باندھی اور رکوع بعد ہونے اوس کے پشت سے اور سجدہ بعد
 عبور پنج زمین شہادت کا ادا کیا اس بہت کہ الی سے جناب سید الشہد علیہ التہیۃ و الثنا سے
 نماز نماز کی دم و اہلین میں بیچ در کا مہجور و حقیقی کو اس پنج پر ادا کی اور پنج جہاں و سربراہ کے
 بدن اطہر سے اختلاف صحیح یہ ہے کہ جبکہ امام شہد علیہ التہیۃ و الثنا پشت و ابجناح سے
 بسبب زخمہ یاوی کہ رہی کہ شہید ہو کر زمین شہادت پر گر کے قصد کیا انصر بن حرسین سے
 کہ سراندر کو بدن اطہر سے جدا کر کے پس لوس شتی نے قدرت نہ پائی اس شجاعت کہ
 پس و ترا گھوڑی سے خولی بن یزید طعون پس جدا کیا سراندر کو بدن اطہر سے اور
 طعون شتی نے پس یہ شجاعت و اذلی اور یہ شجاعت سرمدی ازل میں ناصیہ خولی میں

لکھی تھی اگرچہ اس سماع میں مصر جسے بھی شریک ہوا اور دوسری روایت میں امام
 کہ حکم سارک کرب حجاب سہام دراج سے آمد حوالہ سماعت کہ ہر تہذیب
 ہر اسوہ کو تحسین کیا کہ ماحولیت کہ بدل اس جس کے رہا تو تیر ویر سے ہورہہ
 حقیقہ موکہ اگا دیک تیر کسی مدح سنی کا اوں مدح توں امام ظلواں علیہ السلام کے
 کام سارک میں نگاہوں کم محبت سرے کام حضرت سہام التمدد کا نام کیا حضرت
 امام سہام علیہ السلام دو احوال سے رہیں سہادت پر کرے اوس حال میں
 شہادہ دستی سے ایک تہذیب اور پروردگار کے حوالہ کی اور سماں میں اس بھی ہوا
 نیچے آنکر حضرت سہام علیہ السلام کو سرور سے مخدوم کیا مولیٰ میں یہ لڑکھو
 اور تر کر دیا کہ سر طہر کو حصہ سارک سے نہ کرے کہ مات اوس سنی کا لعنہ کبائل
 میں آیا گئے دروادر تعالٰیٰ لڑکھو پیے اور تر کے سر سارک کو توں پاک سے حد کرے
 حوالہ لی کر کیا امام علیہ السلام احوال خوب میں حاضر آئے کا دما سہام اور نگاہ حق
 حق میں تو متعلق ہوا کہ یہ کہ نظام مذہب سکراں تہذیب اور اس سہامی سوا و تقیہ علیہ
 طہار و آل ظل و اس کے موافق سے اور وہ کہ ہیں حکم سر سارک حضرت امام
 سہام علیہ السلام کا قائلہ سے حد کیا اور تحفہ رسالت اور روح موت کو تہذیب ظلم
 کٹ ڈال ایک دایہ میں کہ قیس راسخ ہیں یہ سیراہیں حق سرے کھینچا
 اور حب میں بدل سنی سے تہذیب آگئی لی اور تہذیب سہام سے ہر مہو کو قصد حمیہ میں
 عفت و عادت کا کیا اور جو حساب و مال کہ حمیہ میں تھا مارج کما حقہ میں اس میں
 سہام السہامین امام بریں العابدین علیہ السلام کہ ستر ماری بر پڑے تھے حکم لفظ
 تہذیب کی آپ پر پڑی اوس میں چاہا کہ آپ کو قتل کرے ایک شخص نے مات اوس میں

یہ کیا اور کہا مسلمان اطفال کفار کو بھی نہیں مارے تو اس لشکے سب اہل کو کیوں
 مارتا ہے بشرقی سب جواب دیا کہ امیر نے ابن زیاد و مایہ و سبے کہا ہے کہ کوئی
 زنیہ مال عباس باقی نہ رہے اوس شخص سے کہا کہ ان سب کو امیر کے پاس بھیج دینا
 چاہیے جو کچھ اوسکی مرضی ہوگی کر گیا بعد اسکے ابن سعد علیہ اللعنة والذباب فی حکم یا
 برکھوٹے اور حبیب اطہر امام مظلوم علیہ السلام اور سائر شہداء کے دوڑاے جائیں
 چنانچہ بموجب حکم اوس لعین کے عین سوار وین جسم شریف و حضرت علیہ کو پامال
 گھوڑوں کا کیا بیان کہ استخوان تن مبارک کو ریزہ ریزہ ہو گئے اور سر مبارک
 اور سر تمام شہداء کی نیزہ پر چڑھایا اور بار بار لڑکے بنی ہاشم کے اور سب عورتیں اہل بیت
 عفت و طہارت کے تین قید کر کے اونٹ بڑی پرہ پر سوار کر کے اور حضرت امامین علیہ السلام
 علیہ السلام کو بیمار تھے ایک اونٹ پر ڈال کر صبح سر مبارک کے ہمراہ بشیر بن مالک و
 زبیر بن زید کی کوئے کو نزدیک ابن زیاد بندھا دشتی کے روانہ کیا اور ابن سعد لعین
 بائیں مقام کر کے اپنے مقتولان جہنمیہ کو دفن کیا اور حبیب اطہر امام
 شہید کا سر شہداء کا تین شبانہ روز میدان کربلا میں پڑا رہا اور کسی نے
 کو دفن نہ کیا اور صیاع نے حکم کر دیا کہ عالم کے پاس بانی لاشوں کی پس مردہ ہو
 کہ قریہ ہے بخارے فرات کو جمع ہو کر حبیب مبارک سید الشہداء علیہ التحیۃ و الثنا کو
 ایک قبر میں اور شہداء ابنی ہاشم کو آپ کے جنب میں اور بانی شہداء کو ایک جانب کیا
 اسوا شہداء کو کہ ہمراہ امام زین علیہ السلام کو مہر کہ کہ پلا میں شہید
 خطایان کیا جاتا ہے بیچ تن بزرگواران سید الشہداء علیہ التحیۃ و الثنا عباس بن علی
 و عثمان بن علی و محمد بن علی و عبداللہ بن علی و جعفر بن علی و موسیٰ بن علی و زید بن علی

امام حسن علیہ السلام تمام حسن عبداللہ بن حسن بن علی اور حسن بن علی بن ابی طالب
اور کرب بن حسن بن دوس اور مردان عبداللہ علیہ السلام علی اکبر علیہ السلام سے یہ برادر گھرا
معرکہ کفار میں شہید ہوئے عبداللہ کہ ان کو حسن و علی کہ جسے ہیں ابیہم سید جلال گھرا
لہذا سید ابی تقی ایضا مروج کفار کہ اوپر علی معلوم کے یوحنا جاج گوہ امام مسلمان
کو شہید ہوئے و محمد بن دوس اور سران عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و عبداللہ
و عبدالرحمن و عبداللہ بن علی بن ابی طالب سے یہ سب مع امام مظلوماں تھے
علیہ السلام کے سولہ یا ستروں حیار ہیں یہ ملت و طہارت سے معرکہ کرنا کے لئے
رکاب حبیب اللہ علیہ التہجد والہا کے شہید ہوئے اور اولاد صحابہ و صحابہ
و اعداء و ارحم کہ ہمہ در رکاب حبیب اللہ علیہ التہجد والہا کے تھے شہید ہوئے اور
حضرت علی اور سید کہ آپ کا امام بن لہا میں تھا واقعہ باطلہ کر لایں بھٹ
چاروں اور دوسرے لہذا سہاد علی اکبر کے حج حدت امام آل عساکے حاضر ہو کر
دوس کی کہ اگر انہا ہوتے تو ان اختیار و لے جنگ کر کے دوسر و حساب انہا کے
سرف شہادت کو مستحق ہوں امام مظلوماں علیہ السلام فرمایا کہ اسے فرار نہ تواید کہ
رسول خدا و نصیب آل عساکہ اگر کائنات تو شہید ہو جائیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و یاسے مالکیہ منقطع اور دوسرے سال حج دوس سے کہ وہ جو چاہیگا ہو کہ اسی علت
حساب تھے مانی میں لارم ہے کہ نتیجہ میرے دوسرے محارہ کر اور جہتہ عمار و نسا کر رہا
اولاد شریف حضرت عبداللہ علیہ السلام میں اختلاف ہے معوقہ الصفا میں جو رہی
دکوریہ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے تھے بیٹے تھے مسمی علی اکبر و علی احمد و
اور دینیایں فاطمہ و سکینہ اور اس لہذا سہ سالہ معاملہ کہ عساکہ کہ حضرت کو چاہیے

اور دو بیٹیاں یعنی مہدی عبد اللہ کو اون تین صاحبزادوں پر زیادہ کیا ہے اور حافظ علی علیہ السلام کی نو تین
 ابوالعباس و خاتر عقیلی مین لکھا ہے کہ اولاد حضرت امام زمان علیہ السلام کی نو تین
 چھ بیٹے اور تین بیٹیاں دو بیٹے مسیحی علی اوسط و محمد اور ایک بیٹی مسیحی زینب کو زیادہ کیا
 اور نزدیک بعض علما کو علی اصغر لقب امام زین العابدین کا ہے اور بعض حضرت کو علی
 کہتے ہیں اور حال محمد و جعفر کا معلوم نہیں ہے شاید کہ قبل سن طبع کے وفات فرمائی ہو
 اور باقی صاحبزادوں کے فقط حضرت امام زین العابدین علیہ السلام باقی رہ گئے ^{حق}
 جل شانہ و اپنی قدرت کاملہ سے اپنی اولاد شریفین اتنی برکت دی کہ تمام عباد اپنی اولاد
 امجاد سے پرہے اور قیامت تک زمانہ اس فیض اور برکت سے خالی نہ رہے گا ابابا و اجداد کا ^{برکت}
 کی بھی اولاد و حضرت علیہ السلام میں چنانچہ فقیر نے تھوڑا سا حال اپنے اجداد کا رسالہ بیت
 بیان کیا ہے اور خاتم الحدیثین عمدۃ المفسرین استاد استادنا شاہ عبد الغزیز و ہلوی ^{سے}
 بعض مکاتیب میں حضرت خاتم آل عباس علیہ السلام کی اولاد امجاد کا حال بیان فرمایا ہے
 ترجمہ اوس مکتوب شریف کا واسطے زیادتی اہتمام کے اس سالہ میں لکھا گیا حضرت امام حسین
 جسوت کہ کر بلا میں تشریف فرما ہوئے ہمدان کی تین صاحبزادے تھے علی اوسط امام زین العابدین
 کہ اوسوت میں بیمار تھے علی اکبر کو سن کا اٹھارہ برس کا تھا مگر کہ کر بلا میں شہید ہوئے
 تفسیر صاحبزادگی نام میں اختلاف ہے بعضے بعد مدہ اور بعضے علی اصغر کہتے ہیں یہ بھی
 ایام شیر خاوری میں شہید ہوئے حضرت امام علیہ السلام نے غلبہ قتلگی سے آگے گود میں لیا
 اور زبان مبارک اپنی واسطے تسکین کے مسد میں ہی کہ ناگاہ جانب اشتیاق سے ایک تیر
 حلقوم معصوم میں بھونچا اوس صدمہ سوا آپ غنم پدر بزرگوار کی گود میں جان ہی او
 ایک صاحبزادہ مہدی لکھنہ ہر دو تھیں اور منسوب تھیں حضرت قاسم کے ساتھ اوسوت میں

[illegible]

اور دوسری ازواج کا معلوم نہیں کہ اس وقت میں زندہ تھیں یا مردہ اور فرزند
 حضرت امام حسن علیہ السلام کے کہ ہمراہ آگے شہید ہوئے چار تہ ستم حضرت
 فاسم و عبد اللہ و عمر و ابوبکر اور فرزندان حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
 بنحی بن تھم حضرت عباس بن علی و عثمان بن علی و محمد بن علی و عبد اللہ بن علی
 و جعفر بن علی یہ سب ہمراہ حضرت علیہ السلام کے شہید ہوئے اور عباس بن علی
 کہ علیہ السلام کے مراد حضرت امام علیہ السلام کے کہ بلا میں دو تہ پرتاب روضہ
 آبجا جدا ہے اور شہداء و کربلا حضرت کے روضہ مبارک میں دفن ہیں اور فرزند
 حضرت عقیل سے حضرت سلم کہ قبل تشریف لاف حضرت امام علیہ السلام کی کربلا میں
 میسری تاریخ دی الحجہ کو سن ساٹھ ہجری میں شہید ہوا اور انکو حضرت امام
 علیہ السلام نے پہلے طرف کوفہ کے روانہ فرمایا تھا کہ مردان کوفہ سے قول قرار
 محکم لیکر اطلاع کریں اور دو بیٹے حضرت مسلم کے ہمراہ آگے شہید ہوئے محمد و ابراہیم نام
 و عبد اللہ و عبد الرحمن و جعفر سپرین عقیل بن اسطیاب کے کہ ہمراہ تھے شہید ہوئے
 اور فرزندان عبد اللہ بن جعفر طیار بھائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دو بیٹے
 ہمراہ تھے شہید ہوئے محمد و عون نام اور دونوں خواہنزاوہ حقیقی امام علیہ السلام
 تھے از زمان ان دونوں کی حضرت زینب و خضر علی کرم اللہ وجہہ کی تھیں بطین متول
 بنی عبد مناف سے اور ساتھ عبد اللہ بن جعفر طیار کے نکاح ہوا تھا اور حضرت
 امام زین العابدین و عمر بن الحسن و محمد سپر عمر بن علی اور دوسرے حاجز و صغیر حسن
 نبی ہو کر گئے اور حضرت زینب خواہر حقیقی حضرت امام علیہ السلام کی اور شہزادہ نور و جہ
 امام علیہ السلام و حضرت سکینہ و خیرا ام علیہ السلام و دیگر زنان اہل بیت عمت و

ماریت کہ ہر د امام علیہ السلام کو جس طرف ملا دسام کے قید بن کر رہیں حتیٰ اگر
 کون شریک کا اچھل بعد ہتید ہو اور حاتم آل علیہ السلام اور ابیات طاہرہ
 اور یارانِ نبویؐ اور سیرِ مہرِ اہل بیتِ عت و طہارت کے نمونہ سداۃ الہی کا نمونہ
 ہو اچانچہ خارج کیا ہے یہی اور انویم سے سہرا لاؤ یہ سے کہ کہا سرورِ کائنات
 ہو سے حسرتِ امام حسین علیہ السلام حوں رہا یا آساں میں صبح کی ہر حال انکھ جھاؤ گوا
 سہ اور دوسرے طرف مڑتے حوں کا راجح کیا ہے ہستی اور انویم سے زہر ہوں
 کہا مری سے کہ بھوگھی میرے تئیں برات کہ حوں میں سید ہے جو حسرتِ امام حسین
 یہ سلسلہ کا ماتھا کو ہی تحیرتِ المقدس کا گمراہ ال انکھ یا مانا تھا دم غلیظ سے
 اوس کے اور خارج کیا ہے ہستی سے ام حوں کہا ام حوں کی حوں کہ شہد
 کیے گئے حسرتِ امام حسین علیہ السلام تاریک ہو گئی اور چار سے دیا تئیں رو رہا
 میں مانا تھا کوئی ہم میں سے رستراں کے تئیں اور یہ سے کے گر سال انکھ حل مانا تھا
 منہ اور سے اور یہ منقلب کیا مانا تھا کوئی تحیرتِ المقدس کا گمراہ حالیکہ پا مانا تھا
 دم غلیظ سے اور سے اور خارج کیا ہے ہستی سے علی میں مسہرے کہا علی میں مسہرے
 کہ کہا محسوس دوی میری سے کہ تئیں میں دل قتل حسرتِ امام حسین علیہ السلام کے
 نوجواں میں تھا آساں کہ یا اوس کے اور حیدر اور آویر سامعان حال امام مظلوم علیہ السلام
 پسیدہ رہے کہ بہت روایات صحیحہ سلسلے اور رزواؤں کا حسرتِ امام مظلوم علیہ السلام
 مستول ہیں چنانچہ ان حوری سے اس سیر میں سے روایت کیا ہے کہ دل قتل حسرت
 امام حسین علیہ السلام کے تئیں دل نکلا دیا تاریک رہی ہی اوسکی سہری آساں یہ
 بازہ ہوا اور تعلیم سے مستول ہے کہ آساں اور حسین علیہ السلام کے روایا اور

اوسکی گریہ کا سرخی اوسکی ہے اور روایت میں آیا ہے کہ کئی مہینے تک بعد قتل امام
 مظلوم علیہ السلام کے آسمان سرخ رہا اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ سرخی
 شفق کی کہ کنار آسمان کو محسوس ہے بعد قتل حضرت حسین علیہ السلام کے حادث ہوئی
 اور قبل اسکے اس طرح کی سرخی نہ تھی اور ابن سعد سے مروی ہے کہ سرخی شفق کی
 آسمان پر قتل قتل شاہ شہید کو مری و محسوس تھی اور ابن جوزی نے لکھا ہے کہ حکمت
 سرخ ہونی آسمان کی یہ ہے کہ وقت عارض ہوئے غضب کو خون جوش میں آتا ہے
 اور باعث سرخی چھڑکایا ہوتا ہے اور چونکہ ذات باری تعالیٰ کی منزہ ہے جسم سے نشان
 غضب کا بذریعہ سرخی کنایہ آسمان کو ظاہر ہوئی تاکہ یہ سرخی شفق کی دلیل واضح ہو
 اور عظمت معصیت قاتلان حضرت امام علیہ السلام پر اور باعث ظہور رنگ غضب الہی
 کا ہو اور پراپر قاتلوں کی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ بعد شہید ہونے حضرت
 خاتم آل عباسید الشہداء کے سات روز تک آسمان نے گریہ کیا اور اس کا
 گریہ اس بہتہ کو بچو نجا کہ سرخی آسمان کی دیوارین اور عمارتیں سرخ ہو گئیں پتھریں
 اور کوکب اس قدر گرے کہ بائیکہ مگر ٹھاتھے اور دن شہادت خاسر آل عبا
 علیہ السلام کو آسمان سے خون برسا کہ مدت تک نشان اوسکا باقی رہا کہ ہر کھڑا
 و ناس سرخ ہو گیا تھا اور سرخی اوسکی بیان تک رہی کہ جب تک کہ وہ کڑیہ بیٹھا
 سرخی اوسکی نہ گئی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ دن قتل خاسر آل عباسید
 علیہ التحیۃ والثناء کو آسمان سے خون برسا کہ ہر گھر اور کوچے خراسان اور شام اور
 کوفہ سے روان ہوا اور حیدر کہ سر مبارک خاتم آل عباسید الشہداء علیہ السلام

شہادت امام مظلومان علیہ السلام کی سوچ کس ہوا اور وجہ و کونستار کی ہوا
 بعد ہر مہر اور خارج کیا ہے یہی دلیل میں مرہ سو کہ ادا سے کہ سو کہ ادا تھا
 سکواں یہ بعد و شہر اس سکواں علیہ السلام کو دل میں آنحضرت علیہ السلام کے
 روح کیا ادا کو اور کیا مانو گیا گرت اور شہر کا احمد حنبل کے لٹی میں کہ وہ کھار
 صلیبی سو ہے۔ حاتم تھا اور ترجمہ صلیبی میں سوال ہے کہ ایک تاملہ کہ اس میں اس
 تھا واسطے تجارت کے کس سے اس میں زمانہ تھے حکم و ماملہ سکریہ عیسائی ملامی ہوا
 کہ وہ سکریہ صلیبی بھی اس کو حاتم تھا سارا اس حاکم سے ہو گیا اور جس روایت پر
 میں آیا ہے کہ در شش لشکر یرید میں تھا حاکم سے ہو گیا اور حکم شہر اس سکریہ
 امام شہیدان کو کچ کر تھے کونستار کے لٹا کھیل حاتم تھا اور خارج کیا ہے ابو نعیم سے حبیب
 من نامت کی کہا جسے کہا میں سو کہ کہ وہ کہہ کر تھے حضرت حاتم آل نبی علیہ السلام
 شہر مسیح النبی حبیبہ + علیہ برقی فی الخ + اور وہی صلیبیوں + جید جبرائیل و یحییٰ
 اور وہی صلیبیوں سے علیہ علیہ آدہ سلم سے بیانی اس کے کہ میں اس تھا واسطے اس کے
 اور وہی رحسار و مال اور اب اس کے تھے عہد گاہ قرین سے اور تھا ادا اس کا
 ہنری یا دود کا اور خارج کہا ہے ابو نعیم سے طریق حبیب اس ماست اور اس سے حضرت
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے و ما یا ام سلمہ کہ میں اس سے کہ جس کا حسد سے
 کہ اس حال و ما یا رسول اللہ علیہ آدہ سلم سے گوراج کی رات اور گاہ کی کہ میں
 کہ یہ تحقیق مقتول ہو ادا شہید سے حسرت میں کہا میں نے اسی ہونڈی سے کہ حاکم کو کھینچ
 اس کی جس جس جبرائیل و یحییٰ سے کہ یہ تحقیق میں کہ گورج میں اور وہ کہ میں جس تیار
 شہر الا یاعین فاطمہ علی محمد + و من یکی علی الشہداء بعد + علی بہتہ انور ہم الامام

۱۰۰

انجام پتیرت ملک عہدی شاگاہ ہوا اسے آنکھ پس گریو زار می کہ کچھ شش تمام و رکن اور
 کر آریکے۔ اور پشیدہ و نگر نبی اور پر گروہ کے کہ کچھ پناہ و کوا سباب موت کے طرف
 عالم سرکش سبچ سلسلہ نامے میرے کے روایت کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
 بعد دریافت اس حادثہ بائبلہ کے استدر گری کیا کہ بہوش ہو گئیں اور غشی آپ پڑاری
 ہوئی اور نباح کیا ہے ابو نعیم نے فریدہ بن جابر حضرمی سے اور اس نے اپنی ماں کے
 کہا اور کسی بان نو کہ بنائیں جن کو کہ نوحہ کرتا تھا اور پر حسین علیہ السلام کے شہر
 ابنی حسینا سیلاب کان حسینا بیلا بن خبر مرگ حسین کی اور بچتا ہوں میں غمگین اور نہ جان
 باجال اور کو وہ صبر استقامت کا پوشیدہ نہ ہے کہ مراد نوحہ سے زیادہ اور کہ اوٹھا
 حمیدہ و خصال شہیدہ حضرت امام زمان علیہ السلام کے ہے نہ نوحہ متعارف اہل بیت کا
 کہ باتفاق علما کو حرام ہے اور احادیث صحیحہ میں وعید شدیدہ اور سپرد اور ہوئی ہے
 اور شہید ہوئی خاتم آل عبا علیہ السلام علیہ التحیۃ و الثناء روز عاشورا کے سن اکٹھہ ہجری
 دسویں تا بیچ محرم الحرام روز جمعہ بعد از آفتاب کو نقطہ نفست انہارے اور سن
 شریف اپنا وقت شہادت کے بیچ بن برسس پانچ مہینے پانچ روز کا تھا انقصہ
 جبکہ شکر ضلال کا مع سر مبارک حضرت خاس آل عبا کو اور سرد و سرد شہیدان کر لاکا
 مع اسیران اہل بیت عفت و طہارت کے داخل کو فو میں ہوا ابن زیاد علیہ اللعن یوم القتل
 نصراارت کو آرتہ کیا اور باہجیت و وقار کو شک پر جلوس کر کے دارالامارۃ میں لائے
 بارعام کا دیالیں وضع و شریف امیان کو فہ کے حاضر ہوئے سب بایا اہل بیت
 کو مع نکور و امانات اور سر اس شہدا کے روبرو اپنے طلب کیا جسوقت کھر مبارک حضرت
 شاہ شہیدان خاتم آل عبا علیہ التحیۃ و الثناء پر نظر اوس خبیث کی ٹیڑھی بار بار دیکھتا تھا

اور ہم کہنا تھا اور چونکہ اس ملعون کی ہاں میں بھی ار راہ لڑا وہی کے اور کس ہاں
 شاہ سید انور مارتا تھا یہیں اس ملعون کے اکا رتھا سے ہے اس ملعون میں موجود بھی کیا
 کہ اس پادویہ ای کو دیاں جسٹس اور ٹھا اور دیاں ملک کرٹا کہ بخدا سہ گند کہ
 مار ہا دیکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لہ و دیاں کا نو سہ لیا ہے
 بعد اس کے گریہ اور یہیں اس ملعون کے طاری ہوا اور سیلاب جو کھا دونوں آنکھوں سے
 رواں کیا میں حکم اس پاد ملعون نے یہ مات رمد میں رقم سے سسی اور حال و کٹر کر کا
 ملاحظہ کیا اس ملعون نے کہا کہ حدیثی آنکھ کو یہ آب رکھے اگر تو میرے ہوتا اور میں
 حرارت کو یہ بیوہ تھیں گوں تیری مارتا میں یہیں اس رقم سے کہا کہ اس اس با
 میں مختصر ایک حدیث نقل کروں کہ وہ حدیث حصہ دلائی والی اور آردہ کرے دلائی اور
 سانچ سے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ امام حسن کو راں راست بر
 اور اہم حسین کو راں جیہ ٹھلا کہ ہات سار کہ کو ان دونوں صاحبزادوں کی سر پر بھیر تھے
 اور مرا تے تھے کہ بار خدا یا جس ان دونوں کو ٹھکوا اور مرداں صلح کو امات ہو تیا ہوں
 میں اس یاد امام یحییٰ میرے حصے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا کیا تو نے اور کیا
 یہیں اس رقم سے کہ اسی مروجہ کو نہ حق سبحانہ و تعالیٰ تم سے حق ہو کہ اس طاہرہ ہر
 کو قتل کیا اور اس مرزا کو اسے اور میر کیا تعین روایت میں آیا ہے کہ اسی حال میں
 اس یاد ہما اور یہ سر کے گیا اور جملہ بڑا اور کہا تکر خدا کو کہ اٹھا حق کا کیا اور میر
 رمد اور اس کے لشکر کو جمع دیا اور کا دہ اس کا دہ کو قتل کیا اور اس کو کھر کے وہیں
 راں بر لایا کہ بعد اللہ میں حریف ایسی حاسے اور ٹھا اور کہا کہ اسے دس حد اور عدد
 سے ملے تو درو غلو ہے اور تیرا پ اور وہ درو غلو ہے کہ ٹھکوا میرے کا اور چال دال

تیرے کہ اولاد پیغمبر خدا کو تو نے قتل اور اہل بیت رسول خدا کو ذلیل کیا اور اوپر
 سب سے کہ مقام صدیقیوں کا ہے چھرا تو خدا سے مشرک تھیں رکھنا کہ ایسا ہے
 دروغ بکھا ہے اور راہ کذب کی جا تا ہے اور روایت میں آیا ہے کہ جیوت اسیر
 اہل بیت نبوت حضور ابن زیاد مایہ فساد کے حاضر ہوئے اوس ملعون نے کہا الحمد للہ
 اکرب و اکرب شکر خدا کہ سختی دیا دشمنوں کو اور سختی دیا حضرت ام کلثومؓ نے جواب دیا
 الحمد للہ الذی کرنا محمد و طہرا تطہیر لشکر خدا کو کہ حکو گرامی کیا بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ
 کے اور پاک کیا ہیکو پاک کرنے کے چہرہ ابن زیاد ملعونؓ کہا ایتیم قدرۃ اللہ دیکھا تم نے قدرت
 خدا کو حضرت ام کلثومؓ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یجمع اللہ بیننا و بینکم و یخفف بنینکم
 جمع کرے گی خدا ہیکو اور ہیکو اور انصاف کرے گی حقیقتاً درمیان ہمارے اور درمیان تیرے
 روز قیامت میں ابن زیاد بد نہاد ان کلمات حقہ سے آشفتہ ہوا اور کہا اب تک اس قدر
 دلیری اور ہندی کلام میں باقی ہے پس اوس ملعون نے چاہا کہ حضرت ام کلثومؓ پر
 عقوبت کرے کہ دو گونے لکھا عورتوں کی بات کا اعتبار نہیں ہے پس نگاہ نظر اوس لعین کی علی
 بن حسینؓ ایسی امام زین العابدین علیہ السلام پر پڑی پوچھا کہ یہ کسا بیٹا ہے لوگوں نے کہا
 کہ سپہ حسین بن علیؓ ہے اوس شعی ازلی نے کہا کہ اسکو بھی قتل کرو عین نبین جانتا کہ
 نسل فاطمہؓ سے کوئی ازنیہ باقی رہے شخہ شہر نے چاہا کہ آپکو باہر قصر کے لجا کر قتل کرے
 کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپکو گود میں لیکر اوس ملعون شعی سے کہا کہ اگر اسکو مارنا
 منظور ہے تو پہلے حکمو مار کہ نسل فاطمہؓ ہر سو یہ ایک شخص باقی ہے کہ محرم زمان اہل بیت کا
 اگر یہ بھی مارا جائیگا ہم سب عورتیں بے محرم رہ جائیں گی ابن زیاد شعی کو کلام حضرت
 زینبؓ سمجھتے آئی سرخون علی بن حسین علیہ السلام سے درگزارا دیان اخبار روایت

کرے ہیں کہ حکمِ ران اہل بیتِ عصت اور طہارت کو اور پشتران کو برباد کرے ہوا
 سزا میں حاکم کرے میں بھیجیں اہل کو کہ حال حزائی و دوماں ہوت کا دیکھ کر روئے
 حسرت ام کلثوم سے فرمایا کہ اس مردماں کو وہ اب کیوں رد کرے جو یہ سب حر و ملک
 ہمیر و بیچارہی حسرت، دوی میں ہمارے تین قتل اور دلیل کیا اور اس سے ہوا
 یہ حید ایات حسرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ران عصت میاں ران ایات
 ما و الیقونون و قال النبی کلم ما علمتم اتم حیر الامم بہترتی و اہلی لعنہ مستدری بہم
 اس کے وقت میں سرخرو دم کا کات ہوا اور اس وقت کلم۔ ان مخلوقی الموتہ میں دوی رحم کیا کہ کلم
 حسرت کہ بوجھ کا محمد سے اللہ علیہ السلام در حر کے کیا کیا تم سے اور حال اکہ تم
 محترم امت کو تھے ساتھ عترت اور اس میں میرے بعد عقاد و خوت میری و حال اکہ
 اور اہل سے قتل دوی و مقتول ہیں کہ اسکا کیا کیا خون اور کھا گیا کہ یہ سے قتل
 حر و اس حیر کی کہ صحبت کیا میں ہمارے تین یہ کہ خلف کر دم میری موت کو تھی سر
 و در الامم اہل اہل اس یاد دایہ مسافر سے ملاحظہ کرے حال اسیر اہل بیتِ عصت و
 طہارت کو حکم دیا کہ اس کو سہ و حارہ میں بند کرے اور سر حیل اور تمام شہد اکا کو جہاں کو
 میں بھڑا و جہاں بھڑا حکم اس تنی رانی کے ہات امام سیدہ اسامہ بنیں اللہ علیہ السلام
 ماہ و کرے اہل بیتِ عصت کو مدی حارہ میں اہل کیا اور سر طہر حسرت محاسن آلِ عباسہ شہدا
 علیہ السلام اور سر سائر شہدا دست کر ملا کا میر و میر کھل کر جو بھڑا کو نے کھیر یا زید بن
 ارقم سے روایت ہے کہ حکم سمرک امام مملو ماں کا میرے گھر کی طرف سے کلا اور میں
 عروہ میں بیٹھا ہوا سمرک آگیا یہ کہ یہ تلاوت کرتا تھا ام حسرت ان اصحاب کھف
 ما زعم کا ناس ایسا تھا و میں ارقم کھے ہیں کہ حسرت یہ آد کر یہ میں سے ران سارک

حضرت شاہ شہیدان سوسنا میر محمد تمام بن بزرگمشر کھڑے ہو گئے اور کہا میں فرماؤں
 آج نہ رات کے حال کا تعجب یا یہ ہے حال احوال کے بعد اس کے ابن یا مدعوں نے احسن
 تیس تیس بن سانی و شتر ذمی الجوشن کو تین من پنج ہزار شکر کے مقرر کر کے
 مع سرسارک حضرت خاتم آل عبا علیہ السلام اور سر تمام شہیدان دشت کربلا کا اور حلیہ
 اسیران اہل بیت عفت و طہارت کو تین دمنش کو نزدیک یزید یلید کے روانہ کیا پس
 قافلہ زمان اہل بیت فوت کا اور شتران سب پر وہ کو سوار اور سرسارک شہیدان
 علیہ السلام اور سرسارک شہدائے کبیر و غیر جس شہر و دیار میں اس بہت کذا الیٰی ہو چکا
 فرما دیا وادیا و مصیبتا کی زمین آسمان تک جاتی اور شیون غم اور الم کا برپا ہوتا اور
 ہر منزل میں کلمات باہر و عیان اور خرق عادات ظاہر و باہر ہوتی تھیں کہ یہ سب الٰہی تین
 حقیقت شہادۃ مظلومان علیہ السلام پر اس حال میں ملاحظہ طول نہ ہونے کے چند منجرات ہیں
 منازل کے بطریق المنفوج کے کہ صحیح روایت میں ثابت تھے نگھنے گئے خارج کیا ہے ابونعیم
 سعید کہ محدث مشہور ہے اور اس نے ابی قنبل سے کہ جبکہ سرسارک خباب سعید شہد
 علیہ التحیۃ و الثناء کا مع اہل بیت عفت و طہارت کو طرف شام کے لیجا تھے جو وقتکہ پہلی
 منزل میں پہنچے اور شرب نمیز میں مشغول ہوئے دیکھا کہ ایک قلم غیب سے پیدا ہوا اور وہ
 اس قلم سے منظر جلی یہ شعر لکھا اتر جو امتا قلت جینا: شفاعت جدہ یرم احسا: آیا اسیر
 رکھتے ہیں وہ گروہ کہ قتل کیا حسین کو شفاعت واد او کی کی روز جزا کہ اور بعض روایت میں
 آیا ہے کہ جبکہ زمان اہل بیت عفت و طہارت کو شتران سب پر وہ کو سوار کر کے اور سرسارک
 کو لیکر طرف شام کے روانہ ہوئے ایک منزل میں پہنچے کہ اوس جا پر دیر ایک رامپ کا تھا
 اوس حوالی میں آکر دیکھا کہ دیوار دیر پر بیت لکھی ہے رامپ اوس اشتداد میں پہنچا

کہ کھنکھے والا اس شعر کا کوئی ہارس تھا کہ میں اس قدر مانتا ہوں کہ یہ بیت اس دیوار پر دیا
 یا ہے جس سے قتل وقت تھا کہ غنی کے کھنکھی ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ دیوار
 دیر کی تنکافہ ہوئی اور بات اور ظلم اس دیوار سے ماہر آیا اور اس بیت کو حواس
 کھائیں حکمہ اہب دیر حال اسراں اہل بیت واقف ہوا اور سرسار کی سیدہ
 علیہ الخیرۃ والہا کا سیرہ دیکھا ہے دل میں کہا کہ یہ بد قوم ہیں کہ سپہ پوری
 قتل اور اہل بیت اور کے کو دلیل اور خوار کیا ہیں اس اہل بیت جماعت انتقام کے کہا
 کہ دین نادر دم محسنہ اور سرسار کو ایک رات کے واسطے محکوم و لشکریاں
 انتقام اہل بیت کے سر قی طمع کرتے قول اہل بیت کو قول کر کے سرسار کو کوئلہ رہے کہ
 کیا ہیں اہل سرسار کی شاہ مظلوم علیہ السلام کو طوط میں لڑ گیا اور غسل دیکر جوتہ لگا کر
 اپنے راویہ رکھا تا جہدہ الواحد کا اس حال حق ہو کر اٹھا اور عائنہ کرنا لگا لڑا گیا
 سرافور شاہ شہان علیہ السلام سے ہو رہے تھے اور طہات دور کے پورے مسیح
 آسمان سرسار کی برافروختے لمحہ ملاحظہ اس حال کے رہے مسلمان ہوا اور بقیہ عمر
 اسی کوچ محنت اور ولای اہل بیت کی اور انقیاد احکام اسلام میں گذرانی اور جو
 وعدہ کر دین نادر دم اہل بیت انتقام کو دی ہیں ان بد محتول حکمہ درہم کو صروسے
 واسطے تقسیم کے کھلا دیکھا کہ سب درہم جا گزرتے ہو گئے اور انکطرف اس درہم کے یہ
 آئینہ لکھی جی کہ الحسن اللہ عاقل کا فعل انظاروں اور دوسرے طریف یہ آید و مستقیم
 الدین ظلم کو آئی مستقیم اور نزل میں جو لشکر کفار کا مع سرشہدائے حراں
 یہو سجا اس ٹاپک ٹیویر گھوڑا دیکھا تھا نیچے نام وہ یہودی گھوڑے باہر کر کے
 سیدہ انور دیکھے لگا لگا ہوا نظر اس کی سرسار کی حضرت سیدہ استہد علیہ الخیرۃ والہا

پڑی دیکھا اوس بیوی نے کہ لب مبارک آپ جنبش کرتے ہیں جبکہ اوسنے کان آپ
 مرتب بنسبہ برگ کے لگایا یہ کلمات طیبات لب اطہر سے کہنے باقی متقلب شیشگون ہو کر
 مشاہدہ اس نال شرجب ہو کر اوس اشقیاء کو کہ جو بچھا کہ یہ سرسکا ہے کہا اوس شکر بردار
 کہ یہ سر عین بن علی کا ہے بیوی نے کہا کہ نام باپ کا معلوم ہوا نام مانکا کیا ہے
 بشکر این ضلال نے فائزہ بنت رسول مدحیہ علیہ آلہ وسلم بیوی نے کہا کہ اگر
 آپ نے منہ کا برحق نہ ہوتا یہ برہان و شناس سرور ظاہر نہ ہوتی پس اوس بیوی نے کہ
 شہادت کا صدق دل سے پڑھا اور عمامہ مسری کہ سر پر پاندہ ہے تھا کھڑے ٹکڑو کر کے
 زمان اہل بیت نبوت کو دیا اور حاجہ خبر دیا کہ بچے تھامع ہزار درم بیچ خدمت امام بن ابی
 علیہ السلام کو بیعیا اور عرض کیا کہ اسکو پورا تھاج میں خراج کیجیے شکرین نے یہ حال دیکھ کر
 اوس بیوی سے کہا کہ یہ تو نے کیا کیا دشمنان دالی شام کی اعانت کر رہے اس حرکت
 باز آور نہ ہم تیرا سر بدن جدا کرین گوی بیوی کو تین اسبکہ ذوق محبت اہل بیت کا زیادہ اچھا
 اپنے خادموں کا تلوار لاؤ جبکہ خدمہ بموجب حکم کو تلوار لاؤ بیچے فر تمہارا لیکر اور کمبیر کھلو
 اوس شقیو خبر حکم کیا پانچ آؤ کو جو جنم حاصل کیا آخر کو شہید ہوا قبر اوسکی دروازہ حمران پر مشہور
 معروف ہے اوسکو بھی شہید کہتے ہیں اوسجا پر دعا مستجاب ہوتی ہے اور نقل ہے کہ اٹنا
 براہین شہر موصل کے پاس سطرطہ امام شہدا علیہ السلام کو ایک پتھر پر رکھا تھا جبکہ نظر
 سرسبارک سوا میں پتھر پر پیکر سر سال دن عاشورہ کو خون تازہ پتھر سے نکلنا تھا لوگ
 جو حق اطراف و جواب سے وہاں جمع ہو کر مراسم غزاداری کی بجالاتے تھے یہی حال نا
 زمانہ عبد الملک تک اوس خبیث نے اپنی عہد حکومت میں اوس پتھر کو وہاں سے کنڈر کے
 کسی جا پر بچھو دیا آج تک اوسکا نشان بھی معلوم نہیں ہے لیکن اوس جا پر گنبد بنا گیا ہے

اور اس کا نام مستند نقطہ ہے ہر سال لوگ اطراف و حواصط جمع ہو کر شہر اقدس میں
سکھائی جیں اور امام سمیع الہی اور انجمن کو روایت کیا ہے کہ ہر سال کو واسطے
یاسہابی سرعہ مستند اور دریاں اہل بیت و طہارت کے بچاؤ میں مستند ہوتے تھے
اور انجمن کو تھا ہے کہ ایک سنت کو میرا اہل یاسہابی کا ہو کہ اتنا قاسم لگا ہیاں سکھ
سکھ گئے اور میں اکیلا کاٹنا تھا کہ لگا دھاب آسمان اک آوار ہمت اک میں بے بسی کہ
عقرب تھا کہ اوکی دست نام سالم۔ دلا ہو جا کہ مدت ایک مرد سید فاضل بیٹے ہیں
پیشانی لورانی لحد الا گدہم گوں دیکھائیں کڑا تھان تیو آ یا اور سرائے کو برہہ کر سکھ
سکھ حاصل ال عاصیہ اشد علیہ الخیر و انسا کو صدوق سے لکھ کے دیا تھا
اور روایتا میں اسی حاسے تیر ہو کر اٹھا اور جابا کہ سرسارک کو اس غصے سے لیکر لے
میں کھوں قل اسکر کہ اور ہساں لگیں کہ ایک شخص نے مجھ پر مارا اور گستاخی کر
اور کتے کا کہ یہ دم سعی اشد میں کہ واسطے اتم ورد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تسلیہ لکھیں کہ اس میں ایک لہ و آوار میں تسلی اور روح بھی اشد تسلیہ لکھ اس طرح
اور اہم حلال اللہ اور میل روح اللہ اور درامیا علیہم السلام تسلیہ لکھ اور سب کے آخر میں
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمرہ و امام حسن و حضرت علیہ السلام تسلیہ لکھ
اور در اسم اتم کے اوپر کے اور سب کے برابر فرستے آسمانی تھے ایک فرستے کی طاعت اور جو سب
سے کہ مارا کہ موقع طاعت نام سیاہ ہو کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس فرستے سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو اس فرستے سے کہ وہ حکم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو چھوڑ دیا میں یہی ہو گا لگا ہوجہ جو کئی اور جگہ ہو تو آیا دیکھائیں کہ اس فرستے
اور سب پر نشان بھی تھا کہ تودہ حاکم پڑا تھا اور سرسارک امام طلحاں علیہ السلام اور سب

منہ دین میں منہ نہ تھا صبح کو شہر پر پکڑنے کے لئے طلب کیا دیکھا کہ نصف منہ میرا سیاہ ہے
 جسے حال پوچھا میں نے جو حال کہہ دیا کہ شہر کو گزند اٹھا سا دیکھا کہ ایک آدمی کے مر گیا دیکھا کہ ہر
 گھنٹہ گپا تھا اہل شہر یہ حال معانہ کر کے بت دے اور عین اپنے سوتیلیاں ہو کر بچو
 جانے کے چارہ نہ دیکھا لاچار ہو کر طرف شام کے پھر روانہ ہوئے اور قریب موصول کے
 ایک شہر تھامیس میں نام حکیم جوصل نے لشکر طین زید پلید کو موصل میں آنے پر بلایا
 اور یمنون نے حکیم نصیر کے کہ منصور بن الیاس نام تھا واسطے آ رہے تھے کہ شہر
 کھلا بھیجا اس حکیم نے موجب ان شقیانوں کو کہنے کو شہر کو آ رہے کیا پس حکیم شہر
 طغیان شہر میں داخل ہوا ناگاہ قدرت الہی سے ابر سے برق غضب الہی اتر
 شہر پر گری کہ نصف شہر اس صدمہ سے جل گیا اور مردان شہر کے واسطے تاشا کے
 گرد اگر دشکر ضلال کے جمع ہوئے تھے پشیمان ہو کر پھر گرداوس لشکر ضلال کے
 نہ گئے اور وہ لشکر طغیان سرسیمہ ہو کر وہاں سے روانہ ہوا اور قریب ایک
 پہاڑ کے کہ او سجا پر گھاس اور پانی بہت تھا فرار پکڑا اور اس پہاڑ پر ایک
 دیہ آباد تھا معوہ نام اور اس میں ایک حصار بہت مستحکم تھا اور اس حصار میں
 ایک کوتوال تھا عزیز بن ہارون نام ابالی دیہہ و حصار مع حکیم مہر وعی تھے اور
 اون سب کا کب یہ تھا کہ جامہ حوریہ کا بنتے تھے کہ تمام حجاز و عراق و شام میں مشہور تھا
 پس حکیم او سجا پر زارت ہوئی گینز حضرت شہزادہ کی شیریں نام حسن و جمال میں شیریں
 زمان علیی ورن تھی حال حضرت شہزادہ کا اور آپ کے گھر کے کھنڈ و ٹکڑے معائنہ کر
 بہت روتی اور وہ حال یاد کیا کہ روبرو شہزادے بیٹے امام کو نمین حضرت امام حسین
 تھا کہ جامہ مرصع نگار پچھے تھیں حضرت شہزادے سے اجازت طلب کی اور کہا اگر اجازت

ہو اس میں سے جو کچھ کہ میرے پاس مایہ نانی ہے اسکو بیکرا حاتمہ لائی آئیے گا اور
 حسرت سترائو لے فرمایا کہ تو اراد کی ہوئی حسرت انا جس کی ہے ٹھکڑا جتنا کہ
 حد ہر چاہا حاتمہ سے اس حسرت سترائو سے احارت لیکر بہا ڈیر مار کر در حصار کتے
 گئی انصافاً در دار و حصار کا مدد تھا اور غوثی سی رات گری بھی کہ تیریں سے
 در دار و حصار کا ٹھوکا میراں ہاروں کہ در دار پر غنظر تیریں کے معاحات یا
 اور کہا کہ تیریں استیریں کہاں میرے لحد سے مام تیریں کو در دار کو کھول دیا
 اور تیریں کو سلام کیا اور تشییم تمام اسکو ٹھٹھلایا تیریں عور سے بوجھا کہ تیرے
 کیونکر جا کر میں تیریں ہوں عور سے کہا کہ اولت میں سوگنا تھا کہ حسرت مری
 و ہاروں علیہا اسلام کو جواب میں دیکھا کہ سربا رہہ اور اتنا کہ آنکھوں کا عاری نئی
 اور اتنا حزن و مصیبت از کج حیر و بر حیاں ہے یہ حال معانہ کر کے میں سوں کہا کہ
 اس سید سی اسرسل و اگر گردیکان ب حیل یہ کیا حال ہے اور سب حزن ہلال کا
 کیا ہے حضرت مٹولی و ہارڈل لڑ کہا کہ تو ہیں جانا کہ سسطیو آیر حرا ہاں محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلم و ستم سے کرنا میں او کی امتیوں سے منی کیا ہے اس
 اور کہ سربا کہ کتب اہل بیت مری کے طرف تمام کے بے حاتمہ ہیں میری کتاب میں سے
 مریں کہا کہ آپ محمد مصطفیٰ کو بچا تے ہیں اور اوں سے احتدار کتے ہیں حسرت
 مٹولی و ہارڈل سے کہا کہ اسے میری جو شخص و سکی مصالبت کر گیا وہ جسمی ہے اور
 ہم سب عیبر اس سے میرا رہیں اور ہم اسکو کیونکر بچا میں کہ وہ عیبر مری ہے اور
 حق سبحانہ تعالیٰ سے ہم سب مبرور اور کے اب میں جہد دیا ہے اور ہم سب
 اسکا ایمان لائے ہیں میں نے مریں کہا کہ کچھ دیاں ٹھکڑا دیکھ کہ نہیں میرا رہا

حضرت موسیٰ ہارون علیہما السلام نے فرمایا کہ دروازہ حصار تک جا کہ اوجھا پر ایک کینز شیرین نام آزاد کی ہوئی حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہوگی اور حلقہ در کا ٹھونکی گی متابعت اوسکی کرنا کہ وہ زوجہ تیری ہوگی اور نزدیک سر مبارک حضرت امام حسین کے جا کر سلام ہمارا کھنا جواب سلام کا اوس کے سننے کا فی الفور میں خواب جگ پڑا اور دروازہ حصار پر آیا کہ تو نے دروازہ حصار کا ٹھونکا اس جہت میں تجھ کو بھیجا کہ نام تیرا شیرین ہے پس تو اجازت دیتی ہے کہ میں تیرے ساتھ نواح کرون شیرین نے کہا ہاں شکر کہ تو مسلمان ہو اور حضرت شہر بانو اجازت دین پس شیرین عزیز سے یہ اقوال سن کر حضرت شہر بانو کی خدمت میں آئی اور یہ سب حال بیان کیا حضرت شہر بانو بحال سن کر تھیر ہوئیں اور یہ قصہ زبان اہل بیت کے کہا تمام اہل بیت یہ حال سن کر تعجب ہو پس جب صبح عیان ہوئی عزیز بن ہارون حصار سے باہر آیا ہزار درم شکر نوکریوں کا کہ وہ اجازت دین کہ یہ خدمت اہل بیت کی کرے پس ہارون اشقیان نے ہزار درم عزیز سے لیکر اجازت و سطح خدمت اہل بیت کو دی پس عزیز شکر یوں سے اجازت لیکر ہارون بطور نظر کے آئے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے رکھا اور حضرت کے ہات مبارک پر بعت کر کے ایمان لایا بعد اوسکے نزدیک سر مبارک شاہ غفلان علیہ السلام آیا اور عرض کیا کہ اے سید بن موسیٰ ہارون کا سلام لایا ہوں سر مبارک سے آواز آئی کہ سلام خدا کا اور پھر مویو پھر عزیز نے عرض کیا کہ اے سید کچھ خدمت مجھ کو فرمائیے کہ حقتاً مجھے راضی ہو سراسر سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء سے آواز آئی کہ جبکہ تو اسلام لایا خدا اور رسول تجھے راضی ہو اور چونکہ تو نے میرے اہل بیت کے ساتھ احسان کیا باب اور داد امیر تجھے راضی ہوئے اور چونکہ تو سلام موسیٰ ہارون کا میرے پاس لایا

مسلمانانہ اکثر اہل سنت کے ساتھ رہا اور اہل سنت کے ساتھ کو محنت رہا اور اہل سنت کے ساتھ
 میں کسی حق ہمارے قیام کو میرے اہل سنت کے ساتھ کو محنت رہا اور اہل سنت کے ساتھ
 شہر ان کے بغیر سے کہا کہ میری رضا ہے کہ تو میرے ساتھ کل کر شہر
 ان کو محنت شہر ان کے کل ایسا ساتھ رہے کہ قول کیا اور اس کا عقد و کو
 ساتھ ہوا اور علم اہل حصار برکت اہل سنت مسلمان ہو اور اس کے مستحق حکایت کر اس
 کو خصوصاً سرسند اور رماں اہل سنت محنت و طہارت کو طرف تمام کے اہل سنت
 میں ہزار اس جامع کے تھا کہ حکم وہی بہ مشق کے بھیجے دریاں لشکر صلا کے
 یوں حصار ہر معنی کے تیب سے تعالیٰ حرامی سے لشکر جمع کیا ہے اور فتنہ رکھا ہے
 کہ ستموں کے سر اس ستم اور قیدی کو لیا ہے یہ جس سر سرداروں کے لشکر کے معطر
 ہو کر احتیاط تمام اس حاکم رہا ہو سکتا کہ وقت ایک حاکم بھیجے کہا اور حاکم
 ایک دیر بہت مستحکم تھا اس سرداروں کے لشکر کی اسیر سفر ہوئی کہ اس میں یہ
 لیا جا ہے کہ ستموں سے معطر رہیں اس کو کتبہ ترمذیکہ نے دروازہ دیر
 اگر ایک عہد کیا کہ یہ دیر کا یہ عہد سکرام دیر پر آیا دیکھا کہ گردا گرد دیر کے لشکر
 جمع ہے اور ایک شخص دروازہ دیر پر عہد کرتا ہے یہ دیر والی و لشکریوں کے کہا کہ تم کوں لگا
 ہوا اور یہ کب لکھا ہے ترمذیکہ نے کہا کہ ہم سلا میں اس آباد کے ہیں کہ وہ سے اس
 حاکم ہیں یہ دیر والی نے کہا اس کے کس ہم کے تمام کو حاکم ہو ستموں کے کہا حاکم
 ایک شخص یہی ہوا تھا ہم یہ دیر کی طرف اس کے اس کے طبع اور منع کے لئے
 چاہیہ اس کو مع عریا اور قرا کے ہے قتل کیا اب اس کو اس کے دیر لکھا اور اس کے
 کو قید کر دیا کہ اس میں دیر والی و سرسند کی طرف نگاہ کر کے دیکھا سرسند کے اہل
 کوں اس کے لشکریوں کے طرف سدا کہ حضرت حاتم ال عاکل اس کو کیا دیر والی کے طرف سدا کہ حضرت

سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء کے نگاہ کیا لہجہ و نگاہ کے ایک ہیبت سر مبارک سے پہنچ کر
 ویرانی کی ٹہری بعد اسکے پیرو پرانی نے کہا اگر دیر کے کیوں جمع ہوئی ہو غم نہیں
 کہا ہم نے سنا کہ ایک چاعت اتفاق کیا ہے کہ شیخون کر کے سر ہاے شہداء اور
 قیدیوں کو لے جائیں آج کی اکہم چاہتے ہیں کہ اس یر میں رہیں تاکہ شیخو نسبج جائیں
 پیرو پرانی نے کہا کہ شکر تہارا بہت ہے دیر گنجائش نہیں کہتا کہ تمام شکر اس یر میں آوے
 مصطفیٰ سے کہ سر نو کو اور قیدیوں کو دیر میں رکھو اور تم سب گرد اگر دیر کے محافظت کرو
 اور گرد دیر کے آگ جلا کر تمام رات بیدار اور ہوشیار رہو تاکہ شیخون سے محفوظ رہو
 شیخو نکی لوگ اگر آؤنگے بے نیل مقصود کو پھر جائیں کہ شرمعون کو یہ راہے پیرو پرانی کی
 پسند آئی اوس میں نے پیرو پرانی سے کہا تو نیک بات کہنا ہے پس ہر مبارک حضرت
 سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء کا ایک صندوق مستحکم میں رکھا اور اس کا قفل بند کیا اور نہ
 اہل بیت عفت و طہارت کو بمع صندوق اور سر شہداء کو دیر میں کر دیا مگر صندوق کو ایک
 مکان یر میں اور سر شہداء اور زمان اہل بیت عفت و طہارت کو دوسرے مکان میں رکھا
 اور جس شخص کو کہ شکر دین سے کھڑے تھے کہ اندر دیر کے واسطے محافظت کے شب کو راج
 کوئی قبول نہ کرتا تھا اس واسطے کہ واقعہ بخلاف سب دڑ کے تھو اس قدر شکر دین کو کیا
 کہ صندوق کو اندر دیر کے لائے اور دروازہ دیر کو مقفل کر دیا اور پیرو پرانی گرد اگر اس
 مکان کی جس مکان میں صندوق رکھا تھا پھر نہ تھا اور چاہتا تھا کہ سب مبارک کو نزدیک
 دیکھے تاکہ دیکھتا کیا ہے کہ وہ مکان کہ جس مکان میں صندوق رکھا تھا اک بارگی ہی شیخ
 و چراغ کے روشن ہو گیا پیرو پرانی کو تعجب ہو کر اپنے دل میں کہا کہ یہ روشنی کہاں سے
 آتا تھا اوس مکان میں کہ روزن تھا پیرو پرانی اوس روزن سے دیکھنے لگا کہ روشنی انور

سایہ ہوئی ہے ہاں مکہ نبوت مجرب کی کہ کوئی آنکھ متاہمہ اوس دور کا کہ کسی شیخ
 اقصیٰ کے تحت اوس مکان کی بحث گئی اور اوس ایک ہماری نازل ہوئی اوس
 ہماری بین ایک خوب سے حرم نبوی اور اوس کے ساتھ بہت سی کسریں طر فواطر و
 کتبیں یعنی راہ و دروازہ ہاں سے آدین کی ہے یہی حوالہ اسی حج پر حضرت
 و ہاتھ دراصل ہاں حضرت یوسف کی اور حضرت صواد حضرت شیب کی اور حکیم
 حضرت موسیٰ کی اور شیبہ اور حضرت مریم تشریف لائیں کہ آگاہہ تور راہ و ہوا اور ایک
 ہماری نازل ہوئی کہ اوسیں حضرت حدیجہ الکبریٰ اور ارجح مہلکات رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم کی تھیں اں سے ہونے صدوق کھول کر مسار کہ ماہر کال اور ایک کیا
 مسار کہ کو دیکھو مالہ و راری ترمز کی کہ دفعہ ایک آوار عظیم سیل چلی اور عمارتی
 نازل ہوئی اور ایک شخص نے کہا یہ دیرانی یہ کہ اس درں سے مت دیکھ کہ حاتون
 شریف لائی ہیں یہ دیرانی حیرت سے بچو ہو گیا ح ہون میں آیا دیکھا کہ ایک عجا
 سے بڑا ہے اور کوئی نظر نہیں آتا کہ ایک مراد آہ و مالہ کی مراد ہے اور
 گویدہ کہتا ہے اسلام ملک اسلاوم اور دناہ مہوم مادولے مہوم مادولے مہوم مادولے
 و احوال مہوم سید یہ ہمیں سم کہنا کہ میں تیرے و تمہوں سرور قیامت کہ اسام نوگی
 اور بعض حمایت میں آیا ہے کہ حضرت سیدہ ریحی اللہ عنہا نے حیدامیات لفظ
 لودہ کہ مراد یہ دیرانی کہتا ہے بعد بتوئی ویر کے اوس سکا لوتاں ہی رہا ہوا
 اسی حاسے اوٹھا اوس مکان کی محل کو کہ وہاں یہ صدوق تھا کسی نہ میر سے توڑ
 مکان میں آیا اور قتل صدوق کا توڑ کر اوسکی آگے ماک یہ لوٹا اور دست رو یا میں مسار کہ
 خیاب سید استہد علیہ التیجہ والہا کا صدوق سے باہر کال کو تک و کلا سے دہر کہ

اور عبادت پر کھڑے رہ کر جمع روشتن کر کے دوزخ و باطن و بر و سر اطر کے بیچ آؤ
 کر یہ دوزخ ہی کھاتا تھا کہ انور سرور ان عالم وافر مستور ہزار بنی آدم گمان میرا ہے
 کہ تو اوس جماعت سے ہے کہ دعب اوس جماعت کا تو ریت موٹی اور باخیل عیسیٰ بن
 یسین پڑا ہے بچن اوس خدا کی کہ تجھ کو یہ مرتبہ دیا کہ محمد بن سادات عصمت تیری بات کو
 آتی ہیں اور خاتونان سرار و نبوت واسطے تیرے زاری لرتی ہیں مجھ کو خبر ہے
 کہ تو کون ہے فی النور حکم رب قدیر سے سربار کی حضرت محسن آل عبا کا نجم میں آیا
 اور کہا اے پیر میں مظلوم ہوں اور مظلوم غمدیہ ہوں اور محنت کشیدہ مقتول تیغ و شمشیر کا
 ہوں اور غریب پیر دریائی سے دعویٰ کیا کہ کچھ وضاحت زیادہ کیجئے سربار کی حضرت
 امام مظلومان علیہ السلام سے آواز آئی کہ اے پیر حال حسب نسب کا میرے پوچھتا ہے
 یا سور و قب و شنگی سے سوال کرتا ہے اگر نسب میرا پوچھتا تو میں بتا ہوں بنی مصطفیٰ
 اور علی مرتضیٰ کا اور اگر سور و قب و شنگی سے سوال کرتا ہے تو میں غریب اور مظلوم اور شہید کہلا
 ہوں پیر دریائی نے یہ باتیں غم و کرب آمیز سراطھر شاہ شہیدان کشکوفی انور اپنے مدد کو
 طلب کیا اور اوسے صورت حال نقل کیا اور وہ سب ستر تن تھے اور ان سب نے مجھ سے
 اس طالب کے فریاد و نالہ کیا اور اپنے جائز بھڑا اور سبیل کر کے پیر دریائی پنج خدمت
 حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کے حاضر ہو کر سچوں فراموشی زاریاں
 توڑیں اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور بات اور پیر امام علیہ السلام پر بوسہ دیا اور عرض کیا
 یا ابن رسول اللہ اگر آج حکم ہو تو ہم سب ان لعینوں کو شب کو غفلت میں قتل کر بن حضرت
 امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ حقیقتاً تجھ کو خدای خیر و یسبب اشتیاق حضرت
 اپنی سزا کہ عید بخیرین گیا اور یاد اس کا باوین گریں کہ صبح موئی و در اشتیاق شہید

اور اہل بیت عت و طہارت کو لیکر طرف تمام کے روانہ ہوئے ہیں سب برکت
اہل بیت کی ایمانی برتری و مسرت و سلام ہوئے اس لیے براہ اور بھی معجزات اور خفا
و عارف سارل میں ہوئے ہیں لیکن غلطی طویل ہوئی رسالہ کے علم امداد ہوئی اور آیت
اور اصحاب معرفت پر یوسفیدہ رہے کہ یہ سب آثار عظمہ متواہد ہوئے کہ سارل سارل
عیان ہو کر ہاں ساطع و محج فاطع ہیں اور واقعہ ہائیکہ کرام و حقیقت شہادت الہیہ
الحاصل بعد طبع سارل طلی مر اس کو اس بہت کدائی سے حکم سنا اہل بیت عت
و طہارت و سربراہی سائر شہداء و رشتہ میں کہ محبت فتنیں پر یہ یلید کا تھا بخیر و برکت
محدود سے حرز سدا یا اہل بیت عت و طہارت اور سربراہی شہداء کو فضا رار کو اتر
کما اور نام خاص و عیسا اور واسطے جمع ہوئی حلقہ عطا و وساد تمام کے دارالامانہ میں کام
ہیں سب عطا و وساد تمام کے حکم اہل بیت کے دارالامانہ میں جمع ہوئی و سورت ہیں اہل بیت
واسطے عامہ کر فرمایا اور سربراہی شہداء کو حکم کیا وایت کہ جبکہ ان قیام اہل بیت عت و طہارت
اور رشتہ میں حل ہو کر ان سکا اکی جامع سچ ہو اور ایک میر و محاسن سعیدتی حکم نظر و ساری
سیدہ السائدین امام ریں العادین علیہ السلام پر تیری اور اسے رماں در مہماں
اہل بیت موت کو سترائے زریہ و سوار دیکھ کر کہا الحمد للہ کہ حقیقاً ڈاکا رہتا ہے کہ
طاہر کیا اور لوگوں کو تمہارے فتنہ سے نجات بخشتا اور میرید کو تم پر مسلط کیا حسرت امام
ریں العادین علیہ السلام نے روح او سکی طرف کر کے فرمایا کہ اے میر قرآن مجید کو
رٹا ہے کہا ہاں حسرت علیہ السلام فرمایا کہ یہ آیہ کریمہ نقل سا کم علیہ اجر الباقی فی العلم
قرآن مجید دیکھا ہے میرے کما ترے حسرت امام سیدہ السائدین نے فرمایا اے سچ
ہم ہی لوگ جو جنتیاں رسول مقبول کے ہیں کہ موت پہاڑی لارم ہے بعد کے حسرت

علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری آیت کریمہ پڑھا ہے انما یرید اللہ لیذیب عکم الذین یلین الہام
وہیڈ کر کم تظہیر پرینے کہا آخر حضرت فرمایا کہ آیت تظہیر مجھ پر ہمارے واسطے ہر میری جگہ
کہ مات علیہ السلام حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے
ایک خطہ فکر کیا بعد اسکے گریہ و زاری اور پاد کے غالب ہوئی اور اس نے غصہ کیا
کہ یا بن رسول اللہ مجھ کو معذور رکھ کہ میں نہ جانتا تھا کہ تم لوگ کون ہوا اب آکر فرماؤ
حال معلوم ہوا پس اس پرینے منہ قبلہ کی طرف کر کے کہا خداوند ارحم الراحمین اس قوم سے
میں نے توبہ کی اور دوستی رکھا ہوں میں ہوسٹان اس قوم سے اور سرانیا پرینے حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام پر رکھا اور خاک میں لوٹا اور کہا خداوند اگر تو نے
توبہ میری قبول کی ہے اور مجھے خوشنود ہوا ہے تو جان میری بخش کر حسن اتفاق
اس پر کی قبول ہوئی ایک فعرہ کر کے جان بحق تسلیم کی اہل فخر پر گریہ کیا اور خارج کیا ہے
ابن عساکر نے منہال بن سمر سے کہا منہال نے کہ نجد اسو گند دیکھا میں نے حضرت
امام حسین کو جو وقت کہ اوٹھایا گیا تھا تیرے پر اور حال آنکہ میں دمشق میں تھا اور سے
سرمبارک کو ایک شخص سوہ کھنڈ پڑھتا تھا جبکہ پھونچا قاری اس آیت پر احم سبت ان صحابہ
اکلف والرحیم کا نوا من ایتنا عجایس گویا دی حقیقتی سرمبارک کو پس کہا سرمبارک
بلسان فصیح اعجب من ملک قتل وحمل یعنی تعجب زیادہ قصہ صاحب کھنڈ قتل ہمارا اور سیر
ہونا سرمبارک پر تشید نہ رہے کہ قصہ صاحب کھنڈ کا کہ تین سے برس غار میں سو اور بعد
کو ایک دن یا نصف دن انکو معلوم ہوا سر جبکہ یہ امر عجیب غریب ہے چنانچہ تفصیل اس حق کو کہتا
تھامیر اور تواریخ میں مذکور ہے لیکن قتل شاہ شہید انکا اور ہونا سرمبارک کا نیزے پر
اور شہید ہونا فرزند ان برادران برادر زادگان و یار و شکان اور زمان اور یمان اس میں

سراں لڑیو ایر سوار کے سنہرے تہار و قرینہ تقریبہ بھیرا العجب رابہ ہے قتلہ صحابہ کرام
اور طرفہ ماجرایہ ہے کہ بہتے جو و ظلم کہ اویر عداں موت و امامت پر جو سے استو کو با
سرکام مایا القصد برید یلید سے سکیا اہل بیت موس و سر سے ستہا کو دارا لہ اڑن
نچ در ارام کے کہ ظرو و سا اور وضع و تشریف نام کے موجود تھے طلب کیا اور سر کی یک
ستہد و کا دیکھا اور حال بوجہ استرو ح کیا بیاں تک کہ ترو دی کو سن سے سر مارک
حابا ہستہ علیہ النجۃ والسا کا آگے اوس تنقی اری کے لگیا اور اظہار ماحر آگہا کر
اور ماحات و اختار کر کے لکھو دستہ حال کر عا اور ست ہر کرنے صورت حال سنا
اہل بیت موت اور سر کو ستہا کی معان استوار و مرج و امساط کا ماصیہ حال برید یلید سے
ظاہر اور ہویا اور کمال تبرار و نشاط سے خوش ہو کر چوٹ کے کچج بات اوس حبیب
میں سات لب و دماں شاہ ستہد اہل علیہ السلام کے لڑائی کر کے کھاکہ لڑائی علیہ
میر لگاں ۔ بھا کہ سن تیرا اس میں کو بھو کیے اور سر در پیش تیرا حساب محفوظ رہا
سات سادات میں مقول ہے کہ جہوت سر مارک حضرت شاہ ستہد اہل علیہ السلام کا
نزدیک برید یلید کی بوجہ یاد وہ عین کمال جہتی سے تیرا بیتا تھا اور سر مارک سے
الوان طبع کی اہات کرتا تھا یہ حال معاشہ کر کے عین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ مجلس عین میں موجود تھے گرایاں ہوا اور کہا اسی لموں کیا کرتا ہے اوس بد بخت لموں
حکم قتل کا اول صحابہ کرام کے کیا اور سات صحابہ رضی اللہ عنہم اوس روز ستہد جو سے او
میں کتے ہیں کہ سمر و حذب صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس محل میں
موجود تھے حکم صر چوٹ کی اویر لب و دماں شاہ ستہد انکی ملاحظہ کیا مصطفیٰ پکار
جاتے رہے برید یلید سے مخاطب ہو کر کہا قطع اللہ بیک کا سٹے اللہ ہا بھہ میرے کو حب

اور پرب و دندان حسینؑ کو مارتا ہے کہ بوسہ گاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 یزید ملعون غضب میں اُٹھ کر کیا کرے سمجھو اگر شرفِ محبت رسولؐ کی تحجین نہ ہوئی
 اس وقت تیری گردن مارتا سمجھو بن جنابؑ کی کہا سبحان اللہ تحجین عطا محبت رسولؐ کا
 کرتا ہے اور جگر گوشہ رسولؐ فرزندِ مٹول کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کہ کوئی کسستان
 سات نہیں کرتا اور بھی کہتے ہیں کہ ایک تاجر یہود کا اوس مجلس میں موجود تھا اوس حجر
 جبکہ سر مبارک سید الشہداء علیہ السلام کا دیکھا یزید سے پوچھا کہ یہ کسا کس نے یزید پیدا
 کیا کہ یہ سزاؤں کا ہے کہ داعیہ مقابلہ کا خلیفہ سے رکھتا تھا اور خلافت اپنے لیے
 تجویز کی تھی تاجر نے کہا کہ یہ شخص رُمیان قوم کے شرافت رکھتا ہوگا کہ مدعیِ حقیت کا
 ہوا ہے یزید پیدا کی کہا بان شراف بنی ہاشم سے ہے بعد اسکے یہودی نے پوچھا
 صاحب اس سر کا کیا نام ہے اور مان بآپ اسکے کون ہیں یزید پیدا نے کہا کہ انام کا
 حسینؑ اور نام باپ کا علی بن ابیطالبؑ اور نام امکا فاطمہؑ یہودی نے کہا فاطمہؑ
 کسکی بیٹی ہے یزید پیدا نے کہا بیٹی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہودی نے
 کہا معلوم ہوا کہ یہ بیٹی بیٹی رسولؐ تمہار کیا ہے اوس پیدا نو کہا بان بعد سے اس
 ماجر کے یہودی نو انگشت حیرت کو دانتوں سے کاٹا اور ہات تاسف کا مل کے کہا کہ اب
 یزید درمیان سپر اور حضرت داؤد کو سرشت کا فرق ہے اب تک تمام یہودی میری تعظیم
 کرتے ہیں اور غت و احترام بجا لاتے ہیں اور محمد عربی رسولؐ تمہار نو ابھی دنیا سے
 انتقال کیا ہے تم نے ایسا معاملہ اوسکی فریت اور اہل بیت کے ساتھ کیا کہ کسی
 کان لڑے نہ آہ اور نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا ہے و اب اوپر تمہار بد لوگ ہو تم اور
 روایت میں آیا ہے کہ دیر تک یزید پیدا نے بی ادبی سر مبارک کے ساتھ کی رسولؐ

قیصر روم کا حاضر ہوا اسے کہا کہ جسے جلاز میں سم حوضت سے کامی آہم
 سارا ہر سال واسطو کی ایک بار کاٹا ہوا اور دیریں جو ہر روزی اور دریم ہر روزی اور ہر روزی
 اعظم اور کریم کرتے ہیں جساکہ تم لوگ تعلیم حاصل کرتے ہو اور حوضت و احترام اور
 محالانے جو حوضت کہ تو فرمودی اسے کو قتل کیا اور رماں و قیماں اور کے کو قتل
 اسے کیا یہ یہ یسے کہا کہ اگر تو رسول قیصر روم کا ہوتا میں تجھ کو قتل کرتا رسول میرے
 کہا کہ تجھ سے ہمیں آتی کہ حرام قیصر روم کا تو نے نکا در کھا اور حوضت رسول خدا کی
 جھوٹو یہ یہ یسے کہ سکو کے چارہ دیکھا متوجہ طرف رماں و قیماں اہل بیت کے ہر
 سرت رب و کلثوم و سحر حسین علیہم السلام کو رد یک طلب کیا میں حوضت سے
 کی نظر سہارا کہ حوضت تہا سہارا برتری معطرہ واحدہ و الحمد و کہا بعد اسکے حوضت
 طرف یہ یہ یسے کہ کہا کہ ای یہ یہ تو نے ای عورت کو سہارا برتری و حجاب میں مٹلایا
 اور دھڑاں رسول اللہ علیہ السلام اور اہل بیت کو اور سہارا برتری کے
 سوار کیا اور روم و مجمع مرد و کو طلب کیا اور قیامت کو کیا جواب دیکھا یہ یہ یسے کہا
 کہ یہ کوں کہوت لکروں نے کہا ریت حوضت حوضت حوضت ہر ایک بعد اسکے
 حوضت کلثوم ایسی حوضت اور یسے اور لکروں ایسے کو اور یسے و دہاں حضرت
 تہا ہتھ بند کر ملا اور یہوت و لکروں میں یہ گری بعد ہون آئی کے دعا سے یہ یہ یسے
 حوضت کی اور کہا یہ یہ تو متع دیا سے یہ یسے اور حوضت کہ تو نے ہم سکو لایا
 و آلاہ اسے سلج سے حوضت لکھو دیا اور حوضت میں راحت دے یہ یہ یسے یہ حوضت
 کہ یہ حوضت حوضت کی ہے لکروں نے کہا ہاں یہ کلثوم مٹی کا ٹکڑہ ہر ایک ہے بعد اسکے
 اور اس طرف امام رب العالمین کے متوجہ ہر کو حوضت کہ یہ لکروں ہے لکروں

ابو علی بن حسین یزید بیدار کیا مین نے سنا کہ علی بن حسین قتل ہوا شکوہ یوں نے کہا
 کہ حسین کو قین میٹر تھے علی ابگر علی اوسط علی اصغر علی اکبر اور علی اصغر قتل ہوئے علی اوسط
 لہ جاو تھے اوسکو قید کر کے لائے مین یزید بیدار نے کہا کہ اے رٹ کے باب تیرا چاہتا تھا
 کہ مسند خلافت پر بیٹھے اور پر منبر کے خطبہ اوسکے نام سے پڑھا جائے اسکو لہ کہ سنا
 مراد گو نہ بچو نیا حضرت سیدنا جابر بن یاسر مین ابی عبد بن علیہ السلام فرامس ملعون سے کہا
 کہ اے یزید انصاف سے کہہ کہ یہ منبر ہمارے آبا اور جہاد کا ہے یا تیرے آبا و اجداد کا
 خلافت و امامت حق ہماری آبا و اجداد کا ہے کہ را و خدا مین جہاد کیا اور دین حق کو
 جاری کیا یا تیرے آبا و اجداد کا کہ مشرک تھے اور بت پرست روز قیامت کو حشتا
 در میان ہمارا اور تیر حکم ہوگا اور معاملہ ہمارا اور تیرا فیصل کرے گا اور آنحضرت علیہ السلام
 یہ آیت کریمہ پڑھا یہ علم الذین ظلموا اسی منقلب یقلبون پڑھنے کے ختم کلام کا کیا بعد اسکے
 یزید ملعون نے حکم دیا کہ سبا یا اہل بیت کو قید خانہ مین لیجاؤ اور سر حسین کو دروازہ
 دمشق مین آویزان کرو روایت ہے کہ تین روز تک سر مبارک حضرت سید الشہداء
 علیہ التہیۃ و الثنا کا دروازہ دمشق مین آویزان ہا غرض کہ اوس ملعون نے کمال اناست
 دی ادبی سر مبارک شاہ شہیدان سے کیا اور سبا یا اہل بیت کو بہت ذلیل
 اور غوار کیا اور اس قتل اور ذلت اہل بیت عفت و طہارت پر مسرور ہوا پس مین اوس ملعون
 شقی ازلی کا نزدیک حقیر کے جائز ہے چنانچہ مفتاح الجناء و مرزا محمد حبشی و منات اسدا
 اکس اعلیٰ فاضلی شہاب الدین و دولت آبادی و شرح صفاء السننی و اسعد الدین تفتازانی
 و کبیر الایمان شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور سوائے انکے اور اسفار معتبرہ مین
 مع دلائل و شواہد مین اوس ملعون کی جائز لکھا ہے اور دفن سر مبارک حضرت شاہ شہیدان

اختلاف است و اما که به صحیح است که سرانجام علیہ السلام کو مدینه منورہ میں قتل ہو کر
 اہل کیا گیا چنانچہ قرطی سے منقول ہے کہ یرید لیدے سرسار کو مدینه منورہ میں مصفا
 اور دمشق ہو اسرار کو رو یک حضرت فاطمہ ہزار می اللہ سہا کو اور خلاصہ الہام
 مروی ہے کہ حد سار کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا کر ملا میں ہے اور سرسار کو
 مدینه منورہ میں حج مکاں قلعہ کھوکھرت امام حسن علیہ السلام کے دہن ہے اور یہ
 حوالہ روایت میں ہے کہ سرسار کو کر ملا میں یحاکر دہن کیا بھیج نہیں ہے اور اس
 روایت میں آیات کہ سرسار کو امام مظلوماں علیہ السلام کا حوالہ یرید میں ہا ہا ہا
 سیماں میں حد الملک بادشاہ ہوا او کو حرمونی کہ سرسار کو حوالہ میں ہے او سرسار کو
 طلب کیا دیکھا اسواں سعد باقی ہے او سرسار کو میں حرمونی کو اور کوشن کو
 مقررہ مسلمانوں میں کیا اور کہتے ہیں کہ سیماں میں حد الملک رسول حد اصلی
 حدیہ آدہم کو حوالہ میں دیکھا کہ آدہم سیر مہرانی فرماتے ہیں او سرسار کو حوالہ
 حضرت حسن حسری جو بھی حضرت حسن حسری کو فرمایا کہ تاید تھے کوئی احساں
 اہل بیت کو حق میں ملوہ میں آتا او سرسار کو حوالہ میں حد الملک
 حوالہ یرید میں تھا میں او کو کوشن دیکر او سیر مہرانی کو کیا ہے حضرت حسن حسری
 کہما کہ اللہ یہ کام تیرا است جو ستودی رسول حد اصلی اللہ علیہ آدہم کا ہوا او سرسار کو
 اور بھی دہن میں آئی ہیں لیکن صحیح اور معتمد قول اول ہے انقضہ یرید لیدے دہن میں
 مع حاسب سوار کو مقرر کر کے اہل بیت رسول اور در بیت مول کو مدینه منورہ کی طرف
 روانہ کیا چنانچہ امام سید السامعین علیہ السلام سرسار کو امام مظلوم علیہ السلام اور سرسار کو
 سیدہ کو کر ملا کو مع رہاں دہن اہل بیت علف و طہایت کے جہاز لیکر طرف مدینہ منورہ

ہندوؤں بن بشیر کے تشریف فرما ہو لیکن یہ رانگی بھی خالی دولت و خوار می ہو نہ تھی
 چنانچہ کھنم ابن عجز کا سپردال ہے جو رہیدا کہ ابن زیاد و ہمدان سے بہ نسبت اہل بیت
 بنوی کر کہ غل میں آخر کچھ جب نہیں آکر وہ محکوم و مستغیر و زید پلید کا تھا لیکن گمراہی بد نصیب
 ہے کہ جب آپر دزدان حضرت امام حسین علیہ السلام ماری اور اہل بیت عفت کو تین
 اور پریشان فریادہ کو بدلت و خوار می سوار کر کے مع سربار کی امام مظلوم کے طرف مدینہ
 روانہ کیا بعد ہما کہ ابن جوشنی کہ اس دستہ نو او سکا نہ تھا مگر نصیحت کرنا اہل بیت کا اگر
 اس خصیت کو دل میں کینہ جاہلیت اور عداوت اپنے اقربا کی کہ روز بدر کے مارو گئے
 نہ تو ہر آئینہ تعظیم و تکریم سربار کی کرتا اور کفن می کر دین کرتا اور نیکی اور عیساں آں
 و ذریت بول سے کرتا اسی اصل جبکہ قافلہ اہل بیت نبوت کا دمشق ہے عازم مدینہ منورہ ہوا
 نعمان بن بشیر کہ طرف زید پلید سے متعین تھا اشارہ دین سات ذریت رسول کے خصیت
 پیش آیا اور اہل بیت تعظیم و تکریم جب کہ چاہے اپنی طرف سے کجا لایا یہ سعادت ابدی او سکا اعلان
 لکھی گئی پس جبکہ خبر مراجعت اہل بیت عفت و طہارت کی مدینہ منورہ میں پہنچی اولاد و احباب
 و انصار اور انہی مدینہ منورہ کو بارستقبال کے واسطے گھوڑا و حبوق کہ ذریت رسول
 اور جگر گوشہ بول کو مبتلا بمصیبت دیکھا وہ حالت غم داؤدہ و گریہ زاری سے اوپر اٹھ کر گئی
 کہ احاطہ شرح و بیان خارج ہے ذریت میں کہ جیسی مصیبت کہ ان فات حضرت سربار کا
 علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیات کو اور پراہل مدینہ کو گزری تھی اور سطح کی مصیبت اس روز
 گزری کہ امام زین العابدین علیہ السلام مع زبان و یتیمان اہل بیت نبوت و سربار
 سید الشہداء علیہ التحیۃ و الثنا و سائر شہداء کی دمشق سے مدینہ منورہ میں تشریف لائے
 اور فریاد عجیب شور غریب مدینہ میں برپا ہوا کہ مادر ہنگامہ قیامت سے دنیا تھا جملہ اہل بیت

ہمارا دیکھا رام دہ اور درویشی حرم سے حالت کہ ماراں حال ام المومنین حضرت ام المومنین
کو موہی ساں سے خارج ہے کہ کھادوئی و درویشی راں و مہیاں اہل بیت کو گودیں نہیں تھیں
اور درویشی نہیں ہاں تک کہ مع درویشی رسول کے متوہ و موصہ مقدسہ حضرت رسول اعظم
علیہ السلام کو موہی درویشی سے کہ درویشی راں بصیرت یکتا ہے کہ کہ قتل
کر دیا اور مصائب اہل بیت علیہ السلام و انہما کے وہ حوادث ہاں کہ کہ قتل کا
او کے سے حوں اور بدوہات کا تقریر و کی سے حوں ہوتا ہے محرم احاسے قور
اس حادثہ میں مت امرا اور تقریر کیا ہے حیرے اس سال میں روایات صحیحہ کہتے
مستشرقین موجود تھیں کھالوق عمالہ حنود و والد سے معرا اور کہ کہ متعلقہ سے

خاتمہ

اور سیر کر دیا الکت سیر و تاریخ کی بابت ہر کہ جو شخص کہ ماستر اور ترکیب و تنظیم
تھا وہ تہذیبوں کو ہوا یا ایک قتل سے زانی و روح ہوا قطع نظر معد ہونے عدا اور
کمال احوال کے کہ سختی اور سرد اور اس کا تھا اس ار یا انداز میں بھی عدا میں
سب اس حال شیعہ کو مثلاً ہوا چاہیہ رہی سے مستقل ہے کہ جو شخص معرکہ کر
میں ترکیب قتل حضرت امام مظلوم کے تھا دیکھے عدا کہ اور کھینچ کر اس
ویا سے گیا سے قتل ہو اور سے انیا اور دس یاہ اور بعد کی حنود سے
راں میں کھلا و دولت ہاں ہاں اور سے نشانی میں سر اور سے اور موت میں
مثلاً ہر کہ خارج کیا ہے انہم سے طریق سہاں داوی و کی سے کہا اور کھادوئی سے
حاضر سے دو مرد قاتلان حضرت امام حسین علیہ السلام سے لیکر ایک شخص میں ہوا
حہ مسائل اور کھالوق تک کہ اور کھنکھ میں لپٹا تھا اور قتل وایت میں ہر کہ گودیں

مانند پس کہ لپٹا تھا اور دوسرا پس تشنگی اور سپر غالب ہوئی یہاں تک کہ ایک کچال
بھرت ہوئی مانی کے منہ سے لگایا اور تمام پانی اور شکابی گیا مگر پانی دسکی نہ گئی اور
مروی ہے کہ ایک جماعت بائیکد بیکد گفتگو کرتے تھے کہ کیکو قاتلان حضرت
امام حسین علیہ السلام سے نہیں دیکھا کہ بدون مبتلا ہوئے مصیبت و بلا دیا
مرا ہو کر ناگاہ ایک چیر مرد اس جماعت بولا کہ میں قتل حسین میں شریک تھا اور کتبت
کوئی مصیبت پیرامون میرے نہیں آئی اس گفتگو میں تھا کہ واسطے درست کھنڈ فیلہ
چلنے کے اپنی جاسے اور طاقت الہی سے شعلہ چراغ نے اوسکو بکڑا اور سوز شربت
اوسکے بدن میں پڑی کہ گرد اس جماعت کے لپٹا تھا اور کتھا تھا کہ جلا جلا یہاں تک
نوبت پہنچی کہ اوسنے اپنی تین دریا میں ڈالا اور چونکہ یہ آگ افروختہ تھرا لہی کی تھی پانی
دریا کا اوس نہیں کھتی میں مانند رخن کی ہوا آخر کار اوس شعلہ نے اوسکو ایسا جلا یا
کہ بدن اوس شعلہ کا حطب جہنم کا ہوا اور سدھی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے میری
ضیافت کی اور اوس دعوت میں اور لوگ بھی شریک تھے کہ اتفاقاً کلام میں تذکرہ معرکہ
کہ ملاکا ہوا حضار مجلس کو کہا کہ جو شخص شریک قتل حضرت امام حسین علیہ السلام کو تھا
عقوبت دنیا میں مبتلا ہو کر امیران مذکر رئیس مجلس کا خطاب کیا باکہا کہ میں حاضر ہوں کہ
کر ملاکا تھا کوئی مصیبت ابھی تک مجھ کو نہیں پہنچی منور یہ بات اوس نعین سے تمام نہیں
تھی کہ ایک شعلہ چراغ سے خود بخود جدا ہو کر اوسکے بدن پر پڑا اور اوسکو تمام جلا دیا
کتھا ہے کہ میں بچم خود اوسکو دیکھا کہ بدن اوسکا مانند کوٹھے کے ہوا تھا اور چہ ایک شریک
ابن یادیو نہاد ہے کہ سر مبارک حضرت امام علیہ السلام کو فراق بیت باندہ ہوا تھا
حسن اوسکا مشہور تھا بعد اوسکے منہ اوسکا تیرہ دہار ایک زیادہ قیر سے ہوا کو کران

اوس کا پوچھا کہ تو جس حال میں شوخ تھا کیا ہوا کہ سہ تر سیاہ ہو گیا اوسے کیا خبر
 کہ میں اور سرسار کہ حسرت امام حسین علیہ السلام کا فراق میں رہا ہوں وہ مرد ہر روز
 اپنے من میں بار بار میری یاد کرتا تھا کہ میں نے تو کو کجا اور کیا تو میرا کرتہ میں تھا
 محبت سے میلہ سیاہ اور حالت نیرہ ہوتا ہے میں نے اس اوس سرد میں مبتلا
 آخر گور رہی اوی جسم کا ہوا اور واقعہ ہی سے متول ہے کہ ایک مرد و جاسریہ متسل حسب
 حاتم آل غامد علیہ السلام سے اما گیا تھا تو گوش اوس سے اما اما کیا پوچھا اوسے
 کہا کہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آستین آستین کی
 چٹری ہوئی تھیں اور دست سار کہ میں تلوار تھی اور اگر آپ فرماں کریم کا بھی تھا ہاں
 حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھ کر کہے اور کمر و کمر میں بیڑاں دانا تھا جگہ نظر کیا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری جاکو آستین تھیں کی اور ایک سبیل جو کہ آلودہ کر کے
 میری آنکھ میں بھیر دی اوسوقت سے میں زامیا ہوا ہوں تھے بن کر سام میں ایک شخص
 قافلہ میں حسرت امام سیدوں علیہ السلام سے تھا کہ مسہ اور سکا سبیل حسرت کر کے بڑا درد ہنگام
 تو گونگا ہو رہا تھا کہ جس شخص نے کہ میری حسرت علی معر کے گھوڑا تھا ایک مرض میں مبتلا
 ہوا کہ ایک طرف پیسے رو اور سکا متل آتن کر ہوا اور ایک جاسریہ سے سبیل میں رہے
 ہر جگہ کہ اگر اس شخص کے ہوا تہہ کرتے تھے اور میں بیت تنور گرم کرتے تھے کچھ تیرہ کر اٹھا
 اور اوس ہی حج پر وادیا کرتا تھا اور سقاہ رستگی اوس میں نہیں پر سال ہوئی کہ گھروں
 یا بی متا تھا اور واد بطن کی اوسے عید بھی آخر کار سکم اوس سستی کا حق ہوا اور وہیں
 اوس ہی عقوبت میں جسم داخل جا یہ تہہ حال تھا مرد ماں عوام کا کہ حاضر معر کہ کرنا کہ تہہ
 اور احوال حواس کا سبیل پر پییدہ و اس نا وایہ مساد و اس سعد تھی و تہہ سیکر ارساں

اور سب کی مجلساً قابلِ ستی کے ہو جس جیکہ زید بید قتل حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے واقع ہوا تھا تو اس سر آمد اشقیاء کو قطع نظر امرض جیسا کہ وہ شقی مبتلا تھا ساتھ ساتھ ان کے
 کہ بجز بھڑکے ہوئے ہیں مبتلا کیا کہ موت عذاب الہی کی بڑا شبابہ کلفت کو ماضیہ حال اور نال کے
 ظاہر ہو اور انجملہ خراب کرنا نہ منہ منہ کا لینے اس شقی ازلی نے لشکر گران ہوا ایک لکھن
 بڑے کے طرف مدینہ طیبہ کو روانہ کیا کہ مین و نزاک عوام خواص سکنتہ بلدہ طیبہ کے قتل و غارت
 لشکر یون بکیران پریشان ہو چنانچہ سات شہر صحابی شہید ہوئے اور صد ہا عورتیں وضع و
 شرفی کی زنا سو حاملہ ہوئیں اور گھرام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تاراج کیا اور
 قین و زناک مسجد نبوی میں گھوڑوں کے لیدہ اور پیشاب کیا اور اس مسجد شریف میں کہ موم
 جنہ و ملائکہ کی تہی مین و زناک سنگ و گر گرے بوجھ کیا اور افان نماز نہ ہوئی اور حال صبح کہ
 قلم تحریر اور سب سے کہتا ہے اور لشکر یون وقوع میں آیا کہ تفصیل اسکی جذب اقلوب وغیرہ
 مشر و حامو چوہا اور تخیل اور شوکت حرمت کعبہ عظیمہ کی کہ سبک منجیق بنامیون سے حسن جرم متهم
 کعبہ کا پڑ ہوا اور ستون مسجد حرام کا شکست ہوا اور لباس خایہ کعبہ کو جلا دیا اور پردہ کہ در
 کعبہ پر تھا اور سب کو ہتھکڑیاں لگایاں تک کہ چند روز خانہ کعبہ پر لباس کے عریان رہا اور بخلہ
 اور سب کو حلال اور مباح کرنا منہیات شرعیہ کا مثل نما و لواط و شرب خمر اور بیاہ بھائی بھین کا
 کہ دلیل صریح اور پردہ لگی کفر اور کافر کے ہوا اور تفصیل ان سوای و حوادث نامشروعہ
 کی کتب سیر و تواریخ میں تبصریح مسطور ہے اقصہ وہ شہر بخت بعد مین برس سات
 مینے کے پندرہ مین بیع الاول کے مقام حمص میں کہ ایک شہر ہے بلاد شام کے
 واصل جنم ہوا اور سال عمر اس عین کی اونٹالیس برس کو بچو بچی تھی کہ وہ بد بخت
 طوق لعنت اور سلاسل کبک کے دنیا سے گیا اور حسن اتفاق سے یہ سب

کہ جس اور ہنگ حرم کے کی حور و قدسی شامیوں کے ظہور میں آئی وہی روزہ بختی
 حطب جسم کا ہوا پس حکم و فحویٰ مقیم سکر کا ہوا معاویہ میں یرید کہ یرید یس سے ایسی
 حیات میں اوسکو ولی عہد اور حلیفہ کیا تھا تحت سلطنت ریشیا میں حکم معاویہ میں
 یرید بادشاہ ہوا بعد حیدرور کر مسریر شیر احمد حمہ عدا اور ملت سرور امیاء کہا کہ جلالت
 مصبوط عدا اور حق حلفاء ماسفا کی ہے داوا یر معاویہ میں الی سیایاں لڑا رہا حکم
 اور حکم اور فوجہ سٹی مرتضیٰ سے کو حق و ایلین واسطے جلالت کرتے راع
 وصال کیا بعد اوس کے اب میر کہ کسی حد کو اہلیت اور استحقاق رکھتا تھا حکم
 بیٹھا اور واسطے استحکام کر لے ایسا حکومت کے حضرت امام حسین سطر رسول خدا صلی
 علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا آخر کو حواں مرا کمال و مال دارین کا واسطے حکومت حید
 دورہ کہ مہر اسے گیا بعد اوس کے اس کلمات کے راز راز رہا اور کہا کہ میں حامی ہوں
 کہ بخارہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے مدد تھا کہ میر اب سے وقوع میں آیا
 اور بارگشت اوسکی طرف جسم کر ہے کہ اولاد رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم کو
 قتل اور شراب کو مباح کیا اور تحویب دینے منورہ اور تنہک حارہ کعبہ کو در کچی میں
 اس جلالت میں جلالت نہیں پایا اولاد ابو سیایاں میں سے کسی سے کہ
 تم راضی ہو اوسکو امیر کرو میں نے ایسی عقد بہت کو گروں مسلمانوں کو کال لیا
 بعد اس کے مسرے پھر آیا اور حارہ علت میں بیٹھا اور آمد رت حلالی کی آپ اور
 کی بعد حید حوار رحمت حق میں گیا اور حال خسران آلی اس ایستقاوت مذاکر
 یہ ہے کہ وہ مدحت سنی حکم مختار بن عبد تقی میں مارا گیا اور اس سعادہ
 ستم کو بھی مختار سے بعد اسے تسلط کے کو در جسم و اجل کیا جس کہ تفصل میں

کی آدمی کی مرنی ہے کہ جبکہ مختار ثقفی کو فہ وغیرہ پر مسلط ہوا حکم دیا کہ جو شخص کم
شکران بن سعد کو قتل حضرت امام مظلوم علیہ السلام میں شریک رہا ہو گیا کیا
بجائے ان و چنانچہ کئی سے آدمیوں کا نشان ملا مختار نے ان میں کی گردن مار کے
دار پر کھینچا اور مختار نے اپنے غلام خاص کو حکم دیا کہ ابن سعد کو حاضر کر حفص بن
حانمہ تھا اوس سے پوچھا کہ باپ تیرا کہاں ہے، اوس نے کہا کہ خانہ نشین ہے مختار نے کہا اب ملک
میں کی چیز کر خانہ نشین ہو اور قتل حضرت امام حسین علیہ السلام کے کیون خانہ نشینی
نہ اختیار کی بعد اسکے حکم دیا کہ سروس ملو نکا کا ٹو بوجب حکم مختار کے سروس شقی کا
کاٹا گیا اور اس کے بیٹے کو بھی مارا اور شمر بیکر کو بھی قتل کیا اور سراسر ان کو مایا کون کا
نزدیک محمد بن حنفیہ کو مدنیہ منورہ میں بھیجا بعد اسکے مختار نے حکم دیا کہ جو شخص کہ شریک
ابن سعد کا سر کر بلا میں رہا ہو اس کو قتل کر دیکھا ہالی کو فہ نے جانا کہ مختار دربار
قصاص خون حضرت امام مظلومان علیہ السلام کی ہے قصہ بھاگنے کا کو فہ سے طرف
بصر کر گیا اور لشکر مختار کا عقب بن سب کے روانہ ہوا جس کیلئے کہ انہیں سے پائے تھے قتل
کر کے اس کو جلا ریت تھے اور گھراؤ کا غارت کرتے تھے پس جبکہ خولی بن زید کو
مید کر کے اس کے مختار کے لایا اوس نے حکم دیا کہ پہلی دونوں ہات اور پیراؤں ملو ان
کاٹے بعد اسکے اس کو دار پر کھینچا بعد اسکے اوس شقی کو آگ میں جلایا اسی پنج پر
لشکران مختار نے لشکران بن سعد جو جس شخص کو پایا انواع عذاب مارا اللعقہ جبکہ
مختار قتل ابن سعد و شمر و خولی بن زید و سوس فارغ ہوا قصد قتل ابن زید و بد نہاد کا کیا
چنانچہ ابراہیم بن مالک شمر کو مع فوج گران مقابلہ ابن زید کی روانہ کیا جس وقت کہ
ابراہیم فوج لیکر سرحد موصلی میں پہنچا ابن زید و بد نہاد نے کنارے دریا کے کپڑے کو

نیل سے واقع ہے لہذا جمع کی پس جانی سے صبح کو وقت کو پہچانہ محارہ کا کرم رہا
وقت مار سام کے ارہیم نے لکھ سام کو کہ ہزاروں مادایہ وند کے تھا سکتے تھے
س فوج اس مادہ سرلیب کھائے ورا کیا اور لکھ ارہیم کا متعاف اور کے ہوا اور
ارہیم نے حکم دیا اسی فوج کو کہ فوج مخالف کو جس کی کو یاد رہد و پھوڑ ویا پھوڑ ہر اس
اس مادہ میں کے بہت مانہ گز اور اس مادہ میں بھی جسم و اصل ہوا میں ہر اس
ملو کا کاٹ کر آگے ارہیم کے لاسے ارہیم نے سراسر مایا کی کا روک یہ محارہ کے پہچان
میں جس کے سراسر مادہ ہوا کا کوہ میں بیوی کا محارہ دار لانا کہ کو آہستہ کر کے ابالی
کوہ کو جمع کیا اور دار لانا میں جلو س کر کے حکم دیا کہ سراسر ریا کا حاکم کر لیں جس
سراسر ریا دیا یہ سا کا دار لانا میں آگے محارہ کے لگے محارہ اہل کوہ کو طرف
سودہ ہو کر آگے دیکھو اہل کوہ کو کہ قسام حوں حسرت امام حسن علیہ السلام نے اس کا
رہد و پھوڑ اور قضا الحیا میں قبول ہے کہ واقعہ محارہ میں ستر ستر آدمی سام کے قتل ہو کر
واقع اس واقعہ کا روز غارت و سسرستہ پھر میں بعد چھ برس کے بعد کہ کرامت اس
مواد آیت صحیح میں آگے کہ صورت کہ سراسر ریا دہ ہوا اور اس کے لکھو کیا آگے محارہ
حاکم کرنا آگے ایک سات رہاں سرور کی ہو کر سراج اک ان مادہ ہوا میں گیا اور پھوڑ
و اس پھر اعداد کے سہ کی طرف سے نکل آتا میں مار میں اتفاق ہوا تاکہ اس مادہ
و اس سعد و ترموی خوشی میں الحاح و قس میں استغ کدی و حولی میں رہد ہوا
نہ اس بھی وعدہ میں قس کم میں طعل میرید میں الگ اور غیر انکی اسیاں برید علیہ
عنوت میں متلا ہو کر قتل ہو کر اور وکی مدویر گھوڑی و ڈورائے کے لکھو اس ملک
جو جو ہو کر میں مستحق حقیقی سے موسیٰ و وعدہ کی کہ دکر و سکا اور یہ گزرا اسام حسرت

علیہ التیہ والنساکہ پات مختار تفتی سے پاگو کہ شقاوت ہار ملی انجام کار کو نہ نصیہ اعتقاد و
 جلوہ گر ہوئی یعنی وہ یہ انجام آخر کو مدعی نبوت کا ہوا چنانچہ تفصیل حال بد حال او کے
 کی کتب تواریخ میں مسطور ہے پس جبکہ کوفہ اور او کے اطراف میں تسلط تمام مختار کا ہوا
 اوسنے قتد حمارہ کا عبداللہ بن زبیر سے کیا پس جسوقت کہ عبداللہ بن زبیر اور برادرہ
 مختار کے واقف ہوئے مصعب بن زبیر نے اپنے بھائی کو واسطے مقابلہ مختار کے اندر کیا
 چنانچہ مصعب بن زبیر سے روانہ ہوئے درمیان میں فوج مصعب اور فوج مختار
 ہنگامہ قتال و جدال کا گرم رہا اس معرکہ میں مختار قتل ہوا پس جس ہنگام میں کہ
 مصعب بن زبیر کوفہ اور واسطی نواحی پر تسلط ہوئے عبدالملک نے ارادہ مقابلہ مصعب
 کیا چنانچہ ہنگامہ قتال و جدال کا جابنیں سے گرم ہوا اور عبدالملک مصعب پر فتحیاب
 ہوا مصعب ابراہیم بن مالک اشتر مقتول ہوا ابن عمر عیسیٰ سے منقول ہے کہ اس وقت
 عبدالملک سی کہا کہ میں پہلی سر حضرت امام حسین علیہ السلام کا دارالامارۃ میں
 رہا و ابن زیاد کے دیکھا بعد اس کے سر ابن زیاد کا آگے مختار کے بعد اس کے
 سر مختار کا آگے مصعب کے دیکھا بعد اس کے سر مصعب کا آگے تیس دیکھتا ہوں
 پس اس دارالامارۃ کی خدا پناہ وہی کہ یہ بد مکان ہے کہ بازگشت سر ہادی و عیسیٰ کا
 اسجا پر ہوتا ہے عبدالملک بچوئے اس حال کو دارالامارۃ سے اٹھا اور حکم کیا کہ بناؤں قنبرا کی
 جڑ سے منہدم کرو چنانچہ جیل و حکم کو دارالامارۃ منہدم کیا کیا حال جبکہ عبدالملک نے مصعب بن زبیر
 اور کوفہ اور واسطی نواحی پر تسلط ہوا چاہا کہ لشکر گران واسطے قتل عبداللہ بن زبیر کے مکہ معظمہ
 میں بھیجی اول ملکہ میں اس کار کو کسی نے قبول نہ کیا بلحاظ اسکے کہ قتال و جدال
 حرم خدا میں حرام ہے پس ایک روز حجاج نے آگے عبدالملک کو کہہ کیا کہ میں نے

تو اب میں دیکھا ہے کہ میں پہلے پیر کاٹس سے حد کیا ہے عبداللہ کے حاکم
 حجاج حریت مکہ معظمہ کے واسطے مقابلہ اس پیر کاٹس سے ہیں عبداللہ کے لوج
 گراں پیام حجاج کے کر کے طرف مکہ معظمہ کے روانہ کی میں حجاج کہ اسل اور سنی شافعی
 حلی حکمہ اس حار جو بجا اور نہ کر جمع کر کے متوہمیت مکہ معظمہ کے ہو اور بان پر
 حاکم رائے تالی و عدال کاظم کیا اور کر گستاخی کی مائدہ کرد اس محالیت کی یہ مکہ معظمہ کا
 بات اعتقاد سے جھوٹا دیا ہوا ہے کہ تاجی حرم سرب حون مفتوحوں سے رگس مو اور
 بعد اس کے اس مرتبہ موسے یہ مرحلہ بھی طے ہوا کہ اس کے حکومت مروامیو کی سام
 و عراق اور حجاز اور مالک میں ہزار بیٹے تک ستقر موئی جیائے تفسیر سیر و دارالریاء
 میں بیچ یاں میں ایذا القدر حرم اس منہر کے حصر نام حس مسکری علیہ السلام
 روئے ہے کہ دروازاں ستر سے ہزار ماہ مدت سعادت سی افسہ کی ہے وہ اس کے علم ہوا
 والیہ المربع والیہ المکمل علی احسانہ والصلوة علی منہ والہ تمام ہوا یہ سب لکھ
 بیچ میں محرم الحرام ۱۲۹۶ھ لکھوار و سوچیا ستم جو میں

خاتمہ الطبع

یہ درجہ کا عالم کا شکر ہے کہ امدون یہ رسالہ ہدایتہ الکونین الی شادہ السعین
 مولفہ علامہ ماں لہامہ و وراں عالم خدیوہ فاضل عبدیم لطیف مرجع لعلما
 سید الفصل الاول الجبر محمد متعین الدین استدی الکریمی خلدی

مطبع مای منشئی نول کشور مین مقام لکھنؤ

ماہ اپریل ۱۳۵۵ھ مطابق ماہ ربیع الاول

۱۲۹۶ھ ہجری طبع ہوا

وَنَزَّلْنَا مِنْ سَمَاءٍ مَبْرُورَةٍ

أَنزِلَ مِنْ سَمَاءٍ مَبْرُورَةٍ



سَمَاءٍ مَبْرُورَةٍ

سَمَاءٍ مَبْرُورَةٍ



الحمد لله الذي جعل السبيل إلى الجنة من السماء وأعطاهم بطريقه المأمون
ووجهه واحد وهو لا يحصى ولا يحد ولا يوصف ولا يمدح ولا يمدح ولا يمدح ولا يمدح
من الرضوان وهو الصلوة والسلام على خير من شهيد لدعوة الخلق إلى الحق
نصف الدنيا وهو الذي ليس كسائر شئ من الملائكة ولا من الجن والانس وهو
عليه الاعيان وعلى آله واصحابه الذين سئل الله وتكلموا المومنين
وانفسهم اسعاه وجه الرحمن فاولئك علمهم الصلوة من ربه ورحمة وعرفان
وهو هداية سبيل الامان والعرفان اما بعد مر كساك سلك طريق هدايت ربك
وقام فكر از حسن وعاتاك مملكت رحيمه ابد محمي مستتر نحو ابد كذا حراي
شهادت منات سطين عظيم حضرت حسين عليه التليمانات والحيات كالحسن
والحسين ستة اشياء اهل الحق طعمي وبران ساقب ساس ست وديان
اساي وديار نجا ساي من الدنيا كلى ارگستان فصائل اين هر دو منبع انساني
خاصه سايه كرملا وواقع شهادت حساب شهادت اعليه الوف من الجبهه والديار
كذلك حصول مصلودان تخير وهر كسي ارايل هر دو را كفايه آن كرم كرده بار مرست كه

که در کبابان دوش نبی پاشان محبوبیتی که نسبت بامحبوب خدا یعنی حضرت سید الانبیا
 علیه افضل الصلوات من الملک الاعلی و اشبختہ روحی اینهمه مصیبت پلورند
 و تجلی ایشان در خصوص شهادت کشیدند این راجع بایده گفت چه معاملات عاشقانه
 و دیگر است و محالات معشوقانه دیگر شهر گل اچو غم که بر سر سخت تجمل است
 هر جا نیست بر دل مجروح بکسل است پس سلفا خلافا از علما و فضلا سخنها
 درین باب گفته و در تحقیق در سلک بیان سفته اند لیکن غنی که ره بجای رساند
 و حرفیکه دل سامع بآن قانع شود بجز کلام بلاغت نظام قدوة الحاشین استوه النفسین
 زبدة الاصولیین و الفقہاء و التکلیمین مولانا استادنا حضرت شاه عجب العجب
 و بلوی تغیه الله بالرحمة و الفقران و اسکنه فی اعلیٰ فراویس الجنان که ذات الکی
 صفاتش بجايت شتمار در اقطار اصناف و دیار مستغنی از تعریف و بی نیاد
 از توصیف افتاده قریح صباخ نگرد که در رساله سرالشمس تین پرده از روی این از
 سر بسته کشوده و این ترکتوم را چنان و انموده اند که کتب متداوله علما از ان
 عاری و اسفار مطاولة فضلا از ان خالی است و رساله منوره با کمال بلاغتی که از
 هر چند برای ایضاح مرام و کشف مقصود کلام کافی و وافی است لیکن چون شاهد
 تفسیر و مجله عبارات عربی جاگزین و تالیفش بعنوان متین بهر قریب گشته منفعت
 عامه و افادته تائید داعی بر تفسیر و تفصیلش بر زبان فارسی آمد تا نفس عام و فایده
 آن تمام باشد انداخته زائده سیاه سلامت الله که بقوای این شعر
 فی اجملة نسبتی بتو کافی بود مرا بلبل همین که قافیه گل شود بس است
 روزی چند ملازم صحبت با افادت جناب استاد از البریه مانده گلهای تدفیق دریا
 تحقیق مانده خواست که بفرایه ترجمه رساله مسطور و باستحصال نسبتی که ذره را
 با آفتاب بست پرواز و در آفتاب این سعادت علم افتخار برافرازد چنانچه با وجود

صبح در دست ارکضت مشاعل و دایک مهلت با الصلوع من مسم در ساعت و در پیش
 از مقامات اصاده روایات به داحت و حاشیه مناسب بوده با تفصیل
 مروری مال کشود این ترجمه را موسوم به تحریر الشهادتین سودا آگاه
 فی التصدیق و مسوکل علی مفید فی الخیر و البیور و انما فی التورین و الهادی و علمه
 الثقل فی السکایه و التمهید قال الاستاد العلامة ما را شد و ما را شد و اما
 علمنا فیما به اعلمکم بحک الله تعالی ان الکماله الی اقدرت
 فی الاسباع علیهم السلام و انجمت فی سبباً صلی الله
 علیه و آله و سلم بیان رحمتنا در توفدا تعالی البسته کمالی که مشرق و
 مستشرق و در ذوات پیغمبر ان علیه السلام همه تحقیق مستمع و فراموش
 در ذوات پیغمبر با علیه الصلوة و التنا و تفصیل این احوال هست که از استاد مشرق
 لهذا اعطی الخلاقه کما اعطی ادم و داود و علیهما السلام
 و اعطی الملائکة کما اعطی سلیمان علیه السلام و اعطی الحسن
 کما اعطی یوسف علیه السلام و اعطی الخلقه کما اعطی
 ابراهیم علیه السلام و اعطی الکلام کما اعطی موسی
 علیه السلام و اعطی العبادة کما اعطی نوح علیه
 السلام و اعطی السكر کما اعطی نوح علیه السلام
 پس تحقیق داده شد خلافت و نیابت را چنانکه داده شده آدم و داود علیه السلام
 و داده شد ملک و سلطنت را چنانکه داده شد سلیمان علیه السلام و داده شد
 حسن و جمال را چنانکه داده شد یوسف علیه السلام و داده شد طاعت و اتحاد را
 چنانکه داده شد ابراهیم علیه السلام و داده شد کلام و خطاب را چنانکه داده شد
 موسی علیه السلام و داده شد عبادت و طاعت را چنانکه داده شد نوح علیه السلام

و داده شد شکر را چنانکه داده شد نوح علیه السلام مخفی و مستتر میاد که هر یکی را از
 انبیای کرام و معنی و لقبی خاص است که باعث امتیاز و موجب اختصاص او از
 دیگری افتاده چنانکه وصف خلافت که عبارت از نیابت حق در تبلیغ احکام است
 و ترویج امور و پیمانه سیاست است و تدبیر مملکت و انتظام عالم و اصلاح حال
 بنی آدم و دیگر امور متعلقه به صلاح معاش و سعاد و بزرگان خداست و وصف ملک
 و سلطنت که عبارت از ریاست عامه و جاکو است تا همه است و وصف حسن و جمال
 که عبارت است از تناسب اعضا و مباحث خود در شایستگی و ملاحت رنگ و لطافت
 بدن و خوبی چشم و بینی و دیگر کیفیات و شایسته و نامت محبوبان که نه در قیاس و تخمین
 مثل و انش گنجد و نه بپیران اندازه و هم و گمان بخند و وصف خلعت که عبارت
 از پیر جانی و دوست و روحانیست که تعبیرش بیکیان و ذوقالب که داند
 و این معنی شانی از شیونات خلعت انسانی است اما نسبت بحضرت حق جل و
 این مرتبه عظمی و عطیه کبری بجائی رسیده که قابل شرح و بیان نیست چنانکه گفته اند
 که این معنی بخت و کیفیت صرف است که تعبیر و عنوانش از لوث تعلق با قالب
 الفاظ پاک و صاف برآمده و وصف کلام که مبنی از تشریف هم کلامی با عالم است
 و وصف عبادت که بظاهر شعر از اظهار و تضرع و عجز و خضوع و خشوع عبد و عظمت
 و جبروت معبود است و حقیقت است هلاک هستی عبد و رستی حق است که نقش
 ماسوای معبود در نظر عابد نماید بلکه پیش ظهور نور معبود عابد هم در میان نباشد
 و وصف شکر که مراد از قضای حق است بدون صرف اعضا و جوارح و قلب و
 روح در امریکه مخلوق برای آن شده حاصل نشود بلکه اگر تعبیرش بقضای شاکر
 در بقای نعم نمایند اولی و انساب باشد با کماله و وصف خلافت که موصوف با آن
 و هم و او بود و چند آنکه ملقب به خلیفه اندگشتند و ملک و سلطنت که از او و

عالم حضرت سلیمان است و حال که صرب المل با آن یوسف شده اند و طلب
و اتحاد و که بیشتر با نصاب آن ابراهیم غلیل اندگشته و کلام که لقب کلیم اندگشته
ارم و موسیث موتی آنست و تفاوت و طاعت که یوسن با نصاب آن شهوات
و شکر که آرا نام و توج کرده اند مجموعه این نصاب و کلام است این کمالات ذات
معدن حساب آن سپهر کائنات علیه الصاوات و التسلیات است خورشید گشت
آنکه گشت شمع حسن یوسف ویم عیسی پیر صبا داری به اینچه خوانا بهمد دارند تو
سها داری به نکه اگر دیده بصیرت را شود و نظر لغور و اسماں رود و حضرت
حتم المرسلین علیه الصاوة والسلام شریک عالم در جمله اوصاف کمال برآورده
علم و فضل سبق ربانی درین میدان برآورشته قدم عجا رب توام را از سائر اربا
و از آنکه گذاشته اند بی آدم و داود اگر بقلب به طیفه اندیسا عقده لوحیت
تجرب سوال اندیچگاه بنام مامی لواحتند و حضرتی اگر تحت لغتیس مدرکاه سلیمان
حاضر نمودن قبل و علا خطاب ستر و اربا در مقدسه حضرت رب که و جنبانگ
و رموز و زماں بهر مشاهده حال یوسف اگر دست محالی روح بریند و ایل بهر
در آینه کمال مطلق صورت سن زانی گفتد تائی الحق و دیده آرا ایمم اگر بایمان
حلت یوشید و محله قنای محمودیت در بر کشید موتی اگر کلام حق بر طوطا رارده
شاید جبر الشرح را بر عرضش آرا بر و یک به دیده سر وید بیشتر لعباوت اگر
یوشش بر نمی ست قادی قرعت فالتست منشور و صطفی است تفریح شکر اگر
منشور است احمد در میر و شکر بهر دو مشكور المحض بهر حال و کمالی که سائر اربا و اربا
همان و متلران بهتر و اربا را و مد چنانچه صفات مذکوره که فرادوی و فرادی در
و اوت حضرت اربا رنگ طوطا گرفته اختراع دارد و اوج آنها در یک ذات
پاک آن سرور عالم محرفی آدم صلی الله علیه و آله و سلم حلوه دیگر و کمالی آخر بهر

لیکن چون اشترک دیگران عائق از تفرد و استیادگی و اختصاص جمعی است
آن حضرت خاتم نبوت و رسالت صلی الله علیه و آله و سلم را مخصوص و ممتاز بدگر
اوصاف و کمالات ساختند تا شاید با فضیلت بی پرده بر همه طوطو و بلبله گزین
و نفس اشریت بی شائبه غما و اختصار بگین شود و نشینند لهذا اضافه می شود و قد
زینت له کمالات آخر من أنواع الولايات والمحجوبية المطلقة
والاصطفاء المطلق والرؤية والقرب الآتم والشفاعة العظمی
والجهاد مع أعداء الله الى غیر ذلک من الکمال کالعلم الوسیع
والعرفان الآتم والقضاء والفناء والاجتهاد والاختصاص القلعة
و غیرها و تحقیق زیاده کرده شد برای آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
کمالات دیگر از اقسام و ولایات و تصرفات و محجوبیت مطلقه و برگزیدگی مطلق
و در مباح و قرب تام و شفاعت عظمی و جهاد و محاربة با دشمنان خدا و غیر این
کمالات کمالات دیگر هم اضافه شد همچو علم وسیع و عرفان اتم و قضاء و فتوی
و اجتهاد و احتساب و قرارة قرآن و غیر آن باید دانست که ولایت عبارت
است از تصرف و ثقلین و قرب و منزلت نزد رب المشرقی رب المومنین
و این تصرف عام و قرب تمام متنوع با انواع کثیره و منقسم باقسام عدیده است
که بیان تفصیلی آن بر سر ذمه دارین و محیطه کونین هم ثبت نمی تواند شد و آنست
که الولاية افضل من النبوة گفته اند یعنی جبت ولایت نبی که عبارت از معالقه
رازدنیا ز با خدا و قرب تمام با مولی است افضل از جبت نبوت است که مراد از
مشفولی با خلق برای تبلیغ احکام الهی است و محجوبیت مطلقه بغیر از آن است
که جمله اقوال و افعال و احوال و ظاهرها و باطن محبوب و مرغوب حق باشد
و تمامی امور متعلقه بادرین و دنیا بلکه خودش سراسر مقصود و مطلوب حضرت مطلق گردد

واصلی مطلقاً لظاهر تفسیر محسوسیت مطلقه است در واقع متناهی و در بیان
 آنست که چه محسوسیت ملازم قبول مطلق است پس مطلق است محسوسیت
 باشد و لهذا تقدیم محسوسیت را مطلقاً احتیاجاً و افاده تأخر نیست و معنی میانه دعوی
 و دلیل موافق ترتیب طبعی ظهور آید و ملاحظه تقدیم و تأخر میانهها، چگونه از
 دست نرود و در و بهشت که عبارت از در و در حق است تحقیق همین است که در
 معراج مدینه فخر است اوده و قرب اتم که کریمه فی القدر لی فکان قات قوتی
 او آوای تفسیر آنست به چند صفت متعارف زیاده را اتصال و قیاسه کمال که
 نامهم پیوسته باشد اما در تعلق و کس سعادت که هر یکی بهم آموش دیگری
 گرد و در اوده شد لیکن قرب و انسانی که مقادیر آن آید وانی بهایه سبحان که
 انحراف لایق لیا مری السجده الحرام الی السجده الاقصی باشد است بذات
 مبعی که متعالی از جسم و مکان و لوازم آنست مقامی است که میانه
 معلوم شعور تا اجتهاد در رسید و تا به این مرتبه را بهر طلاقت و ذلالت
 در آغوش نماند کشیده انگیزه مثل روح الامین بقرب و منقرضی که در آمون
 این شعر شعر اگر یکسری بر بریرم به فروغ قحلی بسوزد و یرم به رمان کشاید
 طائر انعام و او بام ناسوتیا بل ملکوتیا را چه یار که آنجا بر و از کشاید
 و شفاعت حلی که مقادیر آن بجات از تجلی و خالی که جمله ابیای کرام درین
 صد و پارس است طلال حمایت ناظم موت مفری مدیده اند و خاتمه آن است خلاص
 سائر مصالحت مومنین از باز جسم است که رضای شمع المدین منطوق و کسوف
 بکلیات یک رنگ مفرضی بدو آن نگفته اند خود ظاهر است و در همگان با هر دو
 جهاد و دشمنان خدا اختصاصی است که احدی از انبیا غیر آنحضرت علیه الصلو
 و السلام نفس لعین خود بان نامور شد و این کمالی است که شمع از منهاجی است

که کلام مخبر نظام آن الی اللهی لا کذب انا ابن عبد المطلب بخدا آفریده بران گواه است
 و علم وسیع که فخری ملکست علم الاولین و الاخرین کلی ازین گلستان بست و در
 قافیه ای الی عبده یا کوحی شمیمی ازین بوستان خارج از نطاق ناطقه انسان و حال
 عرفان اتم از تقدیر قرب اتم ظاهر چه هر قدر که مقاربت بیشتر معرفت زیاده تزد
 چون قرب اتم بجای رسیده که گفته اند بیده عقل باورین نتوان دید پس عرفان
 اتم بهم نرسیده فائز که بهوش و حواس از ادب اک آن عاجز و منصب قضا که عبارت
 از رفع قضا با قطع تنازع میان بندگان خداست از ملاحظه خلق کریم و طهف
 عیمیم آن صلیح کل و بادوی سبل پیدا و پدید که متخاصمین هنگام فیصله در حق و
 باطل بجز صورت رضا و بر آست و لهما نمیدینند و غیر از آنما و صدقنا شاه مقال
 را در آغوش بیان نمی کشیدند و قانون فتوی از نظاره نشواید کتب احادیث
 و سیر نصارت بخش ابصار ناظر النسب و دستور العمل برای قاضیان و مفتیان
 و آجتهداد هدایت بنمایا که وحی باطنی عبارت از ان است بعد از اظهار وحی بصورت
 قوت حادثه عمل بدار بیضانیای مبتنی بران و قاعده کلیه برای جزئیات اجتهاد
 جمله مجتهدان و احتساب که معامله محاسب بندگان بندگان و جزا و سزا مبتنی بر است
 ابواب چه دو و قصاص و خطایات و تغیرات منادی بآن و کمال قرارت
 که استملک صورت تجوید و وجود اختلاف کلمات و حروف قرآن است به تفکیک
 قرآن چه غیر آن استغنی از بیان الاثیر این کمالات کمالاتی دیگر که در زان
 آن مجید کمال است تقبیه کرده اند پس بجماله آنچه متعلق جسم شریف است این است
 که از پس پشت پرده پیشین برود و در شیب تار یکمانند روز روشن چشمت پیرند
 این تسویه و لیلی سیت روشن برینکه بدن لطیف و خضر لطیف گویند و یار و یار
 بوده که کار فرمای قضا از شیر و رواج مقدسه ترکیب داده ابواب انوار

پسر بد آن کشاورز قوت نصارت بحالی رسیده که هر گام سای سجد و سجده مسوره کعبه
 معلیه را چشم سر دیده سمت قبله راست فرمودند و یار و دستیاره عقد تریالی شای
 مختلف مدینه طاهره سماری نمودند درین مقام نشاء کردی است که نگاه معراج
 در حقیقت دورین حق پی نوده که هر گجا که میر رسید کار خود میکرد و کمال سماعت
 بعدی نوده که روی در مجمع صحابه علوه و را نوده که ناگاه نظر آسمان نگاه فرمود
 از ساد کرد که ای مردم صدای افشاح مالی اند الواس آسمانی که پیشتر این صحت
 گشته بگوئید من رسید واران باب اعتقاد هر امانک برای متابعت سوره
 العام حجت سرول از آسمان نسوی زمین کشید ازین حدیث موت سوائی
 بیانی هر دو بافتی سب که هر سکه مال حضرت علیه الصلوه و العینه عنایت شد
 اصیب دگری نگشت و کمالانی که فخر و ملعاب و من نوده خود مشهور است بکلیه
 شفای در چشم حیدر و صدر نور و جبر از قلمیه نیراف شریف دست داده و ریح
 نشکی امام تائی ارانده تا عترت از برکت بسید ^{السلطان} لسان احزان بیان اتفاق
 افشاده که تمام روز از سیرانی روی آب ندیدند و در و در جاسور و در و در کمره اطفال
 الهیت عظام همین معجزه را در سلک تخریب علی الدوام کشیدند و حلاوت آب پس
 که شای سبب شکسته آب حسرت را در گلوئی فند مکر گره بسته چنان نوده که یک قطره
 از آن آب شور چاه آنس من مالک را شیرین و خوشگوار فرمود و آن حسن بهمال
 و پراقت و لغمان نور کمال چگونگی که غالب بر صیامی ماه تمام افتاده چیا به
 روایت مرادس عارب بران گواه است که در شب ماه آن حضرت علیه الصلوه
 و السلام را خله سرج پوشیده دیدیم نظری نظری طرف آن حضرت و نظری بحباب
 ماه میکردم سدا که لغمان ^{السلطان} نور آن حضرت غالب بر روشنی ماه بوده ازینجا است که
 شمع نورین جمال و خوبی بر طور اگر حرامی و ارلی بگوید آن کس که گفت این جزا

بالبطانت و لطافت کف و عطر نیری و عطر نشانی شمیم بدن از همیشه بانس
 ن مالک عالی از باب بخت و اصحاب بصیرت است که در آنست و بیاجته
 ما غیر الالین من کف رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و لاشتمت من کما
 ما غیر الطیب من رایحه البنی صلی الله علیه و آله و سلم یعنی نرمی کف آنحضرت
 ایة الصلوة و السلام زیاده تر از دیباچه و سریر بوده و شمیم خلدیم بدن مبارک
 ب تفضیل بر روی مشک و عنبر کشوده و از اینجا است که از هر کویچه و کو که میگذشتند
 لذت تمام معنیه و عطر میگشت حتی که بهین علامت و نشان پس ماندگان را
 حضرت صلی الله علیه و آله و سلم میرسیدند و علی هذا القیاس و دیگر کمالات بدنی که
 بانس بسطی در کلام خواهد آمد در و رایی این ششم کمالات پس کمال شوق تو خود
 لهر من الشمس است که از غروب تا نهند شتار یافته چند آنکه راجه سرانایپ کار بند
 صدیق این سانحه غریبه از بهمنان شاستردان شده مشرف با سلام گردید
 راجه بهوج حاکم دکن وقت شب خودش این معجزه را چشمه دید و کمال سیر
 مراجی و سواری بپیش و گذشتن از سدره المنتهی و رسیدن تا قباب و کوشن
 و آذنی بنطوق سوره اشرفی عیان است و عیان راجه بیان و کمال اول
 آوردن سمار قبر هر روز محشر و حصول افاقه از بهیوشی از همه پیشتر و سوار
 ابق و بودن هفتاد و نه رمل آنکه در حلقه و بجانب راست عرش بر کرسی نشستن
 بقام محمود و مشرف گشتن و لو اسی احمد و دوست دادن و حضرت آدم را با
 بیت در نطل آن لوا گذاشتن و اولین گذرا ز پل صراط فرمودن و سالی
 به در پشت کشودن و بر تبه و سیکه که فوق آن هیچکس مرتبه مشهور نیست
 و از یافتن و در مقام شفاعت مخلی بالطبیع شتافتن همه مخصوص بمرور دنیا
 ایة الصلوة و الثناست مجمل استیفای کمالاتی که از دایره تخمین تجویز بیرون است

اعلمت در زمانه ارازی

و اگر در این
 سوار شده
 بودند

واحصای مصفا که اردو به بحر مروی و لغز بر او من است کار قلم زبان در زبان
قلم نیست پس همان بهتر که قلم اختصار درین فصای بلید کلام بر او من است
و بدان مان از مسمون مصرع مشهور رطب اللسان ناید ساختن هیچ
بعد از آنکه قلمی قصه مختصر متوجه شود که انصاف ذات سرور کائنات
صلی الله علیه و آله و سلم که کلمات مسلمین کمال شهادت است که نحوای صریح
صدق اتروید و آتی القتل فی سبیل الله ثم انجی ثم انجی ثم انجی ثم انجی
ما بین قد برهان از روی حصول انصراف آن پیدا شد بجز فی الله ای ما برادر
استند که باین سخن است که قلم رعایت رقم میرود و لکن فی الله کمال
لهم فیصل له سقیه و هی الشهادة لیکن بانی مادیان حضرت را کمال
که حاصل گشت احسان اعداء خود و آن شهادت است و چون عدم حصول
چنین کمال محسوب و مرغوب به نفس نفس بی چیری نباشد خوب و کسب این بار
میرود و التشری عدم حصول لقا له سقیه صلی الله علیه و سلم
آنکه لقا است شهد فی الحکوب اذی ذلک عالی کسیر فبؤکة که شهادت
و احلال الدین و متر و عدم حصول شهادت به نفس نفس انحصار است
علیه آله و سلم ایست که اگر شهادت می یابست بر سر که چنان میسر نیاید
آن شهادت بود است کسر شوکت اسلام و اختلال دین منین منیا فی که
غروه اعدا و قتل شیطان به قتال قتال پس مراقبه و تقوّه او بهتر که بپا اتم
اکنون محمد اذ قیل جیا جیا ارجیس و من که در لشکر اسلام یستاد و که با هم که
تفرق را مدت که در حدود مصر و فود و روداد و هرگاه حسین مضمون که بپا
مقر و آن در اندک فرصت موجب انقلاب عظیم گردد و نصیحه فتنه و نصرت
منکسر با نثر از و تهریت شود و روداد مطابق واقع را تعداد اعدا من که بپا

و این کلام را در کتابهای دیگر نیز دیده ام و این کلام را در کتابهای دیگر نیز دیده ام

که کارنا کار برسد و مال شهادت و حق و ستری غیر ازین نیست که ارشاد می شود
 و اگر ایستاده غیبی که در سیرت انکار و قلع لیتض خلقاته که نسبت به او باشد
 شهادت است اگر شهادت یکشت تا که این و پوشیده چنانکه واقع شد برای خلقات
 اما شهادت برای یافتن امر شهادت و ما جرای شهادت بعض خلقات که مراد از این
 حضرت خیر عثمان و علی رضی الله عنهما و اینست که سبیل اختصار اینست
 که حضرت با روق با عظم رضی الله عنهما در بدین طبعه توفی مسجد نبوی اشتغالی
 با امانت نماز فجر داشتند که ناگاه فیروز مجوسی که او را ابو لؤلؤ می گفتند و از
 مدتی در کسین بوده انتظار فرصت وقت میداشت در عین مشغولی نماز قابو
 یافته از کار دو دوسه صبر بر شکم آنحضرت زده اولین رخته و بر تاسک
 اسلام انداخته روی خود را بدو زده پنجم تیره و سیاه ساخت پس آنحضرت
 و همراهی کاری خورده و آنجا بصره و تحمل نشستند و عقده اختلاف امانت نماز
 برادر بهمان حیالت بگردن عبدالرحمن بن عوف بستند بعد از آنکه آنجناب را
 بخانه آوردند بنا بر روی وضو یا تعمیل شوی پرواخته روز سوم که یک شنبه غره
 محرم الحرام سنه سیصد و چهارم از هجرت نبوی بوده شربت شهادت خود را وف
 افرودن اعلی شایسته آقا فاضله شهادت حضرت ذوالنورین رضی الله عنهما پس آن
 ساجده در حقیقت به عذرت الحیث و واقع گردانند و توفی آن در وقوع حقیقت
 و بلا سبب که آنچه از پیش از آنجا بر سر وقت شهادت حضرت رخسار محفل بر آن
 امض بداعیه حقیر و ای کلمه گویان بوده تاریخ طبری است آن سنت خلاصه
 بعد نماز جمعه نیز از بهم و حجه چند کس از مشور خندان با او میان شمس از جامع مدینه
 در منزل شریف شایسته در صحن مشغولی شهادت و آن شربت شهادت با
 شمس در گوی نشسته آن مظلوم رخته دست خود را بدان و توفی او خسته

فصل
 بیان شهادت
 خلقات

در بیان
 سبب

حق و امانت
 با دشمن
 از یقین
 غنا

چنانچه شرحی چون آنحضرت تشریف فرما گردید بکتاب الله و هو الشیخ العظیم که در
 شهر ابدت نوبت تلاوت آن و چنان آیه آنوقت جاری بران نموده گردید که
 باوجود العراض بران و مژگورده بود چنان اترجون دران مصحف که مشهور مصحف
 امام است، موجود و در لطر حواص و عوام مشهور و این ساجده یعنی اتمام آن
 حضرت عثمان برآید کوره و رنگین شدن آن آبی است از آیات الهی که بصورت
 مصالح طرح ریان نیست و محصری از واقعه شهادت حضرت تیر غدا یعنی شهادت
 مرتضی علیه السمته و التمام اینست که از عادات تشریف آنحضرت بوده که در باران
 شب برای تادیب کار خوار حلاوت سر بسجود نموده تشریف آورده مردم خواننده
 بصدا می بکشدند میفرمودند تا پدیدار شده بسراجم و صو و طهارت بر دارند
 همین عادت از دیربسی در آمد که از عقب ستون اس ناظم ملعون یک سر شمشیر
 ربه آگین بر سر مبارک ایشان زد هر چند زخم کاری نبوده لیکن تاثیر زیاده کار
 نموده و این ماجرا در دهم رمضان سال هجری از هجرت که زمان القیاع قلم
 برت نموده اتفاق افتاده و در سوم سبت و یکم آسمان هم طلیس تمام طلسم
 دهم سحر طامی طرد برین گشت. **إِنَّا نُنْذِرُكُمُ الْيَوْمَ بِالْجَمَلِ حَتَّى تَصُولَ تَهَادُوا**
 بهیچ بعین آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم محضر در همین دو صورت نموده
 که در معرکه حاکم با کفار بطریق اعلان و اشتهاار خلعت شهادت می پوشیدند
 یا ناگهان و پوشیده صورت استشهاد و آیه احتفا میدیدند بر تقدیر اول
 شان و شوکت اسلام می شکست و انتظام دین و ملت در هم و بر هم میگشت
 و بر تقدیر ثانی از شهادت بود شهرت و استعمار میر رسید بلکه شهادت تمام
 تمام و کمال نمی پوشید چنانکه میفرماید **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِنَّهَا**
أَكْبَرُ الشَّهَادَةِ وَأَنْ يُقْتَلَ الزَّوْحَلُ فِي الْعُرَةِ وَكَذَلِكَ وَأَنْ يُقَتَّلَ

جَوَادُهُ وَيُلْقِي جَنَّتَهُ مَطْرُوحَةً وَيُقْتَل حَوْلَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ مِنْ آخِرَتِهِ أَصْحَابِهِ
 وَأَقَارِبِهِ وَأَنْ مِنْهُمْ مَنْ مَالَهُ وَأَنْ تُوَسِّرَ نِسَاءُ لَهُ وَأَيَّتَامُهُ كُلُّ ذَلِكَ
 فِي ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى بَلَكُمُ شَهَادَاتٌ بِاتِّمَامِ نَيْسَبِهِ زَبْرًا كَمَا تَامِي شَهَادَاتِ أَنْسَبِهِ كَشْتَهُ
 مَرْدِي فِي حَالَتِ غُرْبَتِ وَكُرْبَتِ دَلِيلِي كَرْدِهِ شُودِ اسْبِ مَرْكَبِ او وانداخته شود بدین
 او بزرگترین و کشته شود گرداگرد او جماعت کثیره از بزرگترین یاران و قریبان
 او وفات کرده شود مال او واسپه شوند زنان او و در بند روند یتیمان او و همه
 این صدقات محض برای خدا تعالی باشد و آنکس فی سبیل الله این جمله مصائب را
 بر خود گوارا سازد و چون حصول چنین شهادت که فائز بدرجه تمام و کمال باشد
 به نفس نفیس آنحضرت علی الهدیه الله و سلم بلا واسطه ممکن نبوده و اقتضای حکمت
 الله تعالی أَنْ تُلْقَى هَذَا الْكَمَالُ الْعَظِيمُ بِسَائِرِ كَمَالِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَانْقِصَانِ
 آتَامِ خِلَافَتِهِ الَّتِي تُنْفِي الْمَعْلُومِيَّةَ وَالْمَطْلُوبِيَّةَ بِرِجَالٍ مِنْ أَهْلِيَّتِهِ
 كَلَّ بِاقْتِرَابِ أَقَارِبِهِ وَاعْتِرَافِ أَوْلَادِهِ وَمَنْ يَكُونُ فِي حَكْمِ آبَائِهِ
 حَتَّى تُلْقَى حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيَنْدَرِجَ كَمَالُهُمْ فِي كَمَالِهِ پس تقاضا کرده
 حکمت و کارسازی خدا تعالی که لاحق شود و منضم گردد این کمال بزرگ که به یاران
 محبوب و مرغوب بوده بسائر کمالات او بعد وفات او و عقب القضا ایام خلافت
 نبوت او که بنافی معلومیت و مظلومیت است بواسطت مردان از اهل بیت
 او بلکه بواسطه نزدیکی ترین اقربای او و عزیزترین اولاد او و شخصی که باشد
 در حکم سببان او تا حال ایشان ملحق و منضم بحال او شود و کمال ایشان در ضمن
 کمال او مندرج گردد و تَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ انْقِصَانِ آتَامِ
 الْخِلَافَةِ إِلَى هَذَا الْاَلْفِ حَاقٍ پس متوجه شد عنایت خدا تعالی و اراده
 او بعد گذشتن ایام خلافت بطرف این الحاق تا این کمال هم ملحق و منضم بسائر

بِالْقِسْمِ الْأَوَّلِ پس مختص گشت فرزند اکبر با قسم اول یعنی شهادت
 ستریه حال شروع در نوازم و آثار میرود و لما كان آخرها مسطوراً السُّر
 يُظْهِرُ لَهَا ذِكْرًا فِي الْوَحْيِ وَأَتَمَّ أَمْرَهَا عِنْدَ الْوُقُوعِ أَيْضًا حَتَّى
 وَقَعَتْ عَلَى يَدَيِ زَوْجَتِهِ وَالزَّوْجِيَّةُ مِنْ عِلَاقِ الْحَبَّةِ دُونَ
 الْعِمَادَةِ وَكُلُّ ذَلِكَ لَا يَكُونُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْإِحْفَاءِ وَلِذَلِكَ
 لَمْ يُخْبِرْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالشَّيْءُ لَا يَغَيِّرُهُمَا وَهَرَاكَهُ بَدْوِ حَالِ شَهَادَتِ سَتْرِيهِ بِوَشْيِهِ
 وَبِهَانِ از نظر مردمان ظاهر نگشت ذکر آن در وحی و شتبه با زحالش نزد
 وقوع نیز تا آنکه واقع شد بر دست زوجه او حال نیکه زوجیت از علاقه های
 محبت سست نه عداوت و اینهمه برای آن بود که این قسم شهادت نبی بر ستر اخفا
 است و لهذا خبر نداد و وقوع آن پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم و نه امیر المؤمنین
 علی علیه السلام و نه غیر ایشان یعنی هرگاه بمنای این قسم شهادت بر ستر اخفا
 بوده از کتمان این را زنا گنیزد افتاد لهذا وقوع آن از دست زوجه که از
 همچو چنین کار نباید برای اشتباه و استتار صورت هست و بیانش در وحی
 سماوی و هم در خبر خیر البشر و نیز در اثر جناب حیدر کشف در وار و نگشت تا این سر
 مکتوب قبل از وقوع و بر پرده احتجاب باشد بخلاف قسم ثانی که بمنای او بر شهرت
 و اعلان است چنانکه حالش بیان میشود و اختصَّ السَّبُّ بِالْأَصْغَرِ
 بِالْقِسْمِ الثَّانِي وَلَمَّا كَانَ مَبْنًى أَمْرُهُ عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْإِعْلَانِ أَتَوَلَّى
 أَوَّلًا فِي الْوَحْيِ عَلَى لِسَانِ جِبْرِئِيلَ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ
 بِعَيْنَيْنِ الْمَكَانِ وَتَسْمِيَتِهِ وَتَقْيَانِ الزَّوْجَانِ وَهُوَ رَأْسُ السَّيِّئَتَيْنِ
 ثُمَّ أَشْهَرَا أَمْرَهُ وَأَعْلَنَ ذِكْرَهُ عَلَى لِسَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

كَرَّمَ اللَّهُ وَخَفَّيْهُ إِلَى سَفَرِهِ إِلَى صِقَرٍ وَاحْتِسَاسَ بِلَا مَتِّ وَدِيَا صِقَرٍ فِيمَا
 دُونَ مَارِ شَهَادَتٍ وَهَرِگَاهُ نَوْدِه مَنَایِ امْرَأَتِ مَرْشَدَتِ وَاَعْلَانِ مَارِ لَ كَرْدِه شَا
 اَوَّلِ دُرُوحِیِ بَرِیَاں مَشْرِئِلِ جِیْرَآنِ اَرْمَاكَ اَعْدَا رَاں بِتَقِیْسِ مَرْكَانِ
 لَسْبِیَةِ آنِ كِه مَشْهُورِ كَرْمَلَا سَتِ بِتَقِیْسِ رِیَاں كِه شَرْعِ سَالِ شَمِستِ كَمَرِ
 اَزِ جِیْرَتِ نَوْدِه لَشَرِ اَشْتِهَارِ بِلَا مَتِّ امْرَأَتِ وَاَطَاہِرِ كَرْدِه شَدِ دَكْرَآنِ سَرِ رَاں
 جَمَاةِ اَسِیرِ الْمَوَسِّیْنَ عَلٰی كَرَمِ اَلْبَدْوِیَّةِ وَبِسَعْرِ اَوَّلِ طَرَفِ مَعْصِیْنِ كِه نَامِ مَوْشِیْتِ
 دُرُودِ وَاَعْرَاقِ سَتِ وِیَا بِلَاشِ بِيَا دِلِیْ جِیَوْنِ مَنَایِ قَسْمِ اِنِ كِه مَرْتَبَا
 كَمَالِ سَهَادَتِ سَتِ رَا اَشْتِهَارِ وَاَعْلَانِ دِه اَشْتِهَادِ تَرْتَبِ لَوَارِمِ دَا آتَا كَر تَقِیْسِ
 كَمَالِ مَلُورِ وَاَطَاہِرِ مَتَدِ صُرْدِ بَا دِلِیْدَا دَكْرِشِ قَلِ اَرُودِ قَوْعِ وَاَقْعِ دُرُوحِیِ سَمَا
 بِتَقِیْسِ مَرْكَانِ وِیَاں وَاَرِ دَكْشَتِ وِیَا بِلَاشِ اَرِ رِیَاں وَاِلَا بِلَتِ تَرْجَمَانِ
 حَصْرَتِ عَلٰی مَرْقُصِیِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِتَقِیْسِ اَزِ سَبُوحِ سَامِحِیِ مَوْسُورَتِ لَسْتِ اَمَا اَسُو كِه
 اَعْدَا دُرُوعِ وَاَقْعِ مَوْجِبِ اَشْتِهَارِ وَاَطَاہِرِ مَتَدِ لَیْسِ بِيَا سَتِ مَبْرُودُ نَقْمَا
 وَفَعَتْ وَاقِعَةُ الشَّهَادَةِ اَشْهَرُ أَفْرَاقِهَا بِإِقْلَابِ الْكُرْسِيِّ
 دَمَاوِ اِمْطَارِ الدِّمِ مِنَ السَّمَاءِ قَهْمُ الْمَوَاقِبِ بِالْمَاءِ اِنِّیْ وَفُجِ
 الْحَقِّ وَتَكَاثُفُهُمْ وَطَوَابِ الشَّيْخِ حَافِطَاتِ الْحَشِيَّةِ وَدُخُولِ
 الْحَيَاتِ فِي مَسَاحِرِ قَالِيَتِهِ اِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ اَسْنَابِ الشَّهْرِ
 بِسَرِیْرِ گَاهِ وَاَقْعِ شَدِ وَاَقْعِ شَهَادَتِ مَسْمُورِ شَدِ حَالِ اَنِ مَانَقَلَابِ جَاكِ مَحْمُولِ
 وَاَرِیْدِیْنَ حَوْلِ اَرَا سَمَآں وَاَلْعَدِیْنَ اَلْقَعَاں مَرْتَبِیَّ بَا وِلُوحِیِّ مَسْرِگَرِیِّ اَلْبِیَّارِ
 وَاَكْرَدِیْدِیْنَ دَرِ مَكَاں كَرِ دَا كَرِ دَرَا مِیْ مَحَاطَتِ عَدُوْ وَاَدَمِلِ مَارِ بَا دَرِ
 مِیْ قَاتِلَاں اَوِ وِیْرَآنِ اَزِ اَسَابِ وِعَلَامَاتِ شَهْرَتِ وَاَعْلَانِ تَا بِلَدِ وَاَلَسْتِ
 كِه اَعْدَا سَبُوحِ سَامِحِیِ بَیْوَشِ رَا وَاَقْعِ وَاَقْعِ حَالِ مَرَا مِیْ شَهَادَتِ حَصْرَتِ سِيَا لَشَهَادَةِ

تلمیسه بموت من التجهیه و التثنا بیشتر از آثار راضی و سعادتی بنظر آورده اما حسب
 استظهار و باعث اظهار این واقعه غریبه و ساحت عجیبه کرد و از آن جمله انقلاب
 خاک بنوعیست حتی که سنگی از احجار بیت المقدس باقی نماند که از زیر آن
 خون تازه در غایت سرخی نه برآمد و باریدن خون از آسمان بجای رسید و
 که تخم پادشاه و دیگر ظروف مردمان را پر از خون نمود اما اگر لیستین هوالت
 برائی و نوحه جن و بجای اینها پس بر عرف حال که از بدعات شنیعه مخترعه
 جهالت است و هیچ محملی از عقل و نقل نمی نشیند محمول نباید کرد بلکه مراد از تهنیت
 هوالت برائی اظهار خزن و ملال و گریستن بر حال شهیدان و بجا و وقت تهنیت
 سید ایشان است چه حقیقت مرثیه مجر و ذکر اموات بطریق تاسف و تهنیت
 است و بس نوحه جنیان و بجای ایشان عبارت است از گریستن بفریاد و
 فغان فقط نه آن نوحه ممنوع که معمول و مرسوم بتدغان این زمان است
 که در کتب صحاح و روایات معتدیه ممانعت شدید و زجر و منع و تعیس بر آن
 ثابت و مستقیم پس عبارت متن رساله شریفه را محمول بر سندیست ساختن
 خود را در باری ضلالت انداختن است و برهان ساطع و حجت قاطع بر معنی
 مراد مصنف علیه الرحمة فحادی مرائی و نوحه های منقول از زبان جنیان است
 که بجای خود بیاید و آنچه گفته شایسته از تعصب ندارد که مقصود از این کلام
 خاص و عام است نه ضلالت کافه انام اما محافظت و زندگان برای ابلان
 شهیدان و در آمدن مارها در سوراخ بینی قاتلان پس برای عبرت ناظران
 و ساسان و ملکی و جزای بدبختان است اما ورائی اینهمه از اسباب شهرت
 و اعلان مانند خنل شدن گوشت شتران لشکریان امام زمان و سوخته
 شدن زعفران و ممالیدن بر روی زنان و سیاه شدن روزها همچو شبها

و اگر نسبت آسمان با امتداد ریاں و غیر اراں از حوادث و دریاں آمیده
 مذکور شود و ظهور حسیں و قائل حق کس دل و مکرر من و زمینیاں و آسما
 و آسمایاں برای آنست که مذکور می شود لیطالع الحاصرون و لا یطالعون
 علی و قریب یأکل یا یفکأ الشکاء و الحراب المستعمر و تذکر یلک
 الوقائع المائک فی آتیه الی یوم القیامه فبذلک یکتب لک آیه
 الشهاده فی المائک الال و الا سقیل و العیس و السهماده و الخ
 و الال و الساطی و القضا صیت تا مطلع شود عامران و عا نیاں ر
 وقوع این واقعه ملکه اطلاع یابند راقی گذاشتن گریه و زرن ستم و یادداشت
 این وقائع هولناک و راست اوتار و رقیاست لهذا یحقیق رسیدن
 و قائل سہایت شہرت در عالم علوی و عالم عیب و تہادت و حس و انس
 و گویا ولی ریاں که مراد از حیوانات و جمادات است یعنی غایت اذالہا
 و استہار و ظهور و ارم و آثار بعد از وقوع این واقعه اطلاع حاصل ریاں و انما
 کہ ہر حاضر و غائب بریں ساحہ ہوش تا مطلع شود و ہر کس از در و دریک
 و ترک و تاجیک حسیں و واقعه عم سراسر در اگر کرد ملکہ مقصود اصلی و غرض
 حقیقہ ازین ہمہ مانی ماندن نعم و الم و اثم و تذکر و یادگاری و قائل ہول
 و دوسواخ نعم فرمود درین امت تا قیام قیامت است و لهذا واقعه کما
 شہرت و استہار در عالم علوی و علی رسیدہ و در حلقہ ساکنان عالم غیب
 شہادت و حس و انس و ماطق و سامت مشترک گردیدہ و چون مقدمہ شہادت
 مہم شد اوان میان مقصود و اسباب متعلق آنست رسیدہ چنانچہ سمر
 ادا تم ہدئت ہدیہ المقدمۃ فکند کما ما یعمق فیہ
 الکاتب مع الاشارة الی ما یقصد نامن المقدمۃ ہر گاہ

تهسید یافت این مقدمه پس باید که ذکر نسیم چیزی را که متعلق باین باب است
 باشارتی بسوی آنچه تهسید کرده ایم از مقدمه یعنی چون بعد تهسید مقدمه هنگام
 بیان مقصود است و بیانش موقوف بر تحریر ابیثبت بسطین طیبین برای
 جناب رسول الثقلین و تقریر مرآتیت حسنین مطهرین برای ملاحظه جمال اکمال
 نبی الحرمین صلی الله علیه و آله و سلم است شروع در اثبات هر دو مقدمه
 میشود اما مقدمه اولی پس تفصیلش اینست فَقَوْلُ آتَاكَ كُونِ السَّبْطَيْنِ
 ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكُلَهُ وَجْهَانِ پس
 میگویم اما بودن سبطین یعنی حسن و حسین و دو فرزند ارجمند پیغمبر خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم پس برای آن دو وجه است یعنی ثبوت ابیثبت
 حسنین علیهما السلام برای حضرت پیغمبر علیه الصلوة والسلام یعنی بر دو
 وجه وجهی است الأولُ أَنَّ ابْنَ الْيَتِّ لَكَ مُحْكَمٌ لَا يُنْزَلُ لِهَذَا يَتَدُّ
 عِدَّتِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وجه اول آنکه پسر خستر
 یعنی نواسه برای او حکم پسر است و لهذا شمرده شد عیسی علیه السلام در فرزندان
 یعقوب علیه السلام زیرا که عیسی پسر مریم است و حضرت مریم از اولاد یعقوب
 و لهذا عیسی از فرزندان یعقوب معد و گوشت پس ثابت شد که پسر و خستر
 حکم پسر است وَالتَّابِيُّ التَّبْنِيُّ فَقَدْ ثَبَتَ بِطَرَقٍ مُتَعَدِّدَةٍ أَنَّ التَّابِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا ابْنَايَ وَوجه دوم تبنی یعنی پسر
 خواندگی است پس تحقیق ثابت شد بطرق متعدد که پیغمبر صلی الله علیه و آله
 و سلم فرمود ایشان یعنی حسن و حسین هر دو پسر من اند و از مؤیدات این حدیث
 است آنچه امام احمد بن حنبل و برسانند خویش وایت فرموده بیانش این است
 وَرَوَى أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّيْتِيِّ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَاشِمٍ

و در آخر ای همه را تشبیه بر وزن تمیز فتح شین مجرّم و کسر بای موحده مخفّه ملحق بیا
ثناه تختانی در ای جمله در آخر و تشبیه بر وزن محدث بضم سیم و فتح شین مجرّم
بای موحده مشدّه مکسوره در ای جمله در آخر پسران هارون علیه السلام اند
پوشیده نمائند که ازین روایات و امثال آنها مفسّر می شود که حضرت حسن
در حضور حضرت رسالت علیه الصلوٰه و السلام صحیح و سالم پیدا شده مشرف بشرف
نستیمه از زبان نبوت ترجان گشتند و نیز باید دانست که جناب امیر المومنین
کرم الله وجهه موافق عرف و عادت عرب که پسران خود را اسمی بنام اکابر مشهوره
و رؤسای معلومه میگرداند فرزندان خویش را بنام حرب که از مشاییر عرب بوده
مسمی فرموده بودند و هرگاه تبدیل اسمی سگانه از ارشاد رسالت بنیاد بطور آیه
در یافت شد که نام فرزندان بنام رؤسای جاهلیت نباید گذاشت و لهذا حضرت
ایشان کرم الله وجهه بعد از آن پسران خود را بنام های کبرای زمان هجرت و
ایام جاهلیت مسمی فرمودند بلکه با اسمی صحابه کبار و خلفای نامدار مسمی نمودند
چنانچه ابو بکر و عمر و عثمان و غیره اسمای فرزندان جناب ولایت مآب باتفاق
علمائانیت و در کتب معتبره مروی است پس قیاس تشبیه بنام خلفا کے کبار
بر نام حرب قیاس بقابله نص است اما مقدمه ثانیه پس بیانش نیست و آیت
کَوْفُهُمَا مِنْ آيَتَيْنِ لِمَا لَاحَظْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ وَجْهَيْنِ
و اما بودن جنین دو آینه برای ملاحظه جمال با کمال آنحضرت صلی الله علیه و آله
و سلم پس بدو وجه است الاول مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمَطْلُوقَةِ اُولَ اَز
جهت سیادت مطلقه است یعنی بحیث سیادت مطلقه که عبارت از سرانگی نیست چنان
حکمین آینه جمال سیدالکونین گردیدند و سندش اینست که مکرّمی شود فقد اُخْرِجَ النَّسَبُ
وَالرُّوْبَانِي وَالْأَصْلَاءُ عَنْ حَقِّقَةٍ وَابُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَانَتْ مَسَاحِلُهُ

و در آخر ای همه را تشبیه بر وزن تمیز فتح شین مجرّم و کسر بای موحده مخفّه ملحق بیا
ثناه تختانی در ای جمله در آخر و تشبیه بر وزن محدث بضم سیم و فتح شین مجرّم
بای موحده مشدّه مکسوره در ای جمله در آخر پسران هارون علیه السلام اند
پوشیده نمائند که ازین روایات و امثال آنها مفسّر می شود که حضرت حسن
در حضور حضرت رسالت علیه الصلوٰه و السلام صحیح و سالم پیدا شده مشرف بشرف
نستیمه از زبان نبوت ترجان گشتند و نیز باید دانست که جناب امیر المومنین
کرم الله وجهه موافق عرف و عادت عرب که پسران خود را اسمی بنام اکابر مشهوره
و رؤسای معلومه میگرداند فرزندان خویش را بنام حرب که از مشاییر عرب بوده
مسمی فرموده بودند و هرگاه تبدیل اسمی سگانه از ارشاد رسالت بنیاد بطور آیه
در یافت شد که نام فرزندان بنام رؤسای جاهلیت نباید گذاشت و لهذا حضرت
ایشان کرم الله وجهه بعد از آن پسران خود را بنام های کبرای زمان هجرت و
ایام جاهلیت مسمی فرمودند بلکه با اسمی صحابه کبار و خلفای نامدار مسمی نمودند
چنانچه ابو بکر و عمر و عثمان و غیره اسمای فرزندان جناب ولایت مآب باتفاق
علمائانیت و در کتب معتبره مروی است پس قیاس تشبیه بنام خلفا کے کبار
بر نام حرب قیاس بقابله نص است اما مقدمه ثانیه پس بیانش نیست و آیت
کَوْفُهُمَا مِنْ آيَتَيْنِ لِمَا لَاحَظْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ وَجْهَيْنِ
و اما بودن جنین دو آینه برای ملاحظه جمال با کمال آنحضرت صلی الله علیه و آله
و سلم پس بدو وجه است الاول مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمَطْلُوقَةِ اُولَ اَز
جهت سیادت مطلقه است یعنی بحیث سیادت مطلقه که عبارت از سرانگی نیست چنان
حکمین آینه جمال سیدالکونین گردیدند و سندش اینست که مکرّمی شود فقد اُخْرِجَ النَّسَبُ
وَالرُّوْبَانِي وَالْأَصْلَاءُ عَنْ حَقِّقَةٍ وَابُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَانَتْ مَسَاحِلُهُ

و در آخر ای همه را تشبیه بر وزن تمیز فتح شین مجرّم و کسر بای موحده مخفّه ملحق بیا
ثناه تختانی در ای جمله در آخر و تشبیه بر وزن محدث بضم سیم و فتح شین مجرّم
بای موحده مشدّه مکسوره در ای جمله در آخر پسران هارون علیه السلام اند
پوشیده نمائند که ازین روایات و امثال آنها مفسّر می شود که حضرت حسن
در حضور حضرت رسالت علیه الصلوٰه و السلام صحیح و سالم پیدا شده مشرف بشرف
نستیمه از زبان نبوت ترجان گشتند و نیز باید دانست که جناب امیر المومنین
کرم الله وجهه موافق عرف و عادت عرب که پسران خود را اسمی بنام اکابر مشهوره
و رؤسای معلومه میگرداند فرزندان خویش را بنام حرب که از مشاییر عرب بوده
مسمی فرموده بودند و هرگاه تبدیل اسمی سگانه از ارشاد رسالت بنیاد بطور آیه
در یافت شد که نام فرزندان بنام رؤسای جاهلیت نباید گذاشت و لهذا حضرت
ایشان کرم الله وجهه بعد از آن پسران خود را بنام های کبرای زمان هجرت و
ایام جاهلیت مسمی فرمودند بلکه با اسمی صحابه کبار و خلفای نامدار مسمی نمودند
چنانچه ابو بکر و عمر و عثمان و غیره اسمای فرزندان جناب ولایت مآب باتفاق
علمائانیت و در کتب معتبره مروی است پس قیاس تشبیه بنام خلفا کے کبار
بر نام حرب قیاس بقابله نص است اما مقدمه ثانیه پس بیانش نیست و آیت
کَوْفُهُمَا مِنْ آيَتَيْنِ لِمَا لَاحَظْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ وَجْهَيْنِ
و اما بودن جنین دو آینه برای ملاحظه جمال با کمال آنحضرت صلی الله علیه و آله
و سلم پس بدو وجه است الاول مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمَطْلُوقَةِ اُولَ اَز
جهت سیادت مطلقه است یعنی بحیث سیادت مطلقه که عبارت از سرانگی نیست چنان
حکمین آینه جمال سیدالکونین گردیدند و سندش اینست که مکرّمی شود فقد اُخْرِجَ النَّسَبُ
وَالرُّوْبَانِي وَالْأَصْلَاءُ عَنْ حَقِّقَةٍ وَابُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَانَتْ مَسَاحِلُهُ

شهر کمال بالای کمال و از قبیل نور فوق نور تصور باید کرد و شناختنیکه در زیاده
حاکم و ابن جبان و غیر ایشان مذکور است محمول بر و یا نیست که آنحضرت صلی الله
علیه و آله و سلم نیز چنین استثناء در باب تفضیل خود فرموده اند پس این استثناء
برای مطابقت مرآت بامری ضرورت و بعد از آنکه رفع استثناء از مرتبه
مرآتیت از مراتب هم رفع آن لابد است تا مراتب مطابقت مرئی باشد و تطابق
سیاه حرارت و مرئی از دست نرود و از فروع مطابقت و اتحاد مراتب بامری
ست که از شادمنی شود و من متفرعات هدیه المراتب کون تحت هم
محبت و بغض هم با بعضه صلی الله علیه و آله و سلم کما وقع فی روایه
ابن عساکر و غیره عن ابن عباس مرآت محبت و محبتی و من
انقضها فقد انقضت و از جمله متفرعات این مراتب است بودن محبت
و دوستی حسنین علیهما السلام محبت و دوستی آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
و بغض و عداوت ایشان بغض و عداوت آنحضرت صلی الله علیه
و آله و سلم چنانکه واقع شد در روایت ابن عساکر و غیره و از ابن عباس
رضی الله عنه یکدوست دارد و ایشان یعنی حسن و حسین را پس تحقیق دوست
دارد و مراو یکدوست دارد و ایشان را پس تحقیق دشمن دارد و مراو یعنی محبت
حسین بعینه محبت با رسول دشمنی ایشان دشمنی با رسول است و چون
دوستی و دشمنی با رسول دوستی و دشمنی با خداست پس دوستی حضرت حسنین و دو
خدا و دشمنی ایشان دشمنی خداست و این معنی نیست اتحاد نیست که فوق آن تصور
نباشد این بود بیان وجه اول مراتب که معنی از اتحاد معنی و سیرت محبت
سیار است و سیرت بوده آما و جراتی مراتب که معنی بر اتحاد و دوست است از ابا یوسف
و الثانی مرآت محبت و مشایخه الصوره فانها کانا کالتصویرین که صلی الله

مجموعه متین تصویر صورت حضرت رسالت و معرات جمال رسول خدا تعالی
بودند که گویا صورت جسمیه طینت محمدی و وحده شده در راه خلقت هر دو لازم
نبوت جلوه ظهور یافته و بارقه شعاع خورشید رسالت بر قمر استعداد این هر دو
دو دایره بنالت و جلالت از محاذات تمام در سیرت و صورت تافته و چون در سیرت
نبوت سیرت نبوی در شین جناب علی مرتضی و ذریع ظهور صورت محمدی در شین
حضرت زهرا بودند پس مجموع این پنج تن که مجموع اس خمس هر یکی کامل و مکمل برآمده
و بانه الامتياز نیما بینیم غیر از اصلیت و فرعیت چیزی دیگر مانده رنگی عجیب و جلوه
غریب از نسل و اتحاد دارد که محبت و دواد با این هبیت مجموعی فخرین صین برابرا
ایمان و موصل بدرجبعیت در روز قیامت با نخی آخر الزمان باشد و فدا کنند این
کلام و خلاصه همین مرام است که ارشاد می شود و اخراج التزمین فی ان الله یصلی
الله علیه و آله و سلم آخذ الحسن و الحسین فقال من احببني و
احب هذين و آباهما و آفهما كان معي فی درجتي یوم القيمة و قال
هذا احدیك منكر و برادر ترندی بدرستی که نیمبر خدا علی السلام
و آله و سلم گرفت امام حسن و امام حسین را پس فرمود کسی که دوست دارد مرا
و دوست دارد این هر دو را و پدر ایشان و مادر ایشان را باشد با من در
درج من و زقیامت و گفت ترندی که این حدیث منکر است پوشیده ماند
که منکر در اصطلاح محدثین حدیثی را گویند که راوی غیر ثقه بر خلاف ثقات
روایت کرده باشد و این از اقسام احادیث ضعیف است لیکن چون بر دو
دیگر ثقات مانند ابن حبان و امام حنبل تقوی در ثبوت و وثوق پیدا کرده این
حدیث حسن قابل اعتماد گشت لهذا استناد بان بکار رفت و اشارت بدین جماع
و اتحاد است آنچه جناب مصنف علامه علیه الرحمة در رساله عزیز الاقتباس از صحیح مسلم نقل فرمودند

خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم عداة وعلمه فوطم رجل من سفير أسود
 فجاء النخس بن علي وأدخله ثم جاء النخس فأدخله معه ثم جاء
 فاجله وأدخله ثم جاء علي فأدخله ثم قال إنما أريد الله ليديك
 عنكم النخس أهل البست وتطهر كلف نظير امرؤي آية في غير هذا
 عليه وآله وسلم از خانه وقت صبح و حراں حضرت عظیمی بود مستش که شکل که دارد
 شش را آن پیدا بود از روی سیاه پس آید حسن بن علی پس اهل کرد و ابراهیم
 کلیم پس آید شمس بن اهل کرد و از آن او بیشتر فاطمه پس اهل کرد و ابراهیم
 علی بن اهل کرد و از آن او بیشتر فاطمه پس اهل کرد و ابراهیم
 که میخواهد خدای تعالی تاسه دار شما پدید می آید بیست و یک سال و شما
 می آید تمام و ششیده نماید که تعبیر آیه تعبیر ترمیمی و مستطی در کلام خواهد که این
 شش را آن می تواند شد اما اینجا اعتماد بر اقم الحروف است ایست که دلیل لغوی
 این حضرت فاطمه از لوت که با آن در صغار عدی و اخلاق و سید یا ملکی با کتایک
 و صاف است و نیز در ساله عزیز الاقتباس است آیاتی ملک مدغم علی برل بن السمار
 لم یبرل قلما فشرى ان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة و ان فاطمة سيدة
 نسوان اهل الجنة و رواه ابن عساکر آمد شمس بن مرثدة پس سلام کرد بر من فرو
 آمد از آسمان که در و دیواره بود پیش ازین باز پس مرده و او مرا با آنکه حسن
 سر در او خوانان بهشت اند و تحقیق فاطمه سر در از زبان بهشت اند باید دانست
 که این حدیث مست سیات مطلقه برای شمس بن مرثد و اهل بهشت و برای حضرت
 زهرا ام زینب و جناب مدون استثنائیت و این صراحت آن اشعار است که
 بالکشف و بیرون رسالاست ان الحسن والحسين هما ساجدای من الدنيا
 و ارونا سیدین علی کل مراد و تروا

من از باغ دنیا بخیر احسن و حسین در می نیست و نیز در آن سال هست از آن
 انجائی و انبیا یعنی اکبرم را قیامی اجبتا و احببت من یحییها رواه الترمذی این دو کس
 یعنی حسن و حسین دو لیسر من اند و دو لیسر در نفس من اند بار خدا یا هر آینه درست
 میدارم ایشان را پس دوست دارو ایشان را و دوست دارو کسی را که
 دوست دارو ایشان را و هرگاه دعا رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم
 مقفون با جا نیت ست در دوست داشتن خدای تعالی حضرت حسین
 دوستدار حسین از میان نیست و از لطائف این حدیث هست که سند
 انبیاست و محبوبیت حسین برای حضرت رسالت علیه الصلوة و الخیرة و محبوبیت
 حسین و محبوبیت برای خدای متعال هر دو واقع شد و نیز در آن سال است
 صدق الله و رسوله انما اتواکم و اؤاؤکم فقتلتم لظفرت الی الیهین السبیین
 میثیان و فیشران حکم اخذی حتی قطعتم حدیثی و رفعتم رواه احمد و الترمذی
 و این ماجه و ابوداود و النسائی راست فرمود خدا و رسول او جز این نیست
 که اموال و اولاد شما سبب زایش ست نظر کردم به سوی این دو طفل یعنی
 حسن و حسین که میرفتند و می لغزیدند پس صبر نکردم تا قطع کردم سخن خود
 را و بزد شتم آن هر دو را یعنی روزی آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم
 مشغول به خطبه خواندن بودند که حضرت امام حسین و امام حسین علیهما السلام
 شریف آوردند و پائی مبارک نهاد و در رفتار لغزش میکرد و چنانکه مبادا بر زمین
 افتند و آسیب بر بدن شریف ایشان رسد چون این حالت را آن حضرت
 دید انشائی خطبه مشاهده فرمودند بفرط شفقت از دست ضبط برآمده خطبه گذاشتند
 هر دو صاخره را یکبار گرفتند از این مقام شفقت و محبت حضرت رسالت پر
 گردانیت که چه قدر اهتمام ایشان حضرت حسین داشتند و یا اینهمه شورش

حدیثی از امام حسین
 علیه السلام
 در این باب
 در این باب

یکتای دیگر رسید چنین تقسیم علی السویه شاق تر بر نفس از اعطای بالکلیه است
 و از جمله تهذیب اخلاق آن حضرت علیه السلام است که روزی پرسیدند امامت
 جلوه فرما و اگر دموالی و ایالی چون مالک گردم و در نماز بودم که مردی از کفار آمد
 و پرسید که رئیس مجلس کیست و امام چیست فرمودند که منم حسین بن علی آن مرد
 گفت که همان علی که مرد خود بخوار و ولایت اجبار بود و دیگر کلمات آن امام به نشان
 اسد اند الفالب چا ویده هرزه درانی را به نهایت رسانید و صانع مجلس گرامی
 بسامع چنین بهفوات خرافت بهفات از دوست ضبط برآید خواستند که بتادیب
 آن بی ادب پر وازند که آنجناب سزا را تقطیع مقتضای خلق عظیم متوجه حالش
 شده ارشاد کردند که از نظر گرفتار و اطلالت پیدا است که رنجی داری و بمصیبت
 گرفتاری اگر گیر سینه طعام لذت حاضر و اگر نشانه آب سرد موجود و اگر دومی بدو
 نشست بادالیش بر دانه می و اگر دشمنی در قفای تو باشد امانت و حمایت تو سازم
 چون آن مرد همچو سخنان دلا و غیره شکر ریز به قباله کلمات پیر آمیز و شجاعت الکنیز خود
 گوش کرد و گفت که الحق تو پسر علی ولی الله هستی که قانع باب خیر و برادر و یحیی زین العابد
 و بدولت اسلام رسیده یکی از اولاد انبیا خاص و زوایان با اختصاص گردید و این شایسته
 نقل و حکایات سجیست که استیعاب آن نتوان کرد و چون کیفیت شهادت سریه
 موقوف بر بیان وفات و سبب آن بود سخن در آن می رود و گان و فائده دینی
 الله علیه و آله تسبیح و از بعضی علی ارجح الاقوال فی اول ربیع الاول
 او فی اخر صفر و هو المشهور و بود وفات شریف آن حضرت رضی الله عنه
 سال چهل و نهم از هجرت بنا بر قوی ترین اقوال غره ربیع الاول یا در آخر صفر و همین
 مشهور است یعنی تحقیق اول ربیع الاول و مشهور آخر صفر یعنی تاریخ نیست و هر ششم
 و بعضی نوشته اند که پنجم ربیع الاول سینه نجاه از هجرت وفات یافتند و سبب

این کلام در
 تاریخ است

صَدِيقِ رُوحِهِ حَقُّكَ بَلِّغْتَ الْإِسْعَتِ لَيْسَ سَمِيْعُهُ بِأَعْوَابِ رُوحِهِ
 لَيْسَ تَمَلُّوْهُ وَكَانَ تَرِيْدُ مَعِي كَمَا أَنَّ يَتَوَقَّعُهَا فَعَلَيْكَ قَمَرُ الْحُسَيْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَزَلَّكَ نَوْمًا لَمْ يَأْتِ فَعَلَتْ حَقُّهُ إِلَى يَدِ مَنْ
 سَبَّحَكَ الْوَفَاءُ بِمَا وَعَدَ مَا قَالُوا أَنَا لَمْ نَكُنْ كَرِصَالِكَ لِحُسْنِ أَمْرِ صَالِكَ
 لَا نَفْسِيَا فَبَارِكْتَ مِنْ حُسْنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَلِكَ هُوَ الْحُسَيْنُ
 الْبَشِيرُ وَبَارِكْتَ وَأَوَّلُ لَوْ دَكَ رُوحَهُ أَوْ حِدَهُ دَمْرُ اشْتَبَتْ مِنْ قَسَمِ
 دَوَادِ أَوَّلِ أَوَّلِ حَوَايِ بِرَيْدِ بِنِ مَعَاوِيَةَ وَبُودِ يَزِيدَ كَهْ وَعَدَهُ دَادَهُ لَوْ حِدَهُ رَأْسُ رَأْسِ
 اِيْنِ كَارِ بَايِكِهِ رُوحِ حَوَايِكِهِ دَوَايِ بِنِ جَعْدَةَ كَرْدِ اِيْ بِرَيْدِ حَوَايِكِهِ لَوْ قَسَمِ
 حَمَارَتِ حَضْرَتِ اِيْمَانِ شَمْسِ تَا حَمَلِ رُوحِ رُوحِ وَفَاتِ يَأْفَتِ بِنِ رُوحِ تَا حَمَلِ
 شَخْصِي رَا طَرِبِ رَيْدِ وَبِحَوَايِكِ وَفَاتِ اِيْجَهْ دَعْدَهُ مَا كَرْدَهُ بُوْدِ بِنِ كَفَتْ
 بِرَيْدِ رَا سَمِي بُوْدِ حَمِ بُوْدِ تُوْنِشِ حُسْنِ آيَا بِنِ بِيْجَهْ رَا سَمِي بَا شِمِ شُوْدِ
 تُوْنِشِ خُوْدِ بِنِ كَسَتْ حِدَهُ اِرْجَلِ كَسَا بِيْجَهْ زَايَانِ كَارِ دُنْيَا وَآخِرَتِ شَتِ اِيْنِ
 دُنْيَا كَارِي اِيْمَانِ رَا بَا كَارِي شَتِ ظَايِرُ وَكَانَ كَرِصَةُ اَلْاِسْمَالِ اَلْكَبِيْرِي
 وَتَقَطُّعِ اَلْاَمْعَاءِ وَبُوْدِ بَا رِي اِيْنِ حَضْرَتِ اَسْمَالِ كَبِيْرِي وَبَارَهُ بَارَهُ شَتِ
 رُوْدِ بَا بِنِي اِسْكَامِ اِبَا جَابِ وَبَسْتِ بَا رِي هَامِي مَكْرُ دَرُوْدِ بَا رِي دَهْ شَدِ مِي رَا اِيْجَهْ
 شَخْصِي بَرَايِ عِيَارَتِ اَنْجَبَابِ عَلِيٍّ اَلْاِسْلَامِ رَفَتْ اِيْنِ حَضْرَتِ بِنِ اَزْ نَفِ اَلْاِمْلَا
 بِرَا اِنْدِزِ قَمَرِ مَوْدِنِ كَهْ بِيْجَهْ بَارَهُ شَدِ اِيْنِ شَخْصِ كُوْدِ كَهْ بِنِ اِيْنِ بَارَهُ بَارَهُ
 كَرْدِ مِ وَدِيْدِ مِ كَهْ بِنِ اَلْوَاغِ قَطْعَاتِ بِيْجَهْ لَوْ دَنَدِ وَكَتَا حَضْرَتِ اَلْوَاغِ اَلْاَحْمَاءِ
 اَلْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّ اَبِيٍّ مِنْ صَاحِبِيْكَ قَالَ
 كَرْدِ قَتْلَهُ قَالَ لَعَنَ قَالَ لَكُنْ كَانَ صَاحِبِيْ لَدِي اَطَقَ اللَّهُ
 اَشَدَّ لَهُ بِيْجَهْ وَانْ لَوْ كُنْتَهُ مَا اَحْبَبْتُ اَنْ تَقْتُلَ مِنْ سِرِّيَا

قَالِ الْقَدْ سَقِيتُ لِسْتُمْ مِذَا رَا وَمَا سَقِيتُ مَرَّةً أَشَدَّ مِنْ هَذِهِ كَلَامُ
 حاضر شد و ادوات بنیاد امام حسین رضی الله عنه را پس گفت ای برادر من کیان تو
 این حرکت کردی یعنی کدام کس از من را و گفت میخواهی قتل او را گفت آری گفت آن
 اگر قاتل من همان است که من گمان میدارم البته خدای تعالی سخت ترست بر او
 او در انتقام یعنی خدای تعالی که منتقم حقیقی است برای گرفتن انتقام کافی است
 و اگر نیست او در واقع که با او گمان نیست دوست میدارم که یکشی با انتقام من
 بیگناهی را بپوشد که هر آنکه بجهت نوحانیده شدم زهر حیدر بار و نه نوشانیده شدم
 هیچ باز نیست تر از این بار پوشیده ماند که داعی بر اعراض از تعیین و تشخیص قاتل
 اموری چند است اول چون مناط شهادت مستر به بر خفا داشته باشد و قاتل را
 هم بعضی کتمان و اختفا گذاشتند تا ازین جهت تیر این راز در پرده باشد شماع
 اظهار و ابراز برین شعبستان ننابد و دوم اخذ قصاص از امور است که بحکم شرع
 حرم و احتیاط را در آن مدخلی تمام است تا آنکه بدون ثبوت کامل و قطع و یقین و درین
 قاتل امضای آن جائز نیست سوم طی کشف از تحقیق و تفتیش قاتل دلیل بر کمال
 حلم و کظم غلط است چه اگر تفحص و تفتیش بکار میرفت تعیین و تشخیص قاتل من
 حیث الشرع ممکن الحصول بود پس دست از انتقام کشیدن و پهلوان از اخذ قصاص
 در نور دیدن کار همین حضرات است که شائبه از اعراض نفسانی و حریت پاک
 طیتان در روز انشت باقی نگذاشته اند و الا کف نفس از انتقام با وجود قدرت کائنات
 دشوار که چه جا عوام از دست خواص هم سلب انجام آن متعذر است و آنچه از شدت
 نوشانیدن زهر این باره نسبت به مرات سابق ارشاد شد کینایه پارس از حیات ایا
 بمقرب وفات است چنانچه از فضل الخطاب نقل کرده اند که امیر المؤمنین حسین علیه السلام
 را شش بار زهر داده اند پنج بار کاری نکرد و بار ششم کار گرفتند و در علمید ابو نعیم

از غیر منحصراً آنکه من و شخصی دیگر در من حوت حضرت امام حسن علیه السلام
رای هدایت و تفسیر من و شخصی دیگر از من و شخصی دیگر در من حوت حضرت امام حسن علیه السلام
امری برسدین می گویند من که افتاده از من و شخصی دیگر در من حوت حضرت امام حسن علیه السلام
راوی گویند که آن حضرت سخنان تشریف برده و ما را از آن فرمودند که ما را از آن فرمودند
پس که ما فرصت خلخال نخواهی یافت و ما را از آن فرمودند که ما را از آن فرمودند
مراجعه باز در هر زاویه اند و این را کار گرفتار که با راهی فکر می کرده می افتد
این را وی گویند که من در و دیگر می دانست آن حضرت حاضر شدیم و در هر حالت
اجتناب است و حال امام حسین علیه السلام در میان آن حضرت است
از قائل میفرمایند که آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند
علیه السلام بخواب و یک که گویند ما می دانستیم و من و آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند
این جواب را پیش می دانستیم همان کرد گفت که ما را و فانی خلیل
اما من قریب رسیده آنحضرت هرگاه وقت رحلت قریب آمد بنیاب امام حسین
و صبت و مودت که ما را عالتی خواستیم که من و آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند
حادثه و عالتی ما من و عالتی که من و آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند
رسول خدا علیه الصلوة و التنا بر بدو عالتی دستور می خواهم اگر احاط
و در مراد و در قریب من و آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند
پس با بیان نزاع کردن است و آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند که آن را از آن فرمودند
و چنان توقع آمد که هرگاه حضرت امام حسن علیه السلام بلیک مدعی حق گفت
جناب امام حسین بجزیت عالتی رفته دستور می خواست عالتی گفت که من و آن را از آن فرمودند
که حسن در میان من شود و چون اسیر گردان رسید نزد و حضرت قدم در راه نهاد
گذاشته مدنون کردن و در این جوارزه آنحضرت از رویه رسول خدا صلی الله

واکه پس از این برآمد و در قعر عباس پهلوی ترغاط بنیت اسد جبره و حضرت
 مدحون کردند و کسی از بنی امیه برخاسته و آنجناب حاضر نشد مگر سعید بن العاص
 و آن زمان اسیر بدینه بود و با مجازت حضرت امام حسین ادا می نمود و خلاصه در اینجا
 همین قدر است که بقلم رفت اما تعیین سنین عمر شریف و شخص زمان ولادت پس
 نیست که بشاید میشود و کان عمره الشریف خمس سنه و اربعین سنه
 و سنه اشهر الا انا ما وقد ولد النصف من شعبان سنه ثلاثین
 الهجرة علی الصحیح و قيل فی برهضان و بود عمر شریف او چهل و پنج سال و شش ماه
 مگر کسی که از روزها و به تحقیق پیدا شد یا نزد هم شعبان سال سوم از هجرت برآید
 صحیح و گفته شد در رمضان پوشیده ماند که در زمان ولادت حضرت امام حسن
 علیه السلام و چنان در وقت وفات آنجناب اختلاف است ولادت حضرت
 نزد بعضی یا نزد دهم شعبان و نزد بعضی یا نزد دهم رمضان سال سوم از هجرت
 و وفات آنجناب بر قول مختار در ماه ربیع الاول نزد بعضی غره و نزد بعضی نیمه
 مذکور مشهور است و شش ماه و شش سال چهل نه هجری است و سنین عمر شریف چهل
 و پنج سال و شش ماه چند روز کم روایت صحیح است پس اعتبار سنین حیات تقضی
 شریح تاریخ ولادت یا نزد دهم رمضان و یا رخ وفات روز پنجم ربیع الاول می افتد
 تا چهل و پنج سال و شش ماه که کسی که حجاب است آید و موی نیست آنچه گفته اند
 که عمر شریف آنحضرت چهل و پنج سال چند ماه بوده هفت سال در کناره افت حضرت
 رسالت علیه الصلوٰه و التحیة پرورش یافتند و سی سال در ظل حمایت پدر بزرگوار
 یعنی جناب شاه ولایت جا داشتند و هشت سال چند ماه دیگر فقط در کف جنت
 حضرت رب العزت زندگانی کردند هن اما یتکلن بالله کلماته الشریکه
 الّتی انحصرت لهما السبوط الا کبر ائمت است آنچه متعلق بود به شهادت سوره

که مقتضای آن مردید اگر گشت باقی ماند شهادت هر یک پس باینش بایستید و
 اما الشهادة الخهرية التي اخص بها الشيطان لا تضر من الكفر
 او فائز المستهورة واما شهادت ظاهری که اختصاص یافت با آن مردید و غیر
 پس آن ابربرگ نمیشود و بالغ مستهورة است و سبک شهادت آنها کفو نیست
 رحمهم الله و سبکها آنکه لما ملک یزید و کسطن و ذیالک فی ذی
 سنة سینین کذب مشق کتب الی الا فالنمو لا خد السبعة لانه
 و کتب الی عامیله بالمکرمه الولید بن عیسی که آن یاحد
 المکیة من الحسن بن رضى الله عنه فامتنع الحسن بن عیسی
 لانه کان فاسقا منذ من المکرمه حکما و سبک شهادت آن کار
 شدن است و پیشتر آنکه هرگاه مالک و یا دشاه تندیزید و تسلط یافت
 بر مملکت و آن در راه حب سال شصتم از محبت شهر و مشق اتفاق افتاد
 نوشت نامه با سوی اقالیم جهت گردن عقدیعت برای خود و نوشت
 نامه لعامل خود مدینه و لبس عقدیعت برای گردن بیعت از حضرت امام پیش
 رضى الله عنه پس باراند و کار کرد حضرت امام حسین از بیعت برید برای آنکه
 بود او فاسق دائم الخمر ظالم باید داشت که چون معاویه بن ابی سفیان نوشت
 کرد و برید بجای یزید خود و تحت سلطنت نشست نامه با اقالیم و مالک
 برای احدیعت بعالم و حکام بر مقام نوشت چنانچه نامه برید پیش و لبس
 بر عقدیعت حاکم مدینه بدیمصون رسید که معاویه نذره از زندگان شد و او دنا
 یاست و سبک بجای نوشت ستم بیعت القیاد برای خود و ردی میخواهم باید
 از حسین بن علی و دیگر اهل مدینه بیعت برای من گیری و در برگ و تاج
 و راخذ بیعت کنی و لبس عقدیعت بخرد و دنامه حسین بن علی و عمل بدین برادر

این نامه را معاویه بن ابی سفیان نوشت و به اقالیم فرستاد تا بیعت کنند با یزید و از حسین بن علی جدا گردند

و این نامه را معاویه بن ابی سفیان نوشت و به اقالیم فرستاد تا بیعت کنند با یزید و از حسین بن علی جدا گردند

وگویند که چون نامه نرسید بولید بن عقبه رسید مروان مشورت کرد مروان گفت که
حسین بن علی و عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن سیراط ابی ایمن چهار
کس درخواست بیعت بکن اگر بیعت کردند بشروا لایین چهارتن را گردن بزن
تا بر همه کس عبرت شود و دیگری از قبول بیعت حلف نوزد و لید بشنود
مروان راضی نگشت و گفت که من پس فاطمه و پس ابوبکر و پس عمر و پس زبیر را
کشتن نمیتوانم المختصر گویند که ولید بن عقبه حضرت امام حسین را طلبید آنجا
جامعہ مغلانان و بنو الیاء خود را همراه گرفته همه را بر در ساری ولید گذاشته
تنها پیش او رفتند ولید براه تعظیم در آمدہ عرض مضمون نامه نرسیده بنوده در خوا
بیعت کرد آن حضرت در جواب ارشاد کردند که من بیعت نرسیده نخواهم کرد
که او فاسق و دأئم الخمر و ظالم است گویند که مروان خبیث از شرارت
خود باز نیامده و دست از خبیث طینت بر نداشته با ولید گفت که ای امیر
حسین را بی اخذ بیعت گذار که بار دیگر بزاو قدرت نیایی او را در بند باید کرد
تا بیعت کند و اگر از بیعت باز ماند بکشتن او بفرما تا خلیفه از تو راضی شود
ولید گفت و یک یا مروان مرا بکشتن حسین میگوئی اگر شرق و غرب عالم
همین چنینند من هرگز قصد خویش نکشم مروان بعد از این خاموش ماند و
آنجناب از اتجا بر خاسته مراجعت بخانه ساخته بقصد روانگی بطرف مکہ معظمہ
پرداختند چنانچه ارشاد میشود وَخَرَجَ الْحُسَيْنُ إِلَى مَكَّةَ لَا رَيْحَ خَلْوٍ
مِنْ شُعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ وَاقَامَ بِهَا وَرَوَانُ شَدَّ حُسَيْنَ بِسَبْعِي مَكَّةَ
بنایخ چهارم شعبان پس داخل شد مکہ و اقامت گرفت در آن و چون خبر
خروج حضرت امام حسین از مدینہ منورہ و وصول بکہ معظمہ درامصار و ذیابار
گودید مردم اطراف و جوانب برین سائخ و قوت یافتند اهل کوفہ با بیعت

بالقیاد و انجاب العالی که ده نامه با علی بن حسین التواتر و الثقات من طلب
 ارسال است چنانچه بیان می رود و کتاب وصل الخبر الى اهل الكوفة
 انفق منهم خرج کثیر و کتابوا الى الحسن علیه السلام یک عنوانه
 الذی یسندون له بالقیام بکن یکن نصبا یسندون و اموالهم و بالذی
 فی ذلک و ساقبت الله کثیرا و یسندون کثیرا من کل طائفة
 و جماعته فیسئل الیهم ابن عمه مسلمة بن عقیل فیرحمهم علی الله و الله
 و جماعته و هرگاه سید جبرئیل اهل کوفه متفق شدند بر اینها جماعت کثیره و
 ما یجری دست ایام حسین بصمول طلب از حضرت و بایل جاها و بالباچی و
 حدیث نگذاری بحدیث و بالعمود و درین باب و بی در پی سید
 حضرت فربید و بنیاد نامه ای که کرده و جماعت پس بر دانه کرد و بطرف
 التماس پس عمر جو سید بن عقیل را و ترغیب و تاکید فرمود که ایضا از حضرت و
 او را الحمله کوفیان بالجماع تمام نامه های متواتر و فاجندای شکایت و طلب
 حضرت امام حسین علیه السلام فرستادند و در خصوص اصل این سید
 برآوردن تر بار آورد و گویند که ما میبایست که بدست معتمدی از اهل کوفه رسید
 عباد بن شریک بن ابی حمزه بن عثمان بن عقیل و سید علی امیر المؤمنین علیه السلام
 بالعبد فان الناس یخبطونک و لا رای لهم غیرک فاعجل العجل یا بن رسول الله
 و السلام علیک و رحمت الله و بركاته یعنی حاجی مردمان بنظر مقدم تر است
 و اولویت و القیاد و دیگری سوای آنجا که بطور تواتر از ایام رسول خدا
 خود را برده وی بر میان نمایان را از بنیاد منظر و این چهره استند عابد
 کوفیان در باب طلب نامه از حدیث است و حضرت جویند که از جای
 غایت یا تصویب و برآوردن عباد بن عباس و دیگران که از این جهت بودند

ما لفت نمودند و گفتند که بفرج ای الکوفی لایوفی بیوفای اهل کوفه ضرب الشل
 و مفرور در عالم سنت تو ای فعل سکنه آنجا اصلا قابل اعتماد نیست آخر بعد قال
 و مقال که ای ایت که آن حضرت عازلم کوفه نشوند و شخصی را از متوسلان بوش
 با لطف رجانه کنند چنانچه برادر عمر و مسلم بن عقیل را اینهاست خود خدمت کوفه
 فرمودند و کوفیان را بر اطاعت و متابعت و نصرت و حمایت آنحضرت عرض
 و ترغیب نمودند اکنون کیفیت وضع اهل مسلم کوفه بگوش بگوش شنیدی که
 کوفیان چنین انصاف و پندیدند فلحا و صل مسلم الکوفه که کذلک فی
 دار الخیار بن عبید و یا یحیی بن عقیل علی یکن فی خلق کثیر اکثر
 من اثنی عشر الف و اطلق علی ذلك النخاع بن بشیر و ال الکوفه
 من حاکم بن یزید و کان حکما یفوق ذلک الناس علی ذلک لکن
 لکن فی عجزه و التهمید و کوفه یعرض لاجل پس هرگاه رسید مسلم
 بکوفه فرستید در خانه مختار بن عبید بن عقیل را بر دست او طوق
 بسیار زیاده از ده هزاره نه که پس مطاع برین حال شد نعمان بن بشیر
 که حاکم کوفه از جانبش میزد بود و صحنای پس تهدید کرد و مردم را برین کار
 لیکن آنکه گفتند و بجز تهدید و متهمین گفتند ای ایسی حکامین جملا چون مسلم بن عقیل
 داخل کوفه شدند در خانه مختار بن عبید نفی خست اقامت کشاد مردم کوفه هجوم
 آورده بیعت بر دست او نمودند و خدا را نکه نوبت از ده هزاره در گذشت کار
 به حمیه بن ازب و رواتی بشی بن ازب و رواتی به چیل بن ازب رسید نعمان بن بشیر
 کوفه که هر دو صحنای بوزه برین باجرا و قوت یافته بحسب ظاهر کار خند تهدید و
 تخویف شده را پیش از این ارض و انما بل من عرض حال جدی از معاقلین گفتند
 بلکه در اهل معاقل و مازگار حضرت مسلم بوده بهمانی ترغیب مردم بر بیعت

واطاعت میکرد و آنرا که چون فاعل نعمان بر کس نمایان شد نصیحت
 می داد این برید را از حقیقت حال آگاه ساختند و بسعایت و شکایت نعمان
 بر او افتد چنانچه می فرموده گفت **مُسْلِمٌ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ يَسْرٍ** **بْنُ الْحَصْرِ** **مِي وَعَمَّ**
بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَقْبَةَ **إِلَى تَزِيدٍ** **مُخْتَارِيَهُ** **عَنْ أَهْلِ مُسْلِمٍ وَبَيْتِ**
أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ **وَقَاعِلٍ لِّلْعَمَالِ بْنِ تَسْلِيمٍ** **عَنْهُ** **يَسْ** **لَوْشَت**
 مسلم بن یزید حسری و عماره بن ولید بن عقیبه بن یزید و عماره بن ولید
 این هر دو را از امر مسلم بن یزید که طرف او فاعل نعمان بن یزید را می
 مسلم بن یزید حسری و عماره بن ولید بن عقیبه بن یزید و مسلم بن یزید
 مردم تجدد است او برای اطلاع برید یوستند و از فاعل نعمان بن یزید را
 خبر را کردند **عَمَّالٍ تَزِيدِ الْعَمَّانِ وَوَلِي مَكَانَهُ عُمَيْدُ اللَّهِ** **نَك**
رِيَادٍ وَكَانَ وَالْيَا عَلَى الْمَصْرَةِ فَيَحْمَقُهُ عُمَيْدُ اللَّهِ مِنَ الْمَصْرَةِ
إِلَى الْكُوفَةِ وَدَحَلَهَا إِلَى الْكُوفَةِ الْمَادِيَةِ فِي لَسَابِ
أَهْلِ الْحِجَارِ وَأَوْفَهُمْ آتَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِي مُقَبَلِهِ
الْأَسَافِ فِي طَلَبَةِ الْكَيْلِ وَبَسَلُوا عَلَيْهِ وَمَسُوا أَيْنَ بَيْتِهِ وَ
قَالُوا أَهْرَحْنَاكَ يَا نَسْرَ سَوْفَ اللَّهُ فِدَمْتُ خَيْرٌ مِّمَّنْ مَسَكَتْ
 حتی دحل حاکم از کوفه را به یزید حسری و عماره بن ولید را و حاکم گردید
 بجای او عسید اسد بن زیاد را و بود او حاکم بر بصره پس سامان سفر کرد
 عبید الله از بصره بسوی کوفه و داخل شد در آنوقت شب از طرف میانان
 لباس حجابیان و در و بهم انداخت مردم را می که حشمت بیست سیل استقبال
 کردند و از مردم در تاریکی شب و سلام کردند و در قندیشین پیش او و گفتند
 مرحبا بوترای ای پسر رسول خدا آمدی تو نیک آمدن پس فاعل نعمان بن یزید را

تا آنکه دامن شد مکان حاکم نشین را مخفی مساجد که چون مردم کوفه بعد از امتیاز بیعت
و انتخاب و اطاعت مسلم بن عقیل کوشمیده داعی بر طلب حضرت امام بن
علیه السلام گردیدند و آن حضرت نیز بعزم العطف عنان از مکه بکوفه پدید
و خبر آمدن او در اطراف و جوانب اشتها یافته گویند که یزید بد ریافت این
ساخته بکار خود و حیران و مشوره طلب از ندیمان گشت مشا دران بد مال چنان
اندیشیدند که اگر ششین بکوفه رسید عراق از دست مافت بلکه بنای این سلطنت
و حکومت از هم شکست پس عوااید پدید آست که نعمان بن بشیر از حکومت کوفه
مغضول و شخصی دیگر بجای او منصوب شود که مسلم بن عقیل را با اعوان و انصار او
بکشد و بیخ فتنه و فساد را پاکطیه بکند آخر بعد از دو تبیض قرار دادند که این کار
غیر از دست عبید الله بن زیاد سرانجام نیابد یزید این زیاد را که حاکم بصره بود
بامارت کوفه و عراق مقرر کرده با نوشت که زود باز و خود را از بصره بکوفه
رساند مسلم بن عقیل و مباحیان و متابعان او را بکشد و احشنین طلب بیعت
ناخاید اگر او قبول بیعت کند بهتر و الا او را تیر بکشد چون نامه یزید بن ام
ابن زیاد و رسید برادر خود را قائم مقام خود به بصره گذاشته با نفو عارم
کوفه شد تا آنکه بقای رسید سپاه خود را در آنجا گذاشته و از راه فریب
خود را بلباس حجازیان آراسته و عمامه بپوشید و بر اشری نشسته با مکر و
چند از راهی که قافله حجاز می آمد در تاریکی شب میانه نماز شام و عشا بکوفه آمد
و مردم کوفه که همه تن چشم انتظار براه حضرت امام حسین بودند غلط خورد و او را
امام حسین پنداشتند و با استقبالش پرداختند و سلام کردند و مرحبا
گفتند و پیش پیش او رفتند و این زیاد و قفل سکوت بر لب افکنده هیچ نمی گفت
تا آنکه داخل دارالامانه گشت و این همه برای آن بود تا مردم کوفه بر آمدن او

حردا نشود و در فتنه با او کرده آموخته و فساد در دفع او کرد و فلما الضم
 جمع الناس و فرغ علیهم من شؤدهم اذ باله و هذ ذهم و حد و هم
 عن فحالة تریب و فرق جماعه مسلم بوقه الشد بایر و اختص
 مسلم بن داریان بن عمره بن یس هرگاه صبح شد جمع کرد این را و در روز
 و حواله را به اسد کو منت خود را و تندی و تندی کرد اهل کوه را از اینجا رفت
 برید و مسفر کرد و اسد جماعت مسلم را بقوت تدبیر و پوشیده شد مسلم فلما
 بانی بن عروه یقینی محمد و تندی سالی و تحریف رایانی اس را و جماعه سپاهیان حضرت
 مسلم مسفر گردید و مسلم خود را سحاه بانی بن عروه بیده اخفاستید و اسل
 عتید الله فحلم انی الا شغیت مع فوج الی داره و انوایهانی ثب
 عمره و فحکسه و حکنس حیمیه و ساء الکو فیه عیده
 فی القصر و انی الحکر مسلم فنادی سعادته فاجتمع معه از فوج
 العا و احاطوا حول القصر یس مریدا بن زیاد و محمد بن اسعد را با و جی بسو حاه بانی
 بن عروه یس آوردند او را یس قید کرد اس زیاد او را و محبوس بود و جمله رؤسای کوه را از
 خود در قصر برد و یس بن خمره مسلم یس را و او را و اسان ریحان خود را پس شمع شد
 او را و یس را و مردم را و احاطه کرد و در قصر یس یس بن زیاد و بانی بن عروه و دیگر رؤسای کوه
 در کما از قصر خود محبوس کرد حضرت مسلم برایت یس خا صان در بیتان خود را جمع فرمود
 با جمعی چل هر که در قصر یس یس بن زیاد نموده فامر عتید الله الا نادى من
 رؤساء الکوفه ان یکلموا عتید الله و یردوهم عن کفاده مسلم فکلمهم و یس
 کلهم و امسی مسلمی فممن کثر قلم الحکما الظلام دهک و لیک ایضا و یس
 و حد و یس امر کرد اس زیاد اسیل را که از ریسان کوفه بودند با ینک
 بهمانند عزیزان و قربیان خود را و با نوار ما ینا را از رفقت مسلم یس

فمانیدند اسیران عزیزان خود را پس متفرق گشتند همه آنها و شام که بر مسلمان
 در پانصد کس یعنی تمامی مردم همراه متفرق گشتند و تا شام از چهل هزار پانصد
 باقی ماند پس هرگاه پیدا شدند تیرگی شب رفتند ایشان هم و باقی ماند مسلمان
 تن تنها یعنی اول از چهل هزار پانصد کس همراه مسلمان ماندند بعد از آن چون
 شب تاریک شد این پانصد هم راه خود گرفتند مسلمان تن تنها باقی ماند و
 گویند که چون برای نماز شام حضرت مسلمان در مسجد کوفه تکبیر افتتاح گفت
 پانصد کس اقتدا با او کردند و چون سلام آورد ادیکس را ندید درین تره
 فرصت همه هارفتند و مسلمان راتن تنها گذاشتند و گویند که چون مسلمان نزدیک
 قصر ابن زیاد رسید دید که مردم از همراه او بگیرند تا آنکه از آن جمله قریب
 سه صد کس باقی ماند حیران شده چپ و راست نگاه میکرد و می گفت که شیعیان
 ما کجا میروید از آن هم دوازده کس باقی ماند آنگاه فرمود که ای اهل کوفه خطوط
 متواتر فرستادید و ما را طلبیدید و حواله باعد نمودید چون یک دو قدم دیگر
 رفت هیچکس با او نبود فتوح در فی الطریق فاتی منزل امسداة
 فاستشقاها فنفقت و ادخلت فی منزلها پس آمد و رفت میکرد
 مسلمان در راه پس آمد خانه زنی را پس طلب آب کرد پس آب نوشانید
 آن زن مسلمان را داخل کرد و او را در خانه خود یعنی رفیقان مسلمان آنحضرت را
 تنها گذاشتند و همه را گرفتند مسلمان در راه سر سیمه تنها میگشت و ازین طرف
 با نظرف میرفت درین حال تشنگی بر مسلمان مستولی گشت بر در خانه زنی که طو
 نام داشت او را طلب آب فرمود آن زن او را آب نوشانید و داخل خانه
 خود نمود و مکان امهات مؤالی محمد بن الاشعث فاطمات
 فاحتر محمد او احتر محمد عبد الله فبنت عبید الله

عَمْرٍو مَن حُرِّيتٍ صَاحِبَتِ سُرْطَلِهِ وَفُجِّلَتْ لَهَا الْأَشْعَثُ فَأَحَاطَ بِهَا
 الْكَذَّارُ وَبُودَ لِپِسْرَانِ رَبِّهِ مَوْلَى یَعْنِی نِلام آراء و محمد بن اشعث یس مت
 آورده خبر کرد محمد را و خبر کرد محمد بن عبد الله را پس فرستاد ابن زیاد عمرو بن حریت
 کو تو اهل شهر و محمد بن اشعث را پس محاصره کرد مداین هر دو فناء را یعنی هر گاه
 طوعه مسلم را حمله خود جاداد از اتفاقات نصدا و قدر سپر طوعه که عیله محمد بن
 اشعث بوده مولا ی خود را ارجال مسلم خبردار کرد و آن کس را بعد از مدتی
 این را بدو رفته سر کلاه این را ر و امود این زیاد و محمد در یافت این مال
 کو تو اهل شهر که عمرو بن حریت نام داشت و محمد بن اشعث را برای گرفتار
 مسلم فرستاد ایشان با حمله کثیره رفته فناء طوعه را که حضرت مسلم در آن
 سکونت داشت محاصره نمودند و داعیه گرفتاری مسلم کردند چون حیت
 شجاعت می یافتیم بهان نشستن در خانه گوارا کرد و خروج مسلم را
 یَقَاتِلُهُمْ فَاتَا وَفُجِّلَتْ لَهَا الْأَشْعَثُ بِالْأَمَانِ فَأَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَيْدٍ اللَّهِ
 فَصَرَبَ عُنُقَهُ وَالَّتِي حَشَنَتْهُ إِلَى النَّاسِ وَصَلَّتْ هَائِلًا وَكَاتَ
 ذَلِكَ لَيْلٍ حُلُوكٍ مِنْ دِي الْحِجَّةِ سَيِّئِينَ مِنَ الْيَحْدَةِ
 وَقَتْلَ عُمَيْدٍ اللَّهِ فَفُجِّلَتْ أَوَانُكُمْ أَنْتُمْ مُسْلِمًا نَصَا مَعَهُ
 یس مراد مسلم را شمشیر خود و حالیکه جنگ میکرد با آنها پس پیش آمد محمد بن
 امام یس آورده مسلم را سوی بن زیاد پس او گردن رسا و در انداختن
 او را اطراف مردان و برادران رسید بانی را و بود این واقعه سوم ذیحجه سال
 شصتم از هجرت و گشت اس را بد محمد و بر ایهم هر دو سپر مسلم را با او گویند که چون
 این حریت کو تو اهل و ابن اشعث سر طلقه از باب جدال با جماعتی مختص کس
 حمله طوعه را محاصره نمودند مسلم ترنهایا شمشیر گرفته از خانه بیرون و بهر گانه محاصره

گرم کرد و چند آنکه بعضی را از طرف مقابل زخمی کرد و برنجی را به بنیم سیاه فرستاد و این شمشیر
را داشت که محل تیغ بنی هاشم کار این جماعت نیست بر او خلع پیش آنکه از او ایستاده
مسلم را از مقابل بازداشت و مسلم بن حنیس و محمد و ابراهیم پسران آنحضرت را همراه گرفتند
این زیاده بود آن سرآه اشقیاق قبل از رسیدن مسلم نزد او و ابان را حکم داد پس بوقت
مسلم داخل روانه شود و گذردنش نند و شش از تن جدا سازند چنانچه از نینقان باز
زیاد انگیخت و راست شمشیر را کشید و در دم دروازه استاده بود و در مسلمانان گاه که از در گذر
گردنش زدند و شش از تن جدا کرده شش مردمان انداختند و گویند که زانیکه مسلم داخل قصر
امین یار و پیشه شغل تهلایل و تسبیح بود و گریه تا آنکه زمینها و زمینها را گشت و آنکه میراث را
می نمود که دقت شربت شهادت چشید و رحمت اقامت از در فنا بدایع
کشید بعد از آن محمد و ابراهیم پسران مسلم را نیز کشتند و همانی بن جبره را
کشته بردار کشیدند و سرهای این سه پسر را بر نیزه کشیده و بر کوفه دریا
گردانیدند و این ساخته سوم و پنجم سال هجرت از بخت اتفاق افتاد تمام شد
این دوستان حال ابراهیم و امی حال حضرت ابراهیم حسین علیه السلام و در انگلی
آنحضرت از یک بطرف کوفه و رسیدن یکدیگر بلا و مبتلا شدن با انواع گرفتاریها
گوش فرا باید داشت و فی ذلک الیقین خرج الحسین من مکه الى
الکوفة و قیل کان حروجه يوم الکربلاء و در آن روز یعنی سوم
ذیحجه که روز شهادت حضرت مسلم بوده روانه شد حسین از یک بطرف کوفه و بعضی
گفته که بود روانگی آن حضرت روز نهم یعنی هشتم ذیحجه و کان سبب
حروجه آن مسلم بن عقیل کان قد کذب الیک یلمس
فکی و منه و بود سبب روانگی آنحضرت اینکه مسلم بن عقیل با برادر تمامش بود
با و بالتماس قدم او مخفی نماند که چون مسلم بن عقیل کوفه رسید و در سا

اعظمای آنجا را بداد و بدو حق و ملقه اطاعت گوشت کشید تا آنکه زیاده
بر چهل هزار گرس در آنجا دانه غنیمت گردید و مستحق تسلیم آورد بی جناب
امام حسین علیه السلام را که بگوید و تند و حضرت مسلم بیدست جناب امام شریف
که اهل کوفه قبول بیعت نموده و همه با ایشان باطاعت و انقیاد در داد و در گرد
اسطار قدوم غنیمت سر و دست است اندام آنجناب تقسیم مردم را املی از آنکه
مکوفه و مسووند و کما یجوز بالحدیث منعده و انش عتکاس و انش
عَمْرًا وَ حَاجِلًا وَ اَوْ سَوَّیْدًا الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ اَوْ وَا قِدَ الْکَلْبِ
فَلَمْ یَمْنَعْ مِنْهُمْ وَ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ اَبی یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَنْ کُنَّا نَحْلُلُ بِهٖ مَمْلَکَ
قَالَ اَکُوْنُ اَمَّا ذَلِکَ الْکَلْبُ وَ هَرَّاهُ حَنَسَ اَمَامِ حُسَیْنٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ تَبِیْ
سَامَانَ سَفَرُ فَرَمُودِ شَعْنُ مَمُودِ اَوْرَاسِ مَسَائِلُ وَا بِنِ عَمْرٍ وَ حَارِ وَ اَلْوَسْعِیَّةُ تَحْدِثُ
وَا بُو دَا قِدَ لَیْثِی لَیْسَ بَا زِ نَمَا زِ بَارِ دَا شَتِ اِیْشَا نَ گَلَتِ مَدِ سَیْکَ مَسْ جَهْ
از بد وجود که میگفت که تشدیدم از رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم که مبرمود
بر آیه گویندی باشد که کعبه با آن طلال گرد و لیس نبایتم من آن گویند
تو شیده نماید که چون حضرت امام حسین علیه السلام عریضت کرد و فیه جهت
فرمود و اجابه و حوائج که در مکه معطله حاضر بودند به مخالفت پیش آمدند چنانچه
عباس گفت که اخی حسین از حرم مکه که خادمه خواست مرد و در قول کوفیان
اعتماد کن میدانی که نمایند و برادری چه کردند و اگر توانای مالی اهل خیال
خود را همراه ببر من بشیرم که مباد تو گشته شومی و زمان و کوه و کاف تو
نالا شود و بر گشت که مرا گمان است که ترا همچو عثمان مسا زمان و در حال
نکشتن چون عرص ابن عباس تابع من قبول نیافت ابن عباس مدعی است

و گفت و احسب الله و هابی بامی که نیست و نیز عبدالله بن عمر از غزیت کوفه منع نمود
و گفت که ای حسین بر تول و فعل اهل کوفه مشغول شو و از آنکه هر کس آمد و با کلمه جابر و
ابو سعید خدری و ابو و اقلیشی و دیگر هر کس که حشین آاده سفر کوفه دید منع کرد
آخر کار چون مبالغه و اصرار مانعین از حد در گذشت حشین در جواب کشف راز
فرموده ارشاد کرد که من از پیر خود و او از رسول خدا علیه الصلوٰه و الثنا شنیده است
که گویند می در یک کشته شود که بسبب آن حالت کعبه گرد و پس من میخواهم که من
همان گویند باشم یعنی شخصی را در یک کشته کند که خوش موجب بجز منی کعبه شود پس
من و دست ندارم که در یک کشته شوم و این همه بلکه زیاده ازین در ترجمه تاریخ مکرر
در ترجمه صواعق و دیگر کتب مذکور و مستطوب است و باید دانست که مصداق حدیث
مذکور عبدالله بن زبیر بوده که او را در یک کشته و این سفک و مباحث بر احتمال
کعبه شد و هر چند این کشت و خون و مجور و ظلم واقع شد لیکن چون منجر به تنگ است
کعبه گردید جناب سید الشهدا علیه النجیة و الثنا بحال حریم و احتیاط و مراعات آب
کعبه گوارا نگرد که قتلش موجب احتمال کعبه شود و درین مقام سخنی است ظاهر
که با وجود اشعار و اخبار از واقعه شهادت که از سید الشهدا علیه السلام آید گویند بطریق جزم
و یقین نباشد اصلاً صحابه مثل ابن عباس و ابن عمر و جابر و ابو سعید خدری و غیر
ایشان چرا افتاد از رفقت و محبت حضرت حسین فرموده فقط بر منع خروج از
مکه و رفتن بکوفه اتفاق در زید و انبار خیر خواهی نمودند و همراه نرفتند و جواب این
احضال متنبی بر تفصیلی است که بسط در کلام خواهد و نیز اندیشه شاید تعصب نسبت
به بعضی او دام در ربط و ضبط تقریر است و بنای این مختصر بر اختصار و تنزه از لوث
تعصب افتاده پس طایفه کشم از تفصیل نموده بالا جمال این قدر گفته می شود که معلوم
متیقن نموده که در همین منبر آنچه مقتضای قضاء قدر است از قوت فعل خواهد آمد

کعبه
نخستین خون

و هرگاه اهل افسوس شناس کم حطت و طالت سالیان شان با اتفاق ثبات و مقصود
 باو صفت اظهار محبتون با طر حود و عاهدانه ثبات کردند و با وجود قلین مقدار
 و گریه های ای همراه فرستد هر چند که برای ایشان قرار داده شود و همان عدد
 را از حیات و گیران هم قبول باید کرد آنحضرت خاتم النبیین علیه السلام سوم
 و پنجم روایت صحیح و مردی که ششم و پنجم روز خمرینه با معده و دی ارا ابلهیت
 و شعیان و موالیان که با اس می شود از که روانه گویم شدند و سار
 مع اسکن و عافین نسائین اقل بلیه و سلیه و موالیع فسیح فی اسلم
 بطریق نسل سلیم و نقش و حما عتیه که به بال الزجوع کمال سوع عقیل
 و الله لا ترشح حتی نصبت بک یا و اؤقتل فقال الحسنین لا حیرة
 الخوفا نقتل که در روانه شد عقیل با معیت هشتاد و دو کس ارا ابلهیت
 و بارال و علانان خود و کس شهید و در این ای راه خمر قتل سلم و انتشار جماعت او
 پس قسدا یاد گشت که و کس گشتند فرزندان عقیل که قسم خدا بار خوار گشت
 تا آنکه با مقام پریم پاکشته شویم پس گشت عقیل که بهتری نیست در روی
 بعد از آنکه بی چو اخصرت با معده و دی ارا ابلهیت و باران و علایان ارا که
 نمره و کوه و خمر و در این ای راه خمر نهادت سلم و عقیل و در عت
 کو قنای و تفرق جماعت ایشان اصبا موده عزم مراجعت بکند که در این
 عقیل مشنها یاد کرده با اتفاق گشتند که با معاودت می گیریم و کوه و کوه و کوه
 ان مقام خود در قضا صسلم از دشمنان میگیریم با خود و آن گشته میشود که چنان
 بق بلا خطه گشتگوی برادران مسلمین عقیل را بر شاد کردند که مطهر رندلی
 بعد از این نیست که شهادت پاکشته شود و من ترن تنها با ما و گویند که حضرت
 خاتم النبیین علیه السلام را در راه با جماعت خود پیش فرزدی شاعر ملاقات کردید

و احوال کوفه پرسید فرمود که گوید که زبان من در آن وقت مضمی داشت
 که کلام کردن نمی توانستم لهذا اشاره گفتم که بکوفه برو و بگو که روان بشود و گویند
 که چون فرمودن شاعر با حضرت حسین ملاقات کرد دست آنحضرت را بوسید
 آنجناب پرسید که ای ابانخاس از کجای آئی گفت از کوفه فرسوده ام که
 راه کوفه نگزاشتی گفت که دهائی مردمان با تو گذشتیم و ششیرانی ایشان با بی
 و نقصا و قدر از آسمان نازل است و اسافل ایشان حضرت حسین در جواب گفت
 که خضار را باز نتوان داشت بالجمله چون پیران عقیل سنگ راه را بهجت شدند
 حضرت حسین متوجه عراق شد چنانکه میفرمایند *سَارَحُوا الْحِرَاقَ حَتَّى انْشَأَ*
كَانَ عَلَى قَمَرٍ حَلَّتْ مِنْ الْكُوفَةِ فَلَقِبَهُ الْحَزْبُ زَيْدُ الرَّيَاسَةِ
وَمَعَهُ الْهَيْفُ فَارَسَ مِنْ أَصْحَابِ بْنِ زِيَادٍ مَشَاكِلَ السَّيَالِ حَتَّى بَدَأَ
 روانه شد بطرف عراق تا آنکه رسید بجای که دو منزل بود از کوفه پس ملاقی
 گشت با او و بن یزید ریاحی و همراه او بودند هزار سوار مسلح از مهران
 ابن زیاد و فقال للحسین ان عبد الله بن زياد قد ارسلني اليك
 و امرني ان لا افارقك حتى أقدم بك اليه و انا والله كاد
 فما يمكنني الرجوع الى الكوفة ولا سبيل الى مفازك بكفت
 حزاب حسین که ابن زیاد فرستاده است مرا بسوی تو و حکم کرده است مرا با پیش
 جدا نشوم از تو تا آنکه بپرتم تر از داو و من بخدا زین کار کراهت نداشته ام
 پس نیست ممکن مرا با تو گشت بکوفه و نه راه بسوی مدایع تو یعنی چون حرب
 یزید ریاحی در اثنای راه با جناب حسین در خورده گفت که مرا هر چند ابن زیاد
 با هزار سوار مسلح برای گرفتاری تو فرستاده است لیکن دل من را نمی آید آنست
 که تر از گرفتار کرده پیش ابن زیاد رانم و این بهم نمی تواند که ترا گذارم چنانچه

کوفه با هم فقال له المسموع اني اقد علم هذا البكك حتى اني كنت
 اهل به وقد كنت على نسلهم وانهم من اهل الكوفة فان كنت
 على نسلهم وحدثك في مضرته واهل انصراف فقال له الحمد لله اعلم
 هذا البكك ولا التوسل ولا يملكني التوسل الى الكوفة فلا اقامتك
 حتى اذن قم اليك النبي وطال الكلام بينهما ما ليس لفت ما حشيش على السلام
 که من بیا، مابین شهرتار سیدس نامه بای اهل آن و نیامد بدیش من ابلیج
 ایشان و شما از اهل کوفه هستید پس اگر ثبات و قائم هستید بر بیعت خود و این
 شهر شما و اگر در مابین گفت خرابا نام حشیش که بخدا من میدارم این نامه را
 و نام بیا را و بیعت میکنم مرا اگر گفت مکوفه پس نیکو دارم ترا تا آنکه سرم ترا
 بپیش اس ریاد و در ارتد شخص بیا بهر دو با جمله چون حرب برید ریاحی سبب
 آمد خود بجهت حضرت امام عرس بود آبجواب در جواب ارشاد فرمودند که من
 ار خود عارم کوفه شده ام بلکه کوفیان نامه با و قاصد با و ستاده با صرا و نسا
 تمام اطلسید و شما که آمده آید پیر اهل کوفه هستید اگر ثبات و برقرار برید
 بیعت خود با شدید زحمت و بیعت شهر شما می قسم و الا لا محنت بوطن خود می کنم
 حجه بحری خود در ترقیم نامه با و ترسیل فایده با و فرستاده گفت که اکنون بارت
 من مکوفه مدون بدون جناب سرد اس ریاد ممکن نیست و گوید که اولاً تحریر
 و گذاشت حضرت امام راسی شده گفته بود که جناب را اختیار است هر جا
 که خواهد بودند من مکوفه می روم و پیش این ریاد عرض میدهم که حشیش نام
 ملاقی شده و لطیفی و گرفت که درین حال نامه اس ریاد تمام حردین مصوب
 رسید که در اسیر کردن حشیش تقصیری نمی والا بهر شما مثلاً اگر دی که تحمل آن
 نتوان کرد و لذا از این حال خود ترسید که اگر سواران این زیاد که بهر شما هستند

عرض با چراغان نمایند خداوند که از دست جور این زیاد بر سر وقت ماجر و روز باز
 مبالغه در برون آنجناب نزد این زیاد و بکار برده تا آنکه از طرفین کلام بطول
 آنجا مید و سلسله سخن از جانبین در از کشید قصه کوتاه چون حضرت امام
 مرضی خود یافت عنان غریمت از کوفه بر تافت و سائق و قائم قضا و قدر
 کشتان کشتان آنجناب را بکربلا انداخت حالا این واقعه شنیدنی و کار گذار
 تقدیر وید نیست **فَانْخَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ حَلِيقِ الْكُوفَةِ إِلَى كَرْبَلَاءَ**
وَنَزَلَ بِهَا فِي الْيَوْمِ السَّائِي مِنَ الْحَرَمِ سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِائًا
نَزَلَ سَبَّالَ عَنِ اسْمِهَا فَيُقَالُ هَذَا مَوْضِعُ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ فَقَالَ
مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوْهُ اَنْفَالًا وَنَزَلَ الْحَرُّ وَ
قَبَالَهَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِاَرْضِ كَرْبَلَاءَ پس باز گشت حسین
 از راه کوفه و متوجه شد بسوی کربلا و رسید در آن بتایخ و در محرم سال
 شصت و یکم و هر گاه رسید پرسید از نام آن مکان پس گفته شد که این مقام
 است که آنرا کربلا گویند پس گفت که این جای کرب و بلاست پس فرود
 آمدند قوم و انداختند بار بار او فرود آمد و هر و لشکر او مقابل حسین رضی الله
 عنده بر زمین کربلا و در تر جمه طبری و غیره آن نویسند که چون حسین بکربلا رسید
 حُزْنُ بِنِزْدِ بِرَاجِی بِطَرِيقِ خَيْرِ خَوَانِی عَرْضَهُ داشت که اینک فوج و گمر فرستاد
 این زیاد و میرسد جناب را میگذارم که شب شب کوچ کرده به جانب و گمر روند
 چنانچه آنجناب کوچیده تمام شب قطع مسافت فرمود چون سپیده صبح و شب
 دید که بهمان زمین کربلا وارد است و گویند که این معامله نهفت شب اتفاق
 افتاده که هر شب راه میرفت و باز و صبح خود را بر زمین کربلا می یافت تا آنکه
 کار بجائی رسید که شتر انرا می زدند از جای خود حرکت نمی کردند پس چار و ناچار

نه تمامای شربت که نگارها خجاست اما مست کند و در طبع مقام ابراحت و
 همین که هیچ در میسیر و بد و هر چه او در جنت میگرداند حول ادریس و در جنت
 کل میگرداند و سنا و این مال فرید و که از اینجا رفتن می یوایم که مایه سوختن
 و شعله و مثل من این ریش است و شیر در جنت و شیر است که چون حسین
 که با آب سید و خواب و دیگر که آنحضرت علیه السلام با جماعه با آنکه آن
 آرزو چنان را در کنار گرفتند و هر دو یکدیگر ای فرید من سید انم که و تنه
 قیامت کرده و در صدر گشتند افتاده و پستان از شفاعت من در قیامت
 فرمودم ای و در یک است که خدا تعالی ترا بدخه شهادت رساند و بهشت را
 برای تو قرار است اند و پذیر و یاد در نو میل است نه پس آنحضرت علیه السلام
 دست بر سینه شش ساد و فرمود اللهم اعنیا الخشن منیر او آخر استین و خوا
 میدار شد و رایل بیت خود این حواس بر آید جمله گریان شدند و گریه آید
 و آیت الکریم را چون بر زبان را بداند آنحضرت حول هر وصول حضرت امام حسین
 علیه السلام بر من که بلا و کوه گوش اس را بدید رسید آنچه از دست جوش
 نوقوع آمد آری ما بدید گفت عید الله کما نالنا الی الحسین علی
 الی سجدت یزید فلما اورد الکتاب علی الحسین فصرعه و القاه
 و قال للرسول ماله عندی حوائج الرجوع الرسول الی من زیاده
 فاستد عصبه و جمع الناس و جهز العساکر و صبروا مقبلا
 عمر بن سعد و کان و لاه الزی و انما لهما و کس له و استغفر
 من حروجه الی و قال الحسین فقال له ان زیاده امان
 یخرج و امان ان یقید علینا کتابنا رسولک الزی و انما
 و یقید فی سینک و اختار و لانه الزی بستر نوشته بهیاد

این
 است
 که
 در
 این
 کتاب
 آمده
 است

این
 است
 که
 در
 این
 کتاب
 آمده
 است

این
 است
 که
 در
 این
 کتاب
 آمده
 است

تا حسین برای طلب بیعت نرید پس هرگاه رسید تا پیش حسین پس خواند
 آنرا و انداخت آنرا و گفت به قاصد که نیست این نامه را نزد من جواب
 پس باز کرد و دید ایلمی بسوی ابن زیاد پس سخت شد خشم او و جمع کرد مردم را
 و سالان کرد لشکر بار او و تجویز نمود سردار لشکر عمر بن سعد را و بود ابن زیاد
 که حاکم کرده بود ابن سعد را بر ولایت رکنی و اضلاع آن و نوشته بودند
 برای او پس استغفار نمود ابن سعد از خروج خود برای جنگ حسین گفت
 با این سعد این زیاده یا خروج کنی برای جنگ حسین و یا باز دهمی ما را سعد با
 که چگونه است رکنی و اضلاع آن بتو داده ام و نشینی در خانه خود پس اختیار
 کرد ابن سعد ولایت رکنی را جمعا چون ایلمی ابن زیاد ناگام گشته عرض حققت
 پیش او کرد و ناگه غضب ابن زیاد بر داشتند آورده سری با همگان کشید
 و تجویز کن سوخته بر خود چیده در بند محاربه حسین افتاد و جمع مردم و سالان
 لشکر برای جنگ نموده ابن سعد را که عامل رکنی و اضلاع آن ساخت بود
 طلبید تا مقدره الجیش گشته بهر کردگی لشکر از پی قتال بکربلا روانه شود
 و جنگ با حسین نماید ابن سعد از اختیار این کار استغفا نموده خود را نیکسو
 کشید و خواست که بمقابل و محاربه حسین نرود که ابن زیاد با و نوشت که
 ای ابن سعد یا حسین خروج بکن و برای جنگ او برو یا از حکومت ری
 دست بردارسته پس یکم بوداده ام آنرا استر و نعماد در خانه خود بشین
 پس ابن سعد و نیاز بر دین اختیار کرده استر او سنده حکومت ری
 و معزولی از آن گوارا ساخته بقبول حکم ابن زیاد پرداخت و طلع ایلمی
 قِتَالِ الْحُسَيْنِ بِالْفَسَاكِ فَمَا ذَكَرُكَ مِنْ زِيَادٍ مَجْهُورٍ حَبِيؤُ شَيْءٍ
 اِلَّا اَنْ يَجْتَمِعَ عِنْدَ هَمْرَبْنِ سَعْدِ بْنِ لُثْنَانَ وَ عَشْرُونَ الْفَمَا يَكُنْ

استغفار
 همان خردن
 سندی
 حاکم و امیر

قاریس و راجل فکر و اساطیر المصاحف و حاکم و ابی المصاحف
 و مکی المصاحف و اصحابه و کان اکبر المصاحف یقیناً
 قد کاشف و نایب و سرمد اس سعد برای قتال حسین لشکر یارین
 اس زیاد تمهید لشکر و سامان توج برای اس سعد میکرد تا آنکه مجتمع و فراهم شد
 نزد عرس سعد بست و در کس از سواد پیاده پس فرود آمدند مرکب را کتب
 فرات و حامل شدند و سپاه آب حسین را حیات و بودند اکثر حرج که
 بهنگام او کسانیکه تحقیق نامه را نوشته بودند و بیعت نا و نمودند یعنی این سعد
 قطع حطام دیوی زمین را بدینا و رخش و خیر نکال و دیال احمدی آمد
 معالیه حسین را که لشکر کشیدها کرد و این زیاد حشر اس هادی در
 توج برای کمک اس سعد میسر شد تا آنکه اس سعد را جمعیت است
 و در راه پیاده و سوار هفتم محرم در کربلا رسید و حامل میانه لشکر حسین و شیط
 فرات گردیده مرکب را آب بالکناف و کتید و مرث آب را از لشکر حسین هار
 و شسته عرصه را آنجانب تنگ ساخت چنانکه همه حامی یاران و سواد بیان
 خنجر و کبار بالبلیت شاقی کوثر و تنج و روح شمر تمام برای یک قطره آب
 و از تشنگی میناب و دل سید ریای و کسات گشتند و در حیات یزید
 همدانی که از لشکر یار حسین بن علی بودی نیست امام مظلوم عرض داشت
 که اگر فرمان رو و پیش اس سعد رفته استحار است که کمر از شاد شد که احتیاج
 است چون یزید همدانی نزد اس سعد رفت تا او در جرد و بیعت تسلیم
 که شعا را سلام است که و اس سعد خطاب یا یزید همدانی که ده گفت که ای ابر
 همدانی ترک سلام چه اگرستی آیامس سلمان نیستم و جدا رسول را می شناسم
 یزید را بی جواب داد که وای را سلام تو که دعوی سلمانی می کنی و سر روح

پیران رسول و اولاد بتول نموده که قتل ایشان بسته و نشسته برای خون اینها نشسته
 و فرات دریای است که سگ و خوک از آن آب میخورند و حسین بن علی و برادران
 و فرزندان و زنان اهل بیت عفت و مهارت از تشنگی جان بلب دارند و قوای
 از ایشان منع کرده و باز میگوئی که من غذا و رسول را می شناسم و بدانستم این
 گفت که ای یزید همدانی همه راست گفتی لیکن چه کنم که دل من راضی بگداشتن
 حکومت ری و اضلاع آن نمی شود پس یزید همدانی مراجعت کرده حقیقت حال
 بخدایت حسین عرض نمود و امانا باین حکایت است آنچه در صحیح بخاری و ترمذی و
 خلاصه اش اینکه شخصی از اهل عراق بخدایت ابن عمر از طهارت خون پشه رسید
 گفتند که عراقیان از خون پشه می پسند و فرزندان رسول را کشتند و پیش
 حلال انستند و من بگوش خود شنیده ام که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 میفرمود و همارچا تنای من الدنیا گویند که چون لشکر ابن سعد آماده جنگ شد
 حسین بن علی علیها السلام از مقام خود برآمده و برومی ایشان با پستاد
 و بعد حمد و ثنای خدا خطاب بشکریان یزید نمود فرمود که ای مردمان پندید
 که من کدام و نسب من از بیان کنید و در دلهای خود تا اهل کربلا بگویند که شما
 را چنین خون من و تنگ حرم من درست است یا نیست و من چه
 و خبری شما نیستم و فرزندانم رسول خدا نیستم آیا منزه سیدالشهدا اعم
 من نیست و آیا رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در حق من و برادر من است
 شایب اهل الجنته نفرموده و دیگر از فضائل مناقب خود بیان فرموده و حجت
 بر اعدا تمام ساخت و نیز گویند که چون لشکر ابن سعد آب را بر شکر
 حسین نهند نموده کار بر اهل بیت نبوت تنگ گرفتند حسین بن علی باین سبب
 نوشت که از سه کار یکی افتخار کن یا مرا بگذار تا بکار روم یا اجازت بده که رخت

عیبت است و دیگر کشم و آجایب است و یار نیست سرید لفرست این سعد جواب داد
 که تاس تاس زیاد نویسم چون مانس براد ما به ساد نوشت از تهیدی این
 کبر و که اگر پیش دست به بیعت به یار گذار و بهتر و آلا او را باید کیست و من ترا
 برای جنگ فرستاد و ام به برای صلح ماند که بگانه قتال با و هم می و آلا
 سخای تو دگر می سپرد چون تاس مانس براد با من سعد سپید تا وقت صاف
 آراست و لشکر ایامه دست کرد و گفت کاشی شین من بسیار خوشم
 که تو میعت نایرید کسی و من بنحون تو متلانه شوم این کار من انجام یافت
 اکنون آماده جنگ مایر شد و سر گوید که چون لشکر این سعد آب فزات را
 پس پشت گرفته و رود آمد و همه گاه چنین بگستان پورده آب سرگاه که مع کوبد
 چاه با کندید تا هفتاد دست کاویدد آب میافتد ابلیت موت و دیگر
 یاران و سواران و دواب از تشنگی بنیاب شدند و از تشنگی کام احمدی اقطاع
 گفتار نامه و اشاره سخن می گفتند و با هم می گفتم که در دید چون بیضا فتنی هر را
 و کودکان از دور گذشت سبب عباس من علی را تا می چند برای آوردن آب
 فرستاد و نیز پدیان مکر داشتند که آب بگیرد عباس را مخرج کرد و بهر ایوان
 او رگتند عباس رحما حورده می دست چنین رسید و زمان حال گفت که
 سحر آت شمتیر آبی نصیبت شدنی نیست و قصی روانت کرده اند که خیره چنین
 در صحرای استاده بود و شخصی می ریت آل حضرت حاضر شدند که آنجا مشغول
 تلاوت قرآن است و آشک از چشم جاریست عرض نمود که چگونه وارد این
 شدی فرمود که گویان مایه با نوشتند و قاصدها فرستاد و در و اما اطلب مدد
 و این زمان تشنه حوس من شده اند و اکثر از خازین قتال من کسانی هستند
 که دست را میعت من واده اند و از هر صواعق مستول است که چون چنین

این سختی گذشت نصیحت برادر خود یعنی حسن بن علی ایاد میکرد و میگریست
 که وقت رحلت فرموده بودند که ای حسین از سفهای کوفه و اعیان آن بچیز
 باشی و بر اقوال ایشان خروج نکنی که موجب خفت پریشانی تو گردد و در ترجمه
 طبرسیست که حسین و خیمه آمد و حرم محترم نصیحت فرمود و امر به صبرت نمود
 زنان بگریه و راندند حسین زنان را از گریه منع کرده نظر بجانب آسمان برداشت
 گفت که خداوند! تو میدانی که بیعت با من کردند و باز عهد شکستند یارب تو
 و از من از ایشان بستان پس مردم همراه اطلبید و همه را جمع کرد و گفت که
 آنچه بر شما بود گردید و شرط خدمت بجا آورید شما اندک آید و ایشان بسیار
 شمار از بیعت خود بیرون کردند هر طریقی که استه باشند باشند بر وید و من از جان خود
 نا امید شدم همه حاضر شدند که این از ناخواهد شد که ترا در دست اعدای این
 روز سیاه مبتلا بگذاریم و جان خود بسلامت بریم فدای قیامت پیش جدت
 چه غدر کنیم یا همه جانهای خود را پیش تو فدا می کنیم پس مضمون این شعر شعر

گروست دینم از حیا ختم | و ز پای مبارکت نشاء ختم | هم از میان نخست
 که هست چیست بستاند و دست از حیات خوشستند و نظر شهادت داشتند
 لشکر این سعدی مقابل و زنده آوده کارزار گردید پس ایچه اتفاق افتاد آنرا
 باینشید فلما تبیین أن القوم قاتلوه آخر اصحابه فاحتفروا
 حفرة شديدة بالخذق حول الحسكر وجعلوا لها جهة
 واحدة يكون القتال منها وركب عساكر ابن سعد
 واحد قوا بالحسين و زحفوا و اقتتلوا پس هرگاه به یقین داشت
 که هر آینه جماعه ابن سعد قتال خواهند کرد با او امر فرمود اصحاب خود را پس
 ساختند سنگری شبیه خندق گرداگرد لشکر داشتند برای آن جهت که

که باشد قتال از آن کمین حال سوار شدند لشکریان اس سقا و نهر که بر دشت لشکر
 خستین را و همچو نمودند و لشکر قوم جنگ ساختند یعنی چون خستین سقا و نهر
 داشت که لشکریان آن نمودند دست از لغو نماندند و برای جنگ می گدازید
 اصحاب خود را حکم فرمود تا آماده جنگ شوند و داو شجاعت داده کسب شهادت
 نمایند پس یاران آن صاحب لشکری گروید اگر دستگیر شدند سقا و نهر
 آن راهی داشتند که همان راه برای جنگ برآید و کارزار نمایند و پس که آن
 خستین این سامان کردند سواران این سعد چیمه گاه خستین را حلقه نمود و جنگها
 نیز نمودند و هنگامه قتال کرم ساختند پیسیده بماند که چون و هم محرم رسید
 و صبح عاشورا را این مشرق نمایست تا دید آن سقا و نهر که راسته رفت و بماند
 جنگ کشید جناب سید الشهدا علیه التجه و التناعد تا دیده مار صبح بر چهار پشته
 روبرو لشکر اس سعد آمده حلقه خواند و بعد مراع از حمد خدا و استعظمه صلی الله
 علیه و آله و سلم خطاب با طرف مقابل فرموده ارشاد کرد که ای مردمان بر سپید
 که تریسایان زبان قسم خیزیشی را تعلیم می کسد و خودان اگر تری از آمار
 موسی می یابند آری بر میدارند و سکه پسر و دختر و بچه شما هستم کمره قتل من
 بستاید و سیدایم که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم مرا زود و خوانده است
 و نوزید هسته و دج و شای من کرده آیا حق کسی از شما ریخته ام که در صد قصاص
 او و تن من شدید یا مال شما برده هست که طلب آن می نمایم یا دیگر
 سطلاله دارد که برای آن عرصه بر من تنگ کردید من مدینه منوره برگزید
 خود نیست بودم مرا آسجا نگذاشتید بلکه آدم رسولان در طلب من دستا دید
 و نامه بانوشتید نزد شمار سیدم با من عذر کردید و لغتن آمدن و دید چون
 خطبه خواند بخاکش جواب را و پس فرمود که حجت خدا بر شماست و شمار این

یعنی نیست و اکثر از بخوابانید و بر اسب سوار شدند و صف بپاراست تا ایشان را بجا کنند گویند
 که مردی از لشکر ابن سعد آمدند نامی که در حقیقت علیه العیطان بود و سپه را جولان داده
 میدان و غارت دید که آتشی بر گرو عیال اطفال حسین بن شهن که دوده اند تا کسی بخانه نکند
 که اخی حسین اشرار با و ترا به آتش دنیا پیش از آتش آخرت آتخاب در حق او دعای بار
 کردیم تا دم پای آتش در گوی افتاده و او را بدان خندق پر آتش انداخت آخر آن
 ناری در میان آتش بسوخت بعد از آن و تن از لشکر ابن سعد برآورد مبارز خوشتر از این
 جلف و کس بمقابله برآورد آن فرور گشته به جهنم سپاه رسانند و گویند که هرگاه مبارزی را
 بر جنگ بشکریان ابن سعد بخوبستند امام مظلومان پیشین فدای میگرد و سولیا نش میگرد
 و میگویند که یارب سول اندازایان کس هم زنده و سلامت ترا بچنگ نیکداریم با لشکر
 ابن سعد یافتند که همراهیان حسین ل برگ نهاده اند بمقابله فردی فرو می از عهد جنگ نتوان
 لهذا بمقابله یک کس چند بار آمده مبارز حسین تیر باران میزنند تا آنکه هر کس را بشکریان
 حسین برای جنگ سیرفت زنده نمیگشت و از اینجا است که میفرمایند و گفته شد که یقتل
 مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاصْحَابِهِ وَاحِدٌ بِحَدِّ وَاحِدٍ إِلَى أَنْ يُقْتَلَ
 مِنْهُمْ وَكَانَتْ عَلَى حَمْسِينَ رَجُلًا وَبِهِمْ رَهْ كُتِبَ بِشَدَاةِ الْبَيْتِ حُسَيْنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِأَيِّ
 أَوَّلِي لَيْسَ كُنِيَ تَأْكَدُ كُتِبَ شَدَّ زَيْنًا زِيَادَةً بِرِنَجَاهُ كَسْ فَوَئِدَ ذَلِكَ صَاحِبُ الْحُسَيْنِ
 إِمَامٌ مُغِيثٌ يُغِيثُنَا لَوَجْهِهِ اللَّهُ إِمَامٌ ذَابِبٌ يُدَبُّ عَنْ حَرِّ حَرَمِ
 تَسْؤُلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْؤُلُ دِيرِ مَالِ فَرَادِ كَرْدِ
 آقا فرادسی هست که بفریاد ما رسد برای خدا آقا دافعی هست که دفع کند از حریم غیر خدا
 همه اسد علیه واکه و سلم یعنی چون اکثری از پیاران و موالیان اهل بیت بقتل
 رسند و زیاده بر نجاه کس از اهل و اصحاب حسین علیه السلام جام شهادت کشند
 حسین علیه السلام بفریاد آمده اظهار استغاثه کرد و این فریاد و استغاثه

و قطع برای تمام محبت او و نامعلوم شود که درین حال کدام کس از عیان
 اسلام شریک بعیدیت امام امام سید را قادیان بخیرین بزرگواران
 تقدیم ذکر کند آنکه علی بن اوسیه و علی بن اوسیه و علی بن اوسیه و علی بن اوسیه
 کنت اول من خرج عليك و الا ان في خبرك فممن ان اكون
 مقفول في نصرك لعل انال شفاعه حلالك عند الله و علی بن اوسیه
 نعمتی سعدی فكم یزول بقاءکم حتی قتل و قتل معاه اخوه
 و انما و مولا ایضا یس یک ماگاه حرم یزید ریاحی که مقدم شد و کرد
 به تحقیق متوجه شد سواره را سبب خود بطرف حسین و گفت ای فرزندی سید
 صلوات الله علیه و آله و سلم بر آیه بود من اول کسی که خروج کرد بر تو و اکنون در
 گروه تو ام پس این را مرا با ای که بشم کشته شده و در بدگاری تو تا میایم شهادت
 حد تو و دای قیامت کیس حمله کرد بر لشکر اس سعد پس مقابل کرد با آن قوم تا آنکه
 کشته شد و کشته شد با او سوار او و کس او و مولا او یعنی چون شین فریاد کشید
 و صدای استعانت از اقامت معلوم باید کرد و در حرم یزید ریاحی ای که میبایست
 سید الشهدا او در نزد رسول خدا ملا حظت کرد و توفیق سعادت ابدی از اطاعت
 این سعد و در ای که سبب دیده و به سابقه سعادت سروری از رفاقت یزید یار
 احراف و رزیده به حضور امام مظلومان رسیده عرصه داشت که سالک از اولین
 خارجین لقبال تو بود و همچنان از سالکین ناصر تو ام در میان برو و که جان
 خود را در جوی نصرت تو گذارم و در دای قیامت تقدیم شهادت جدای تو بود
 ایمان از من ای که گفت و بعیت بهادر و سپهر و مولا یی خوش بر لشکر این سعادت
 و این هر چهارتن چندان بفرستد مقابل که گرم گیر او دیدند که بسیاری را از قوم شقیان
 شریع و دیگر کشته شادان شادان بنبرل شهادت رسیدند بمجمل چون یا لان

و مولیان حسین یک یک و او شجاعت بنیدان جنگ داده جانهای خود را فدای
 توبلای قمر زنده رسول خدا و اهل بیت میسختن نمودند و غیر از تنی چند از عزیزان و
 قریبان باقی نماندند جناب سید شهید فرمود که خالیا نوبت نیست و خواست که از
 بیعت قتال برآمده متوجه بالشکر اعدا شود که برادر و برادرزادگان و سایر عزیزان
 فریاد کردند که تا یک تن هم از ناجانی بقالب دارد و ترا بجنگ نمی گذاریم چون آنها
 هم یکی بعد دیگری کار خود کرده بدرجه شهادت فائز گردید چار و ناچار نوبت بمقابلت
 سید الشهدا تن تنها بالشکر اشقیاء رسید اکنون آنچه ناشنیدنی بود شنیدنیست
 و هر چه ناپدیدنی بود دیدنی فاللحم القتال و حته قتل اصحاب الحسین با سحر
 و ولد و ایحوشه و بکوعه و بقی و حده قباد و بقیه و سیه
 مصلک فی یدیه کم نزل یقاتل و یقتل من بکر الیه حتی قتل
 منهم الکثیر فاختنعت البساکات و المسواک تا تیه بین کل
 جانب پس باشت او رسید قتال تا آنکه شخته شدند همه یاران حسین
 و فرزندان او و برادران او و غم زادگان او و باقی ماند آن حضرت تن تنها
 پس مبارزت فرمود نفیس نفیس خود را بیکه شمشیر برهنه بود در دست
 پس بسیار مقاتله میکرد و میکشت هر کسی را که می برآمد بمقابلت او تا آنکه کشت
 از ایشان بسیار را پس در گرفت او را زخمها و تیرها می رسیدند بر بدن او
 از هر جانب یعنی چون نائره قتال سر فلک کشید و کار از یاران و مولیان
 و فرزندان و برادران و غم زادگان در گذشت شخته نوبت محاربه بحضرت الشهدا
 رسید تن تنها سید سلول و در دست گرفته بمقابلت قشون اشقیاء پرداخت
 و زبان بلاغت ترجمان را باین اشعار آید آشناساخت لظم انا ابی علی ایچ
 من آل هاشم کفانی بهذا مفر حین افخر و جدی رسول الله اکرم من مشی

و من سماح اسد فی الارض پیروز و فاعلم انی سلاله احمد و عیسی سیدنی
 و العنایین و غیره و من کتاب اعداد ازل صا و قان و من الهمدی و الکو
 و الحیر و دیگر و هر کس که از لشکر مخالف رو بردی او سگست و او را می گشت
 تا آنکه جمعی و جماعه کثیر از دست و تیغ او به پاوی و دروغ ستاقتد و تر کر
 عجیب و لغزنی عیب و در موج مخالف راه یافته پس هرگاه عرصه مقابل
 لشکر اعدا تنگ شد از دور جدا کرده او را بر نیزه کردند چون ازین هم کار
 کشود و شمر و می خوش حیل و دیگر انگشت و آتش تند میزانه در کاسه میرفت
 چنانکه میفرمایند و آتس الشمر و د و الحوش السکون فی کثرت
 لخال بکته و کین نخله و حرمه فصاح الحشین و تحکموا بالسفر
 الشکران الذی انا لکم فاکلم بقرصون الحرقم فان النساء کلموا لکم
 و قال الشمر لا یجابه کفوا عن النساء فانصتوا و الذحل فی نسیم
 فاکلوا بالشهام و الزماح حتی سقط علی الارض شهید او خرد
 نصرته خرسه فکلم بقدر علی قطع راسه فاکمل حواری
 یزید قطع راسه و فی رواه فقال الشمر لا یجابه و یلکم
 ما تظرون بالرحل و قد انحصت الحرا حات و توالث
 علیه الشهام و الزماح حتی وصل سهم سبی من الاسقیاء
 الی حاکه فسقط عن المراس و صرته شمس صر
 علی و حیه فادسکه سیان ن اسس الخی
 قطعه یزید و نزل حواری ن یزید لقطع
 راسه فارتدت بداه فاکمل آخوه سئل
 بن من یادی قطع راسه و دفعه الی حواری

و من کتاب اعداد ازل صا و قان و من الهمدی و الکو
 و الحیر و دیگر و هر کس که از لشکر مخالف رو بردی او سگست و او را می گشت
 تا آنکه جمعی و جماعه کثیر از دست و تیغ او به پاوی و دروغ ستاقتد و تر کر
 عجیب و لغزنی عیب و در موج مخالف راه یافته پس هرگاه عرصه مقابل
 لشکر اعدا تنگ شد از دور جدا کرده او را بر نیزه کردند چون ازین هم کار
 کشود و شمر و می خوش حیل و دیگر انگشت و آتش تند میزانه در کاسه میرفت
 چنانکه میفرمایند و آتس الشمر و د و الحوش السکون فی کثرت
 لخال بکته و کین نخله و حرمه فصاح الحشین و تحکموا بالسفر
 الشکران الذی انا لکم فاکلم بقرصون الحرقم فان النساء کلموا لکم
 و قال الشمر لا یجابه کفوا عن النساء فانصتوا و الذحل فی نسیم
 فاکلوا بالشهام و الزماح حتی سقط علی الارض شهید او خرد
 نصرته خرسه فکلم بقدر علی قطع راسه فاکمل حواری
 یزید قطع راسه و فی رواه فقال الشمر لا یجابه و یلکم
 ما تظرون بالرحل و قد انحصت الحرا حات و توالث
 علیه الشهام و الزماح حتی وصل سهم سبی من الاسقیاء
 الی حاکه فسقط عن المراس و صرته شمس صر
 علی و حیه فادسکه سیان ن اسس الخی
 قطعه یزید و نزل حواری ن یزید لقطع
 راسه فارتدت بداه فاکمل آخوه سئل
 بن من یادی قطع راسه و دفعه الی حواری

و پیش آنکه خرفی الجوشن سکونی بالشکر خود پس مانک گشت و بیان امام مظلوم
 و خیمه و حرم او پس فریاد کرد حسین که وای بر شما ای گروه شیطان منم که قتال
 میکنم با شما پس برای چه شما متعرض میشوید منجرم که هر آینه زنان قتال با شما نکنند
 پس گفت شما باصحاب خود باز مانند از زنان و قصد کنید بسوی این تهر و پس میل
 کردند به تیر و نیزه با تا آنکه افتاده بر زمین شهید شده و خواست که برود سراور انضر
 بن خوشه پس قهرت نیافت هر چه بدین سراور پس غر و آمد از اسب خولی بن
 نیزه پس برید سراور در روایتی است پس گفت شما بیاران خود وای بر شما چه نظر
 می شد باین مرد و حال آنکه فکر گرفته است او را زخمها و پیانی رسیده بر و تیر و
 نیزه با تا آنکه رسید تیر بدختری از بدبختان بسوی حلق او پس فرو افتاد از اسب
 و بر دوش شیری بر روی او پس رسید او را سنان بن النسنخ پس مجروح گرد
 او را بنیزه و فرو آمد از اسب خولی بن نیزه تا برود سراور پس برید و دستها
 او پس فرو آمد از اسب برادر او شبل بن زیاد پس برید سراور او بنداخت
 آنرا بسوی برادر خود خولی جملاً چون لشکریان ابن سعد تاب مقابله و محاربه با جفا
 سید الشهدا علیه الوف من التجهه و الثنا و در خود نیافتند شمر بد پیکر حیل و دگر کشیدند
 خود را با جاعه خود میان حسیلین و حرم محترم حائل کرده خواست که دست تعرض
 با اهل بیت نبوت دراز کند که امام مظلوم لغره و کجگرم یا شیخه الشیطان زده
 فریاد کرد که من با شما می جنگم این چه نامر و لیست که بر زنان میگناه می تازید مجروح
 اصغای این صدای مهابت انما شمر از تعرض منیم سر امده عصمت و طهارت و
 کشیده با بملربیان خودش متوجه آنحضرت گردید پس از یک طفری جماعه شمر و اطرف
 دگر فوج آنرا حمله آورده جناب سید الشهدا را از پس و پیش در میان گرفتند
 آنقدر باران تیر و نیزه از هر دو سو بر سر وقت امام مظلوم باریدند که آنرا که تاز

و حکم کرد این سعد بن مسعود را پس سوار شدند بر اسبها و رفتند قن حسیل
علیه السلام را و آذ سلاوا لک کرم مع بقیة المؤمنین مالک و خولی
بن یزید بن ابی اهلن زیاد و فرستادند سر کرم امام علیه السلام را بابشیر بن
مالک و خولی بن یزید بسوی ابن زیاد با کمال چون سر کرم منطلو ص را به خنجر برداد
از تن جدا کردند و شجره رسالت بود و وجه نبوت و نبالت را به همیشه ظاهر می ماند
و گویند که فیس بن اشعث پسر منش از تن بی سر بر کشید و عبید بن ربیع
او گرفت و شمر با هم میان خودش قصد خیمه ابلهیت عفت و طهارت نموده تبار
پروخت علی بن الحسین که بر بست بیماری افتاده بود همین که نظر شمر بر گوش
افتاد خواست که او را بکشد که شخصی دشتش گرفت و گفت که مسلمانان اطفال
اکفار را نکشند و تو این کودک چهار مسلمان را می کشی شمر جواب داد که امیر یعنی
ابن زیاد فرموده است که زنی از آل عبا نباید گذاشت او گفت که اینم را پیش
امیر باید فرستاد تا هر چه خواست او باشد لعل اگر پس شمر و ابن سعد گفتند
که اسپان را برین بستین و مانند چنانچه بست کس از سواران جسم شریف و
عصر لطیف حسنین را با مال شمر سپان ساختند چندانکه استخوان تن مبارک
ریزه ریزه شده بشکست و پیر مبارک را بر نیزه کرده بابشیر بن مالک و خولی بن
یزید بگویند پیش ابن زیاد فرستادند و زمان ابلهست را بر شتران بی پرده سوار
کرده و علی بن حسین بیمار را بر شتری انداخته روانه بکوفه ساختند و گویند که ابن سعد
یک روز در کربلا مقام کرده کشتگان خود را در گور نموده و تن حسین و سر امیر را
تا سه روز و پنجمان افتاده ماند و کسی دفن نکرد تا آنکه مردم عاصریه که آن قریه است
بر کنار فرات فرا هم شده تن حسین را در یک گور و دیگر تنی ها شمر را در جنب او با
شهد را یکجا کرده دفن کردند حالا اسامی شهدای ابلهست که با جناب سید الشهدا

و کشته شدن برهان
جسم حسین
غیر از
علیه السلام
اسامیان شهدای

و در کربلا شهید شدند و سرشک عم از دیده بر عم در اتم اس حیار اهل عالم
 ناید مارید و استنشید معده رحمتی الله عنه محمسه من اخوت
 العباس بن علی و عثمان بن علی و محمد بن علی و عبد الله بن
 علی و جعفر بن علی و ثلثه من ولدا الحسن آیه الفاسم
 بن الحسن و عبد الله بن الحسن و محمد بن الحسن و قیل
 انونک بن الحسن و قیل معده انما علی الاکثر و آیه قاتل
 بنی نکی اییه حتی قیل شهید او عبد الله قیل صغر
 لیکن ملاک جاءه سهقه ضعی و هو فی حرا آیه قتل و قیل
 معده قیل و عوف انما عبد الله بن جعفر و عبد الله و
 عبد الرحمن و جعفر و سوعیل بن ابیطالب فهو لا
 مع الحسنین سینه عشر رجلا و سبعة عشر رجلا
 من خیار اهل بیت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 قد استشهدوا و ایوم شهید و شهید شدند با حسین علیه السلام مجلس
 از برادران او عباس بن علی و عثمان بن علی و محمد بن علی و عتبه بن علی
 و جعفر بن علی و ستم کس از پسران حسن برادر او یا ششم من حسن و عتبه بن علی
 بن حسن و عثمان بن حسن و عتبه بن حسن و شهادت یافتند همراه شهید
 دو پسر او علی اکبر پس هر آینه و مقاتله کرد و حضورید ز خود تا آنکه کشته شدند
 معمر و شهادت یافت و عتبه بن شهید شد و صغر بن بکر ملا رسیده بجای او
 میرد سختی در حالیکه او کسارید ز خود بود پس کشت او را و شهید شد و امام ظلم
 محمد و عوف هر دو پسر عبد الله بن جعفر بن ابیطالب و عتبه بن عبد الرحمن و
 و جعفر پسران عقیل بن ابیطالب پس این جماعه همراه حسین علیه السلام شازند

و عتبه بن
 محمد بن
 سبعة

یافنده مرد از بهترین اهل بیت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم تحقیق
 شهید شدند آن روز بمحله پنج کس از برادران جناب سید الشهدا
 یعنی عباس و علی و محمد و عبداللہ و جعفر انبای عسلی مرتضی علیه السلام
 و قاسم و عبداللہ و عمر و نذر و بعضی ابو بکر نیز از فرزندان حسن
 بن عسلی برادر دیگر او و دیگر کس از فرزندانش یکی عسلی اکبر که
 بمحض قتل پدر برادر گزار و بعد که بنگ بالمشک کف و رخت کارزار کشاده
 و دیگر عسب الله که بعضی او را علی اصغر گویند در غرور و سبالگی
 از صدمه تیر مار پیخته از بد بختان فوج اعدا که بر خلق معصوم رسیده
 و کشتار پذیر جان داده و محمد و عوف و کس از پسران عبداللہ
 بن جعفر بن ابی طالب و عبداللہ و عبد الرحمن و جعفر هر سه
 پس عقیل بن ابی طالب این جمله شانزده یافنده کس از خیار
 اهل بیت رسالت و معرکه کربلا همپای سید الشهدا محرز قصبات است
 و مضمار شهادت گشتند و دیگر از اولاد مهاجرین و انصار نیز در آن
 روز شہید شدند و علی اوسط که لقب شریف او زین العابدین است
 در واقعه کربلا بیمار و پس زار و نزار بوده بعد شهادت برادر خودش
 یعنی حضرت علی اکبر بخدشت امام آل عبا حاضر شده عرضہ داشت که اجازت
 رود تا باد شمشیر جنگ کرده در حضور اقدس شرف شناسد و پانجم
 آن جناب فرمود که ای فرزندم تو یادگار رسول خدا و بقیہ آل عبا هستی
 اگر تو هم کشته شوی مثل رسول پاک صلی الله علیه و آله رسالت انبیا و بن
 برکنده شود و باش که بنور با تو حسا بهاست و عقیب بن پادشیمان
 محارب سازند و همواره با صبر و شکر و از سبب بانیه دانست

فوار شہید یافندگان
 حسین جانان

که در اولاد شریف حضرت امام حسن علیه السلام خلاف سنت ارمعه العشره
 این جور میستولست که امام حسین را سه پسر می‌نامی علی اکبر و علی اصغر و حمزه و دو
 دختر فاطمه و سیمه که بود و آن الاضر در عالم العز که گشته که چهار پسر و دو دختر بودند
 و عمده اند از آن سه پسر زیاده موده و جانی محسن الدین اذ العباس در دوازده
 الهی گشته که اولاد امام حسین شش پسر و سه دختر بودند و پسر که زیاده موده
 او سبط و حمزه است و دو دختر زینب و بر و بعضی علی اصغر لقب امام بن العابدین است
 و بعضی ایشان را علی او سبط گویند و محمد و جعفر را حال معلوم نیست متناهی قبل
 ملوغ و فوات یافته باشند و باقی از پسران آنحضرت در واقعه که ملا علی قاری
 مانده و حق تعالی آنچه را برکت در اولاد شریف حضرت ایشان مستحبه که تمامی
 عالم از اولاد اجداد ایشان پیراست و تا تمام قیامت راه عالی از این شصت
 برکت نخواهد بود و در بعضی از مکاتب جناب مصنف علامه علیه الرحمه مرقوم است
 که حضرت امام حسن علیه السلام و عتبه که در کربلا شریف آورده همراه ایشان
 سه پسر بودند علی او سبط امام بن العابدین که در آنوقت بیمار بودند پسر و علی اکبر
 است و در سالی که عمر داشتند جنگ کرده شهید شدند پسر سوم در نام ایشان
 اختلاف است بعضی عبد الله و بعضی علی اصغر گفته اند ایشان نیز شهید
 شدند شیر حواره بودند حضرت امام ایشان را بسبب غلظت شکلی و در کربلا گرفته
 زبان خود بر لیس اسکیز غلظت دیده از ایشان میدادند که ناگاه تیری از
 جهات شقیبا بجهت مردم معصوم پرتید و در کنار پدر جان داد و یک دختر همراه
 حضرت امام علیه السلام بودند و سیمه نام داشت و با حضرت قاسم مشرب بودند و
 در آنوقت هجرت میسالت و داشت و در ایت کالح ایشان با حضرت قاسم عطا
 است در آنوقت و هجرت این کار نمود و آنکه مشهور است که حضرت سیمه

شماره اولاد امام حسین

در کربلا

در راه شبام فوت شدند این هم غلط محض است چنانکه ایشان قلمی ایام زنده
 ماندند و با صاحب بن زیر منکوحه شدند و بر غیر عمه تراود حضرت پیغمبر صلی الله علیه
 آله وسلم و حضرت علی کرم الله وجهه است و دختر کلان حضرت امام علیه السلام که
 فاطمه صفری نام داشت و همراه شوهر خود که حسن مثنی پس حضرت امام حسن
 علیه السلام بود و در مدینه مانده و در وقت که بلانیا بدنام مادر امام زین العابدین
 شهر بانو لقب بشاه زنان دختر نر و جزو دین خسر و پدر وین بن مهر مر بن نو شیران
 است و نام مادر علی کبر لیلی دختر ابی مره بن عروه بن مسعود که سردار بنی اقیف
 بود و نام مادر سپهر سوم که شیر خواره بودند بیا و نیست اینقدر معلوم است که از
 عرب بود و از نسل بنی قضاعه و نام مادر سکینه رباب دختر امر القیس بن عدی
 که از بنی کلب بود و از جمله ازواج خود حضرت رباب رباب سیار و دست میداشتند
 و نزد حضرت امام عزت تمام داشت چنانکه درین باب شعری هم فرموده اند
 شعر که عمر بنی ابی لاجب افضا لاجل بها سکینه و التراب پایی شمر
 جان خود که من آن زمین را دوست میدارم که سکینه و رباب در آن نشینند
 و منزل کنند و نام مادر فاطمه صفری که دختر کلان حضرت امام علیه السلام
 در مدینه مانده بود ام المصطفی دختر حضرت طلحه که یکی از ده یار ابدستی بودند مشهور
 و معروف اند و حضرت امام باقر در آنوقت چهار ساله بودند چرا که قبل از واقعه
 که بلا که در سنه شصت و یک هجری شده بود چهار سال پیشتر در سنه پنجاه
 هفت هجری پیدا شده بودند و از جمله ازواج حضرت امام در آنوقت همراه ایشان
 شهر بانو و مادر سپهر سوم شیر خواره بودند و حال دیگر ازواج معلوم نیست که در آنوقت
 زنده بودند یا مرده زنده زندان حضرت امام حسن علیه السلام که شریب شهادت
 پوشیدند چهار تن بودند حضرت قاسم و عبداللہ و محمد و ابوبکر و از فرزندان

بابت از سراج
 را علی السلام

حضرت امیر المومنین علی علیه السلام و جمعه بکلیس همراه بودند حضرت عباس علیه السلام
 حضرت حمزه علی بن ابی طالب و حضرت محمد بن علی و حضرت عباس علیه السلام
 من علی و حضرت حمزه بن علی شهید شدند و عباس و من علی که بکلیس بودند از راه
 حضرت امام در کربلا دو سینه بر تاسه در وند ایشان آمد دست و دیگر تهنیت بان
 که بلا در روضه حضرت امام بدو دل انداخته فرمود بان حضرت باقیل حضرت
 مسلم قبل از آمدن حضرت امام در کربلا دو سینه بجهت شهادت ایشان حضرت
 در کربلا شهید شد و نوید و ایشان را حضرت امام را که پیشتر روانه میبوده بود
 که امر و مردم که تولد و قرار محکم دستوار گرفته اطلاع دهند و دو لیست همراه ببرد
 شهید شدند محمد و ابراهیم نام شهید شدند و عند الله عبدالرحمن و حضرت سید الشهدا
 من این طالب که همراه بودند شهید شدند و از فرزندان عبدالعزیز حضرت طیار
 برادر حضرت علی کرم الله وجهه و دو لیست همراه حضرت امام شهید شدند که محمد و من
 امام و شهید و خواهر ادبای حقیقی حضرت امام بودند و در ایشان حضرت
 پیغمبر که در حقیقت حضرت ابیالموئلیس علی علیه السلام از پس حضرت رسول
 بودند و خواهر حقیقی حضرت امام بودند و عند الله حضرت طیار که کتف شاره بود
 و حضرت امام زین العابدین و عمر بن الحسن و محمد بن علی و دیگر ساجد
 حضرت سید بیان رفتند و حضرت زینب و حضرت امام و حضرت امام و حضرت امام
 بود و حضرت امام و حضرت سید و حضرت حضرت امام و دیگر زنان اهل بیت همراه
 بودند و در این مقام فرمود استی کلام الشریف ایست عال همایان کربلا که
 همراه سید الشهدا بودند و در و رسال شهادت پس پیالین میزد و گان
 شهادت که یوم عاشورا سینه احدی و سینه منی منی
 و که یوم سینه سینه و سینه سینه و سینه سینه

و
 لای

الی یوم النہاء قصر امامت جو بسیار است ماہیت و وقار در کوشش شسته و رعایا را
 بار خاتم کرد چون صبح و شرف از مردم کوہ حاضر آمدند شمایای اہلبیت علیہ السلام
 و دو کور و اثاث در بیت رسول خدا را با سربارک سید الشہداء حضور خود طلبید
 ہمیں کہ سربارک حضرت امام حسین علیہ السلام پیش نظرش رسید بار بار رسید بد
 و ہمیں میگردد و چو کہ بدست داشت برب و دندان سارک می رود و عین ارقم
 کہ از صحابہ کبار و دوران مجلس حاضر بود گفت کہ ای ابن زیاد جو خود را از
 دندان خیش مردار و مار و گرہ بران من بخدا کہ من بار بار دیدہ ام کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان خیش را می نوشید بعد از آن کہ ریدس اتم
 خود را دست بگریہ سیر و میلاب خون از جوی ہر دو دیدہ روان کرد ابن زیاد
 ملعون چون جس ریدس ارقم شنید و حال گریہ اورا بشنید خود دید گفت بجدای کہ
 جستم ترا بر آب دار و اگر تو پیری نووی و بسین حرامت نمی رسیدی من ترا
 می کشم و گردنت بر دم پس بدین ارقم گفت کہ ای ابن زیاد حدیث کنم تا
 چیزی را کہ ترا غصہ دہندہ تر و آذندہ کند ترا و سابق باشند کہ دیدم رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جنس را بران راست و خیش را بران چپ نشاید
 و سبب مبارک و سربارک ایشان مالیدہ فرمود کہ ای بار خدا یا من ایشان را
 بنور و میناں صالح امامت سیر دم پس ای ابن زیاد بگو کہ با اہلبیت ہمچو خدا چو کرد
 و گفت کہ ای مردم حق پچاہ و نالی از شما خود شود و ساد کہ ابن فاطمہ رہرہ
 و اس مرحاہ یعنی ابن زیاد را بر خود امیر کرد و گوید کہ در بین حال ابن زیاد بر
 سر سرقت و خطیہ خواند کہ شکر خدا را کہ انہا را حق نمود و امیر المؤمنین پرید و لشکر
 اورا بچ داد و کاد ابن کا و پراکتست و دیگر الفاظ کفریہ بر زبان راند کہ بعد
 بس عنیف از جای خود برخست و گفت کہ ای دشمن خدا و عدوی مصطفی تو

روز و فلک و هستی و پدر تو و آنکس که ترا میساخته او تیر در دهان گویست و ای بر حال
 آن که اولاد پیغمبر را گشتی و الهیبت رسول خدا را دلیل و خوار کردی و بر سر منبر که مقام
 صدیقان است ایستادی و از خدا شرم نداری که چنین دروغ قبیح میگوئی در راه
 کذب فتنج می پویی روایت کرده اند که در میکده اسپران الهیبت را بطلان این زیاد
 حاضر کردند گفت الحمد لله الذی الکریم و الکریم شکر خدا را که غنی داد بهمانان دوستی داد
 حضرت ام کلثوم جواب دادند الحمد لله الذی الکریم الحمد لله و ملهنا تطییر اشکره انکه اگر می
 کرد ما را بجهنم و پاک کرد ما را پاک کردنی باز این زیاد گفت کیست رایتی قدرت الهی
 چگونه دیدید قدرت خدا را ام کلثوم در جواب فرمودند که جمیع اللهینا اینکیم و منصف
 بیننا و بینکم نه دوست که جمیع کند خدای تعالی ایمانه ما دشمنان الهیست فریاد و میان
 او و شما یعنی در روز قیامت این زیاد ازین جواب با صواب بر آشفت و گفت که
 هنوز این قدر دلیری و تمندی در کلام است خواست که عقوبت کند که گفتندش
 سخنان زنان را اعتباری نیست پس نگاه این زیاد بر علی بن سنین افتاد پس دید
 که این پسریست گفت که این پسریست که این علی است گفت که این پسر اینک بکشتند که دوست
 ندارم که از نسل فاطمه نرسمه باقی ماند شعله شهر خواست که علی بن سنین را کشیده برود
 بدون تفرش کشید که حضرت زینب را و در کنار گرفته خود را سپرد که دو گفت که
 اگر می کشید یا را بکشید که از بنی فاطمه یک کس باقی ماند نه هست که محرم ماند نان الهیبت
 است اگر او را بجهنم می کشید یا بجهنم زنان بدون محرم بماند این زیاد را از کلام حضرت
 زینب جیشی در گرفت و از سر خون علی بن سنین در گذشت گویند که چون زنان
 الهیبت بر شتران بی پرده و پیراهن دریده و کوفه رسیدند کوفیان سال خرابی
 در دیان نبوت وین را که میقتند ام کلثوم گفت که ای مرد که کوفه را الهیبتی چه
 مری می کنی اینسه برادر که بر سر رفت از دست شما رفت ما شما را کشید و باز

می گردید و این ابیات بر زبان عدت بیان دارند ابیات ما و انفقوا و انفقوا
 قال الله لکم ما و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا
 انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا
 من و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا و انفقوا
 سما هر و زحرا که آن چه بود که با اهل بیت سخن کردید و چون ملک انکار قسم از
 مرا می و ما و حرای آنکه شمار سخن نمودم راه برد و انکو که چنین با ما بسته رشتا
 انکو که من را با عدل ملاحظه حال اسیران الهیت حکم داد که این را در زندانی ما
 دارد و حشرش را بر سر گذارسته در کوچه های کوه بگردانید چنانچه دست علم
 من حشرش بسته و زبان الهیت را گرفته در محل رندان خانه کرده و حشرش را
 بر سر سوار کرده خانه در سنگ و شوارع کوه گردانید و در آید من از
 مروی است که چون حشرش در در خانه من گذشت دیدم که بر سر بود و من
 عرو نشسته بودم پس که مقابل من شد شنیدم که این آیه میخواند انکم حشرش
 ان انحاب الکلف و انکم یومون انما یابحنا دیدم که ای قوم کوه که هرگاه
 کوهی از زبان سوار که گوشش از حور و بخدا که تمامی سوارش من میخواست
 و گفت که با من رسول الله حقیقت حال تو عجیب تر از این است بعد از این
 سر سید الشهدا و سائر شهیدان و دست کرد ملا و حمله اسیران الهیت را تا نزد من
 سوی و مشق پیش پرید من معاویه و مرستاد پس فامان و زمان و بیتان الهیت
 بر شتران پی برده سوار و حشرش بر سر برده در شهر و دیار که سپید فریاد و
 و در صحنه از من تا آسمان می رسید تا آنکه قطعه نازک طبعی مثل قافله سباز
 الهیت در مشق رسید پس که بر بدلیه بسته را خبر شد قصر امارت را بسته در
 فغان خود پرداخته در دامیکه حمله عظمای شام پیش از و حاضر در و حکم با خدا

با علی و اراوه خلافت برای خود کرده تا حرکت مگر صاحب این سر شرفی و شایسته
 که هوای داعیه خلافت از حرمینا است یرگی گفت که آری را شرافت بی با هم نمود
 یهودی پرسید که صاحب این سر را چه نام دیدید و مادرش کدام برگی گفت نام او
 مستیس و نام پدرش علی بن امیرالکلب و نام مادر او فاطمه زهرا گفت فاطمه زهرا که بود
 دختر محمد رسول الله یهودی گفت معلوم شد که سر فرزندی است صاحب گفت آری
 یهودی بعد سماع این حرف انگشت حیرت بدندان گزیده و دست تاسف العیده
 گفت کما یرید میانه من و حضرت داود و همسر و اسلمه و بنتا و پشت پر و دهم
 یهودان تعظیم مرا می میدارند و عزت و احترام من سجایم آرند و محمد زری رسول شایسته
 که ویر و رازین همان رفته تمام و نه چپس معامله مادریت و الهیت او کند و بد
 نه گوش کسی شنیده و نه چشم کسی دیده و ای رشتا که بد گسایند و سر گویند زما یکم نرید
 یلیدنی او به ما سرارک سید الشهدا مکه و رسول قیصر و دم حاضر نو و گفت که در
 بعضی از احداثاں بهم خبر حضرت یحیی مافی است مایاں به ساله زیارت آن میگویند
 و در روز چهارم و کالی و در روزیم همراهی سریم و مراتب تعظیم و تکریم آن عظامی آید
 چنانکه شما تعظیم خانه کعبه می کنید و حرمت و احترام آن عظامی آرید حیف که شما
 فرزندان و دریت بی خود را گشتید و زماں و یتیمان او را اسیر کردید و نرید گفت اگر
 تو رسول قیصر و همی بودی ترا می گفتم رسول قیصر گفت که شریعت نمی آید که
 احترام رسول قیصر نگاه داشتی و حرمت رسول خدا را دارا نگذاشتی یرید جواب
 بحر سکوت ندیده متوجه لطف زماں و یتیمان الهیت شده رسید و کلماتم
 و علی بن حشیش را بر دیک تر طلبید حشیم حضرت ربیب چون بر سر مبارک شاه رسید
 افتاد و گفت و احده و آحمده بعد از آن خطاب به پدید کرد و گفت که هیچ میدانی
 که زماں خود را در سر ایراده عزت و حجاب استادی و دختران رسول مدارا

سیدان کرام و افاضی و مستبشران برین دریا بر سر جلیله

ایست جماعت چنانچه در کتب معده مثل مصباح الحیا و مرزا محمد جسی و مناسبات
 ملک العلماء قاضی شهاب الدین و دولت آبادی و شرح عماد الدین علی ملا سعد الدین
 نقیضانی و تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث دہلوی و غیر آن اراستار معتمد ما
 ستوانه و دلائل مدکور و مسطور نیست و لهذا الغرض آن ملعون به حج فاطمه و راین
 ساطعه نامت کمره اند و حصار اقر الحروف و اساتذہ معور و معصومی کاهن
 است که بید آمد و صامی و مستشرقان حشیش موده و مستحق لعنت ابدی و آل
 و کال سرایت و اگر نامل کبار رود و مصر و مصر و لعنت در حق آن ملعون
 قصو نیست که مقصور بر آن سایه بود چنانچه استاد البریه مناجات تها شامیه
 علیه الرحمہ در رساله حسن العقیده در حاشیه که مرکله علیہ السلام تعلق فرموده
 افادہ می نماید که علیہ السلام کما یست از لعنت و الکلمات ابلغ من التصریح
 از قواعد مشهوره حریت است مینا و اسام با حقیقه تعجبی تشبیح است که در
 تصریح ملعون است موت سیکر و دنیا و آخره و تفسیر کتب شریعت و کتب فقهیه و کتب
 می شود و حق ایست که الکتاب بعض لعنت در حق بزرگ قصه است نه بر آنکه
 این قدر راحر مطلق قتل متوس مقرر کرده اند قال الله تعالی و من قتل مؤمنا
 متعمدا فاعلم انہ قد قتل فیما و تعصمت الله علیہ و لعنہ و وعدہ که خدا کا تعظیم
 و بیدار و این عمل زیادت است که غیر او از لعنت داده و آل زیارت از سر حق
 او حواله نتوان کرد که علم لست از معرفت خصوصیت آن اعاشر است و اندا علم
 و علم حکم استی کلامه التشریف آدم را یک در حق سبک حضرت امام شمس
 علیہ السلام احوال و آنچه تحقیق است ایست که سبک را از سبک بنویسند
 بقیع دفون کرد و دنیا و آخره از قرطی مشغول است که بیدار سبک امام شمس علیہ السلام
 فرستاد و او را لعن داده و حضرت فاطمه علیہا السلام من کرد و در دنیا

فنا

فنا

بنا

مردی است که جسد مبارک حسین در کربلاست و سر مبارک او در مدینه
 بمکان بقیع پہلو سے حسن مدفون است و آنچه گویند کہ سر مبارک
 را در کربلا برده دفن کرده اند صحت ندارد و بقیع گویند کہ سر مبارک
 در خزانه یزید بوده تا آنکہ سلیمان بن عبد الملک باو شاه شد و او را
 خبر کردند چون سر مبارک را پیش خود طلبید و دید کہ استخوان سفید باقی
 است پس او را خوشبو مالیدہ و کفن دادہ و در مقبرہ مسلمانان دفن کرد و گویند
 کہ سلیمان بن عبد الملک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بخواب دید کہ ملاطفت
 و ملائمت بحال او میفرمایند چون تقییر بن خواب از حضرت حسن بصری پرسید
 فرمودند کہ شاید از تو احسانی بحق الہدیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بگویند
 آمد گفت آری حسین کہ در خزانه یزید بود و او را کفن دادہ و نماز بران خواندہ
 و دفن کردہ ام حسن بصری گفتند کہ البتہ این کار تو موجب خوشنودی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ باشد بخین روایت ہا کردہ اند لیکن صحیح نیست
 همان قول اول است کہ سر مبارک آنجناب در مدینہ منورہ بمکان بقیع مدفون است
 منقول است کہ چون یزید علیہ السلام پیغمبر اللہیت رسول و ذریت نبول را بدید
 بہزینہ نمود لغمان بن بشیر را با جماعتی از سواران مقرر کرد کہ اینرا با ہرنیہ سیا
 چنانچہ امام علی بن حسین شہید الشہداء و سرای دیگر شہیدان دشت کربلا
 فراگرفتہ ہمراہ زنان و یتیمان الہدیت روانہ مدینہ منورہ شدہ و این دانگی ہم
 عاری از مملکت و خواری بنوہ چنانکہ کلام ابن جوزی محدث وال برت
 جائیکہ گفتہ کہ از جور و بیاد ابن زیاد کہ نسبت بہ الہدیت نبوی بجل آورد
 عجیب نیست کہ او محکوم و نفاق و یزید بودہ لیکن اگر اہل یزیدیت محبت
 کہ خوب ببردند ان حسین و الہدیت را بر شران نے پر وہ بذلت و خواری

جانان الہدیت
 حسین بن علی

سوار گردد و با سربازان لطیف مدینه در ستاد لشکر گشته گنج مقصود ازین نموده مگر نصیحت
کردن گیرد و دل او کیسه با ابلت و عداوت گشته شدن امری ای او که روزی در راه گذار
گشته مدینه می بود و بر آن سه قطعه کیم سر سوارک می کرد و کس میداد و در حق می بست
سکوی با آل رسول و در بیت جوی می نمود و آن قسمه جوی با اولاد ابلت نبوت از
و مشق عایم مدینه متا نعمان پس لشکر که از طرف یزید متعین بوده مدینه به حالت
الهی بحسب خدمت در راه مادریت پیشین آید مراتب طاعت و تعظیم و کبریم
و احترام و احترام چنانکه باید از جانب خود سجا آورده و پیوسته سازند و در راه با یکدیگر
مراجعت ابلت رسالت مدینه رسید اولاد و ماحر و انصار و دیگر اهل مدینه در عمار
و کما به مقام و و بدیهین که دریت رسول و مگر گوشه مای ختم الی امتلا مصیبت یزید
حالتی اعم نامده و گردی ایسان گذشت که خارج حبله شرح و بیان است گوید که میسر
و دعوت حضرت مکرکانات علیه الصل من الصلوات الحیات اهل مدینه گذشته بود و اهل مصیبت آنرا گذشت

که نام زین العابدین مارناں و پیتماں البیت سوت و سرسارک سید التهمذ
علیه التمجید و الثناء از دست حق بریده رگست فرمودی عجیب و شوری عزیزیت و درود
بر پا بود که با و از هر گانه قیامت میداد جمله اربابین در دانه و ده و در و درین و ده
ارکین و حسین از غم و غصه خیز بود و در و حالتی که حاضر حال امر المؤمنین حضرت
نام سید گشته اران به توان گفت که فرمودی فتوی زبانی و پیتماں البیت سوت
الکبار میگرفت و میگرفت تا آنکه همراه دریت بتوّل متوجه روضه مقدسه حضرت
رسول صلی الله علیه و آله میسر شده زار زار میالید و بریان حال می گفت ای پیتما

یار رسول سعد را از زنده سرانگیزی	اهل بیت خویشش سازد و عساکر
در لای و دشمنان دین گروها آمده	کس بسپارد و جلیل یارب گرویدار

مؤیدین ساد که بیان واقع کربلا و مسامح اهل بیت مصطفی علیه الصلوة والسلام

اَنْ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بِي حَذِرٌ مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ اَلْحَمْدُ
سَتَقْفُلُ بِنِي هَذِهِ النَّعْيِ الْخَسِيِّينَ وَ اَمَّا اَنْ يَتَوَكَّلَ مِنْ بَنِيهِ حَمَلُهُ وَاَمَّا اَنْ
ست ايج بر آورد الواد و واکا کم ارالم فصل و حترارت یس وادید اندرس حماس
رضی الله عما که بر آید پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که اندر دوس چیز من پسند
وادر را یکد امت من قریب است که کشید این سهر ایس پیش بر واد واکا کم از خاک
سبح یس واک سرح درین قتل اوس واد و آخروج احمد اَنْ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَهُ دَحْلٌ عَلَى الدَّيْتِ مَلَكَ كُمْ وَ دَحْلٌ عَلَى مَنْ لَهَا
فَقَالَ لِي اِنْ اَنْ يَلِيكَ هَذِهِ الْكُفَى حُسَيْنًا مَقْضُولًا وَاِنْ تَمِيتَ اَبِيكَ
مِنْ تَوَكُّلِهِ اَلَا اَدْرِي السَّيِّئُ يُقْتَلُ بِهَا وَاَخْرَجَ سُبُوحٌ حَمَلُهُ وَاَوَد
ایام احمد که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که بر آید یس پیش وادید فانه برین شوق
که باید بود در پیش پیش ازین پس گفت یس که یس و حرو که ایست یس پیش کشید
و اگر حرو ای یس پیش ازین خاک زبیدی که گشته شود بر این پس بر آورد واک سرح را
وَاَخْرَجَ الْبَغْوِي فِي مَجْمَعِهِ مِنْ حَدِيثِ اَبِي اَسْبَادٍ مَلَكَ الْعِلْمَ
وَرَبَّكَ اَنْ يَدْرُسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِي بَنِي اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا اَقْرَبِيَّةَ الْخَطْبِي
عَلَيْتَا الْبَابَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ فَنِيَا هِي عَلَى الْبَابِ وَ دَحْلٌ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانْتَهَى فَوُثِقَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَحَصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ فَقَالَ لَكَ خِطْبَةٌ قَالَ لَمْ يَأَل
أَمَّتْكَ سَتَفْلُكُهُ وَاِنْ سَلَّتْ أَرْيَاكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ بِهِ
فَاَدَاةٌ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ أَوْ ثَوْبٍ أَحْمَرٍ وَ أَخَذَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَهَلَكَتْ فِي
وَاَخْرَجَهُ اَيْضًا اَنْوَحَاتِهِ

کسی که
از پیغمبر
صلی الله علیه و آله
و سلم
فرمود
که
ایس
پیش
کشید
و اگر
حرو
ایس
پیش
ازین
خاک
زبیدی
که
گشته
شود
بر
این
پس
بر
آورد
واک
سرح
را
و اگر
حرو
ایس
پیش
ازین
خاک
زبیدی
که
گشته
شود
بر
این
پس
بر
آورد
واک
سرح
را
و اگر
حرو
ایس
پیش
ازین
خاک
زبیدی
که
گشته
شود
بر
این
پس
بر
آورد
واک
سرح
را

و اگر حرو ایس پیش ازین خاک زبیدی که گشته شود بر این پس بر آورد واک سرح را

[illegible]

فِي قَوْلِهَا وَكُنَّا نَسْمَعُ أَنَّهُ يَقْتُلُ بِكَوْبَلَاءِ وَبِرَأْسِهِ وَبِالْبَقِيَّةِ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
 که گفت اجازت خواست فرشته موکل بارانی از سرور دگار خود باینکه بیاید نزد
 پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم پس اجازت داد و او را پس در آن حال در آمد
 پس سوار شد بر دوش پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم پس گفت آن فرشته آیادت
 سیداری این را فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم آری گفت آن فرشته
 به تحقیق است تو بکش این را و اگر خواهی بنمایم ترا مکانی را که در آن کشته شود
 پس نزد دست خود را پس بنمود آنحضرت را خاک سرخ پس گرفت آن را ام سلمه
 و بست آنرا در پارچه خود راوی گوید که بودیم ماکه می شنیدیم که تحقیق او یعنی
 حسین کشته شود و کربلا و آخروج أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ فِي بَيْتِي فَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمَا عِيسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فَقَالَ يَا أَحْمَدُ إِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا مِنْ بَعْدِكَ وَأَوْفِي إِلَى
 الْحُسَيْنِ وَأَنَا هَذَا يَذُوبُ فَشَمَّهَا ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ كَرِبَ بَلَاءٌ وَقَالَ يَا أُمَّ
 سَلَمَةَ إِذَا اخْتَلَتْ هَذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَأَعْمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ
 فَجَعَلْتُهَا فِي قَارُودَةٍ وَبِرَأْسِهِ وَبِرَأْسِهِ وَبِرَأْسِهِ وَبِرَأْسِهِ وَبِرَأْسِهِ وَبِرَأْسِهِ
 و حسین بازمی میگردد در خانه من پس فرود آمد جبرئیل پس گفت ای محمد
 هر آینه است تو بکش پسر ترا که اینست بعد از تو و اشاره کرد بسوی حسین و آورد
 خاکی را پس شنید آنحضرت علیه الصلوة والسلام آنرا پس فرمود که بوی کربلا
 ست و فرمود که ای ام سلمه هرگاه متحمل بخون شود این خاک پس بدانی که پسر
 من یعنی حسین هر آینه کشته شود پس نگاه داشت ام سلمه آن خاک را در شیشه
 پوشیده نهاد که در بعضی از روایات از حضرت ام سلمه منقول است که روزی حسین
 کشته شد آن خاک را کشت و در بعضی روایات بجای لفظ خاک لفظ سنگ مرمره

کشته شد
 حسین
 کشته شد
 حسین
 کشته شد
 حسین

وار و شاره چنانچه مروی است که چون مصاحبت مقتبل شمس را اصولی حضرت
صلوات الله علیه و آله و سلم آنحضرت بام سلمه سپردند و فرمودند که ای کس که نزد
خون ماری شود مدالی که حقیقت گشته باشد پس ام سلمه گوید که چون در آنجا شوی و با
مترقی آن پیشه را که تا دم دیدم که از آن یکسگ نر خون جاری بود و نیز ام سلمه
مستقل سیت که چون شیب قتل حسین در رسیدن او از بی خیمه و گویند و ما مییم
که میگفت و متعجب از آنالغانا و اولاد حسینیه به الشیر و بالغنایب و السکیل
قد لعنتم علیهم لسان و آو و و موتی و حامل الکبیل و بی ای شیدگان
حسین از روی جهل و نادانی مژده باد شیار اعداب و مروج و بلند و مقید
نودن تحقیق نیست که دره شد و شهاب ران و آو و و بر زبان موتی و حامل
آیل بی بی عیسی یعنی قاتلان حسین را حضرت و آو و و موتی و علی بی علی علیه السلام
نست کرده اند و آخراخ ان عسا کر عن محمد بن عمر بن حنبل قال سمنا
بمع الحسین یحرمی کربلاء فطر الی شمر ذی الجودشن وقت سال
صید فی الله ویریه رسول الله قال و رسول الله صلی الله علیه و آله
و سلم کان فی انطاکیه الی کلب فقع بلع فی قلم اهل نبی و کان یتم
الغرض و ما آو و و الی عسا که از اهل کربلا میگویند که بودیم همراه حسین
و کربلا که در قلم و رایت از اهل کربلا که در حسین بن علی و شمر ذی الجودشن
را نسبت گفتند و رسول خدا را بعد از حسین علیه السلام که در کربلا
سوی سگی ابلق که در من می اندازد و خون ابلیت پس او بود و شمر بر من می
مزد و نسبت که در کربلا از او اعمای سفید و در کس سید گفته بود و فی الحقیقه
که این ملعون نسبت که در آن زیاده تر از لیل چون ابلیت نواز و کربلا که حیرت
عالمی است و نسبت که در آن فرمود و آخراخ ان السکس و المعوی

فِي الصَّحَابَةِ وَأَبُو نَعِيمٍ مِنْ طَرِيقٍ سَجَّيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْحَارِثِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا يُقْتَلُ بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ بَشَّهَ
 ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيُصْرِكْهُ فَخَرَجَ أَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ إِلَى كَرْبَلَاءَ
 فَقَتَلَ بِهَا مَعَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِهَا وَابْنُ السَّكَنِ وَأَمَامُكُمْ
 وَكَتَابُ الصَّحَابَةِ وَأَبُو نَعِيمٍ مِنْ طَرِيقٍ سَجَّيْمٍ أَنَّ ابْنَ الْحَارِثِ كَفَتْ لَهُ شَيْنٌ مِنْ غَيْرِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى كَيْفَ يَحْتَقِقُ أَنَّ ابْنَ السَّكَنِ ابْنِ حُسَيْنٍ كُتِبَ شَوْدُ
 بَرِيئَتِهِ كَمَا أَنَّ كَرْبَلَاءَ مِثْلُ سِكِّهِ حَافِرٌ شَدِيدٌ وَاقِعَةٌ لَيْسَ بَابُهَا
 يَارِي كَنْدَ أَوَّلَ لَيْسَ بِرَأْسِ ابْنِ الْحَارِثِ كَمَا رَأَى ابْنُ الْحَارِثِ هُوَ بَرَكَةُ بَلَاءٍ
 لَيْسَ كُتِبَ وَرَأَى بَاهِرَ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَغْفًى مَبَادُكُهَا فِي حَدِيثِهَا زَاوِجُ
 أَحَادِثُ لَيْسَ سِوَهُ لَيْسَ كَلَامُهُمْ بِخَيْرٍ لَنَا مِنْ رِوَايَاتِهِمْ صَادِقٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ شَيْئًا مِثْلَ مَضْمُونِهِمْ بَرِيئَةٌ وَأُولَاؤُهُمْ أَفْعَادُ لَنَا ابْنُ الْحَارِثِ بَارِئٌ
 وَاجِبُ الْإِقْتِيَادِ وَبُوعْمَلٍ تَوَدَّ أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّ الْحُسَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعِشْدُهُ
 جَبْرٌ مِثْلُ فِي مَشْرِيبَةٍ عَائِشَةَ فَقَالَ اللَّهُ جَبْرٌ مِثْلُ سَبْتِ مِثْلِكَ أَمِيرِكَ
 وَإِنِّي نَسِيتُكَ أَخْبَرْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّبِيُّ يَقْتُلُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِثْلُ
 بَيْتِهِ إِلَى الطُّفْلِ بِالْحَبْرَةِ فَأَخَذَ تَرْبَةً حَمْرَةً فَأَرَاهَا يَا
 وَأَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيقٍ أَخْرَجَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُولًا
 وَبِهَا وَبِشْيَءٍ زَابِيٍّ لَيْسَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمَا هِيَ حُسَيْنٌ وَرَأَى بَرِيئَةً خَيْرًا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا أَنْ خَرَجْتُ جَبْرٌ مِثْلُ بَرِيَّةٍ عَائِشَةَ لَيْسَ كَفَتْ جَبْرٌ مِثْلُ
 بِأَخْضَرْتُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا رَأَى تَوَدَّ كَمَا رَأَى حُسَيْنٍ رَأَيْتُ تَوَدَّ

و اگر کجای هر دو هم ترا آس ریس که گسته شود در آن و اشاره کرد و در منزل است
 حدود سوسی طاف که موهبیت و عراق و عرب بگوید پس گریست و پاک می برد
 پس بود آن حالت آن حضرت و بر آورد بهیچ این حدیث را از طریق دیگر
 از ابی سلیمان عاریت موصول یعنی مدکر را وی حدیث از حضرت صلی الله علیه
 و آله و سلم آن را وی درین حدیث ام المومنین عائشه است پس این حدیث موصول
 است و در حدیث اول بر سر است که در آن دکر را وی از حضرت صلی الله علیه
 و آله و سلم است و آحدح النبی عنی عن الشعی قال ان ابنی عمر و فیکم للنسبه
 فاحذروا ان احسن و قد نوحه الی العربی فلیحقه فی مشیر و لیکبش
 فی الریدة فقال له ان الله تعالی حذر بدتة نیک الدنیا و الاخره و
 فاحذروا الاخره و کم یزید الدنیا و انکم تصعبه منه و الله لا یلینها الا
 منکم انک او ما صر بها الله عنکم الا لیدی هو حذرکم فاحذروا
 فکانی فاعنفه ابن عمر و قال استنود عاک الله من قتل و بر آورد
 بهیچ از شعی گفت که ابن عمر در آمد و دریده پس جرات که امام حسین متوجه سوسی
 عراق شدند پس ابن عمر ملاقات کرد با امام حسین بهسات و دو شب ار رده و در
 بفتح رای ممل و های موده و دال محمد بهای هنوز رسیده موهبیت بر سر
 از مدینه بجانب عراق پس گفت ابن عمر امام حسین که تحقیق مدای تعالی اختیار
 و او مغیر خدا را بیان و دیا و آخرت پس امتیاز و سوز و میر آخرت را و نخواهست
 و نیاز و شما اگر پاره آن حضرت هستید شرمی که والی و متصرف مگرد و شما را یکی
 از شما گاهی و باز داشت و نیاز احد از شما اگر برای چیزی که آن بهتر است در حق شما
 پس باز نگردد پس الحاکم کرد امام حسین پس در برگرفت ابن عمر امام حسین را و گفت
 که پیروی کم ترا بخدا که قتل و تهدید باشی یعنی هرگاه اس عمر و گام قدم بدین خبر و انکی

که مصدق
 ابی معتز
 و صحیح
 در

حضرت امام حسین از که بجانب عراق شنید بیتابانه دویده مسافت و دشمنان از ریزه
 ملاقی شده عرض مخالفت از غریمت کوفه نمود و گفت که شما جگر گوشه های منید خدا
 صلوات الله علیه که و مسلم هستید که با وصف تخیر در دنیا و آخرت اختیار آخرت بر دنیا
 فرموده و این شریف را بکوفت حطام دنیوی نیاووده و از آنجا که نیم اخروی را برای دنیا
 عوض زخارف دنیوی قرار داده اند احدی را ابلهیت نبوت تمتع از متاع دنیای
 دنی نخواهد یافت پس هوایدید همین است که العطف غفلان غریمت فرموده سلوک
 طریق را محبت بکلمه منقطه نمایند چون آنحضرت هفت سمام تقدیر گشته و گردن تسلیم
 بقضای الهی نم کرده تن بر رضای خدا داده بود و میدانست که سائق و قائم نیست
 از وی مناصی بخیر رضا بقضای خدا و عرض این عمر را بسمع قبول نداشتند و فسخ عینیت
 اختیار نکرد و این عمر هنگام استیلاء حضرت امام حسین را در برگرفته و کلمه تاسف و
 تلمف بر زبان حسرت مانده بخدا سپرد و این نمیدانست که در همین سفر بخط کار گذار
 قضا و قدر منضای احکام تقدیر خواهند کرد و الا از شرف زفاقت خود را بیکسو
 بلکه با اختیار معیت محرم سعادت ابدی بیکسو دید و همین خدا را از جانب دیگر خواص
 مثل عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن جعفر و محمد بن الحنفیہ و غیر اینها قابل قبول
 است و الا از بچو این عباس و دیگر ابلهیت رسالت با وصف علم بشهادت الشہداء
 در مقام کربلا تقاعد از رفاقت هنگام غریمت کوفه امکانی نداشت و دلیل بر مطلب است
 که ارشادی شود و اخرج الحقکم عن ابن عباس رضی الله عنه قال
 ما کنا نلشک و اهل البیت متوافرون ان الحسن یقتل با
 و بر آورد حکم از ابن عباس رضی الله عنه گفت که شک نمیکردیم ما و اهل بیت کشته
 در نیکه تحقیق حسین کشته شود و در طرف که موضعی در زمین کربلاست بدین است که
 ابن عباس و دیگر اهل بیت اگر میدانستند که در همین سفر ساقی ازلی کار خود خواهند کرد

که بگریز ایشان آسمان زمین و آنچه را که میخواهند و آنچه را که نمیخواهند
رضی الله عنه ما قال اوصی الله تعالى الي محمد بن عبد الله صلى الله عليه واله
وسلم اني فقلت يحيى بن زكريا سمع من الفارابي قاتل بابن
سليمان بن سنان الفارابي سمع من الفارابي وعاينه وسمع من الفارابي
ما اذ ابن عباس رضي الله عنه ما كنت له وحي في سنة احدى اربعين سنة
صلى الله عليه واله وسلم في تحقيق من شتم ما انتقام يحيى بن زكريا جهنم
رازي ودر تحقيق من خدا هم شست و انتقام فرزند و دختر تو هفتاد و نه هزار
نبر او اينجا عقلت و حاجت جناب خاتم الانبياء عليه السلام و رايشنا نگاه
کرد و هست که در منزل انتقام خون حضرت يحيى بن زكريا جهنم و نه هزار گشته شود
در بعض انتقام خون حضرت سيد الشهدا و ويهدين اين معنی يك كلب و چهل
مقتول گردد و مصداق اين خبر اولاد و نه هزار و ثانیاد و اولاد و نه هزار
غیاث بن برهان علی سفاک بنظرو آمد و آنچه را که اخراج احمد و البیهقي عن ابن
عباس رضي الله عنه ما قال رايت النبي صلى الله عليه واله
وسلم في اليوم ذات يوم نصف النهار اشعت اغبريده
قار و مره فيها دم فقلت فاهله قال دم الحسين واصحابه
لما ازال النقطه من اليوم فأخبرني ذلك الوقت فوجدت
قد قتل ذلك اليوم و برادر و اخ و هميشه از ابن عباس گفت که درم
چنين خدا صلي الله عليه واله وسلم را روزی در خواب بوقت نيم روز پيشان
موبعد آمده در دست مبارک او شيشه که در آن خون است پس گفت که
اين صيبت فرزند که خون حسين و ياران او سفت که چيرم و بر دشتم را
بروز قتل و ابن عباس گوید که پس نگاه دهم تا وقت را باز و در يافتم که حسين

استندت حشیش همان روز یعنی روزیکه من این خواست دیدم و لودوم و آخر آنکه
والله اعلم بقی عن امر سبکة قالت رايت قدس رسول الله صلى الله عليه واله
وسلم في المنام وظل رأيه ولحيته الخراب فقلت مالك يا
رسول الله قال شهدته قتل الحسين ايقا وبرا وروحاكم وبنو ادم سلم
گفت که دیدم پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم را در خواب و حال آنکه سر و پیشانی
آن محضرت مالک کوده بود پس گفتم که چه حال است ترا ای بنییر خدا مرود که اینک در
مقام قتل حسین حاضر بودم بر ناظرین ما سفار اخبار و آثار محمی و مستقر خواب بود
که چون صدای بالعماس که در در بدر ایشان را همراه کفار که اسیر کردند و در جنات
رسالت تاب صلی الله علیه و آله وسلم را تمام شب از خواب بازداشت حال
مالک جنات رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را در معرکه که ملاقیاس که در بیست که از تشنگی
عشرت طاهره و صل و قمع و بهالان گلشنی سالت و سالت حاصه گل شکر حدیب
موت و اناست یعنی امام حسین علیه السلام و در قتل اهل بیت برشته ان
و در دل صائب بیکران سوخت رنای و یتیمان بر روح مقدس سرور و یتیمان
چه گذشته باشند پس از پریشانی موی سربارک و عبا را توکل جسم مقدس النقاط
خون حسین و یاران اما از زمین و دشمن بدشیشه و خاک آلوده بودن سر و پیش
آن حضرت و حاضر شدن مغیر سین چنانکه در رویا این عباس ام سلمه است چه
محب ملکه هرگاه آمار گرچسین در طعلگی آنحضرت را ایذا رسانیده و حضرت
سیده السارادین مخصوص خطاب میدانی که گرچسین مرا ای امیر ساراد
مخاطب گردانیده سوج ساجه که ملاراجه ماید گفت که اراختدای آدم تا اینچشم
موالدا صدی جسم دیده و بر گوش شنیده اگر قیام قیامت هوقت لوقت خود
ای لودهای آن بود که آن روز عکرا آسمان پاره پاره شده و ماسد قطرات سلاطین

و بهتر چون اسرار آسمان میگردد نسبت را و تا در هر پای خدا باید نسبت که روایات می
 دریاست گریه آسمان از سلسله مقبول است چنانچه اسرار و سری این سرین و بهت کرد
 که از دور و قتل حسین تا سینه دنیا تا یک نامه و بعد از آن سری در آسمان ظاهر شد و آن
 قلعی مقبول است که آسمان حریفان گریه بود و گریه آسمان سرخی از بهت و گریه
 که آسمان تا شش ماه سرخ ماند و این سرین گفته که سرخی تنش بر کلاه آسمان میگردید
 و در همان است و در قتل حسین عادت شد و دل را این سرخی مودی و وجودی آسمان
 بداشت و از آن سرخی مودی است که سرخی تنش بر آسمان قتل را استعدادت
 شاه شهیدان مدنی محسوس بود و آن سرخی گوید که حکمت در سرخ شدن آسمان
 ایست که چون از عروص عصب خون بخوش می آید موجب سرخی رنگ چهره میگردد
 و ذات ماری حرامه که سر و رخ عجم و لو از آن است لسان عصب خود را بدریه
 سرخی که از آسمان ظاهر کرد و این سرخی تنش دلیل قوس غلبت معصیت
 قاتلان حسین و ظهور رنگ عصب الهی بر ایشان باشد و بعضی گویند که بعد از قتل
 تا بهت ریه آسمان گریه کرد و گریه او مرتبه رسیده بود که از سرخی آسمان دیوارها
 و عمارتها هر یک لحاف معصوم گشته بود و کواکب و شواهب از آسمان چندان
 مارید که سیکه گرفتار افتاد و روز من حسین خون از آسمان مارید که مادی نسا آن
 زمین بانی مادی و هر قوی و لسانی که بکس بخون آسمان گردید سرخی رنگ آن
 نمایاره پاره شدیدی روی زوال بدیده و تنه روایت کرده اند که در قتل حسین از
 آسمان خون بارید که از جاده با و کویه های خراسان و تمام و کور روان بوده و سر
 حشمتین را که بدار الا ماره کوفه آورده و نهادند و یوار جاده با و آن روان اگر دید و
 بر آمدن خون ماره نهایت سرخی از بریر احباب بیت المقدس و اخراج از آن
 در متن رساله بر روایت رهبری و ام حسان مذکور است و در روایت که در قتل حسین

نو سید آرا و سیرا میداد و بچین قاتالان گرداد و کمال متلاشده مرشد
 حایه مدی ازان اگر دوا حراست در خانه مذکور شود و اتی آرا تا در بلاد
 لوح من است آرا ما یستید و آخر ح آو نعیم عن حبیب بن ثابت
 قال سمعت الحبیة تسبح علی الحسن و هی تقول ستعمر متع
 النبی حبیبته فکله نری فی الحد و دیه انوا له فی علما فیریس
 و حد کحیر الحد و دیه و بیرون آورد الوعیم از حبیب بن ثابت گفت
 که سیدم زلی را از صال که میگرفت جشین و لایکه میگفت که مسخر کرد
 و کوسید سیمتر متالی اورا پس بود مرای او بود و لوان در حصار با دیده مادرش
 بود و در عهد گال فریست و لوح من سیر من جدایی حیه لوح میگردد جشین
 و میگرفت راں میگفت ای بنیاس برت و آخر ح آو نعیم عن حبیب بن ثابت
 حبیب بن ثابت عن اقم سله قالت ما سمعت نوح الحق من
 فیصل النبی صلی الله علیه و آله و سلم الا الیکله و ما اری
 انی الا قد نزل فی الحد فقلت حار بیما اخری و اسالی کما
 انه قد قل و ان الحبیة تسبح نوح ستعمر الا ناعین و انشهی بحیه
 و من سکی علی الشهد او تعدی علی رهط نقود هم للیای
 الی مستحدر فی ملک عمه دوی و مراد ابو نعیم از طریق حبیب بن ثابت
 ارام سلمه گفت سیدم لوح و گریه من را از روزی که وفات یافت پیغمبر ص
 علیه السلام گمراشت می بینم مگر اینکه پس من تحقیق گشته شد یعنی جشین پس
 فرمود که خود را که بیرون رودی پس بری پس مراد کیر را بیکه تحقیق گشته
 جشین و در سیکه حیه لوح میگردد و میخواند آگاه داشت ای جشین که برادر
 بکن که ستم تمام و کیت که گریه کند به سیدان انداز من برادر دلی که کشاید

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

کی چون زبان الهیست یا بر سیرال نشاند و در نام مظلومان را بر سر گذاشته و در
 ستام وارد شد به سیرال رسید و در آنجا دیری نماند و در نزدیکی آن سرگشته و دید
 که بر دیوار آن بیت مرور مر قوم است از راهب آن و بر سر رسید که نوک سده
 این بیت که نام است راهب گشت که س این قدر رسیدیم که این بیت ترن و دیوار
 مدتی یا بعد سال قبل البت سی تمام شده است و است و بقیه گوید که دیوار
 و بر شگافه شده و سب و قلم از آن بران آمده این بیت تمام از چون سب
 و گوید که چون راهب بحال سیرال الهیست و قوی یافته مبارک شد و الهیست
 بر سر و دید ما خود گشت که این قوم با کسان که بر سر خود داشتند الهیست
 او را دلیل و حوا کرد و بر آن جماعت استقیا مخاطب شده گشت که ده هزار
 در هر سال یک گریه و این سر که بر سر و سیرال یکیش پیش می گذارید
 بر دیوار که از بس حریت آتش طبع نود و نول موعود پس آن راهب مبارک
 از دستایها گرفته محبت برده مسل و او خوشبو مالید و در او می خود و ماده ساق
 انوار خدا در حال حق نما سیکر و و بدیده سر خود معاینه می نمود که انوار تجلیات از سر
 مبارک ما آسمان میزد و طبقات نورانی و بی تا هیچ از آسمان به سر مبارک
 میزد و بلا خطه این حال مسلمان شده بقیه عمر خود را در محبت و ولای الهیست
 و انقیاد احکام سلایم گذراند و با یقین موعود میزد و ده هزار در هر سال گریه
 بختان و او هرگاه آن مدالان در مبار از صخره کتیبه خود هفتاد و میانه خود
 قسمت نماید و بداند که آن راهب را کشته بودند و بر کتیبه از انانیه و کاشتن شده
 حاکم اعظم الفل الفل الفل و بر کتیبه و کتیبه و کتیبه و کتیبه و کتیبه و کتیبه و کتیبه
 قبی بود بر آت بقیه و صاحب معرفت یونان و نهان بوده باشد که نهان
 عجیب و تمام عمر که میانش رفت بر این ساطع و حجت قاطع و عطمت و اقدار کلام

و تبارت سید الشهدا است لیکن مرکه عجیب تر از آن متصور نیست که در
 حق نبوتش بایشیند که از شیر و میز و درخت کمان بران می شود و آخرش چون عتس که
 عَنْ أَنبِيَاءِ بْنِ عَمِيٍّ وَ قَالَ أَنَا وَ اللَّهُ رَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ جَوْشَنَ حَرَمِ الدَّارِ
 بَدَنَ مَشَقٍّ وَ بَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يُقَرُّهُ مُؤَمَّرَةً أَلَمْ تَهْفَ تَحْتَى بِلُغْ
 قَوْلُهُ لَعَالِي أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ
 آيَاتِنَا عَجَبًا فَاتَّطَلَّقَ اللَّهُ الرَّأْسَ بِلِسَانٍ فَذَرَفَ فَقَالَ أَتَجِبُ مِنْ لَدُنْكَ
 قَتْلِي وَ حَلِي وَ بَرَّادِي وَ ابْنِ عَسَاكَ وَ زَيْنَالِ بْنِ عَمْرِو كَفْتُكَ مَنْ جَدَّ وَ يَدِمْ سَيِّرًا
 وَ قَتْلِكَ بَرَّادِي شَدِيدٌ بَرَّادِي وَ مَنْ مَدَّ شِقْ بَرَّادِي وَ مَدَّ شِقْ سَرَّادِي بَرَّادِي وَ مَدَّ شِقْ
 كَفْتُكَ رَأْسًا أَنَّهُ سَيِّدُ بَابِ آيَةٍ كَمَا مَعْنَى أَنَّ أَيْنِسْتَ آيَةً شَقِيٍّ كَمَا أَجَابَ
 كَفْتُكَ وَ تَمَّ رَأْسُ عَجَبٍ كَمَا نَشَأَ نَهَائِي قَدَرْتُ مَا بُوَدْتُ لَيْسَ كَوِيَا كَرُوْدًا هَتَالِي سَبَّارِ
 بَرَّادِي تَمَّ نَصِيحٍ لَيْسَ كَفْتُكَ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ كَفْتُكَ شَدِيدٌ مَنْ مَدَّ شِقْ بَرَّادِي وَ مَدَّ شِقْ
 شَدِيدٌ مَنْ مَدَّ شِقْ بَرَّادِي وَ مَدَّ شِقْ سَرَّادِي بَرَّادِي وَ مَدَّ شِقْ سَرَّادِي بَرَّادِي وَ مَدَّ شِقْ
 خَوَابٍ فَتَمَّ وَ جَوْنٌ بَعْدَ رَشْدٍ كَرُوْدًا يَزِيدُ زَيْنَالِ بْنِ عَمْرِو خَوَابٍ خَوَابٍ خَوَابٍ
 هَرَجِدٌ شَمْلِيٍّ عَجَبٍ قَدَرْتُ أَلَمْ تَهْفَ تَحْتَى بِلُغْ قَوْلُهُ لَعَالِي أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ
 وَ كَتَبَ تَوَارِيخَ بَجَائِي خَوَابٍ كَرُوْدًا لَيْسَ كَفْتُكَ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ كَفْتُكَ شَدِيدٌ مَنْ
 نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ
 وَ اقْرَأْ رُبُوثَ خَاتَمِ الرِّسَالَةِ وَ اتَّحَالَ رَسْمُ اسْمِ اسْلَامٍ طَبْعِ خَامِ حَطَامِ دَنِيوِي
 لَقَبُ فَرْزَنْدِ رَسْمِ وَ جَاكِ كُوشِ تَبُولِ پَرِ دُخْتَنْدِ وَ دُولَانِ رَسَالَتِ رَا بَا لَخِ آو
 وَ آفَاتِ سَافَتَنْدِ سِرِّ سِرِّ دَارِ نَوْ جَوَانِ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ
 دَسْتُوَاتِ سِرِّ سِرِّ دَارِ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ
 كَرُوْدًا نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ نَبَرُ عَجَبٍ تَمَّ رَأْسُ

بیان شده از آن بر بان قلم که شت و با اینهمه مدعیان دین اسلام بودند و خود را
 مؤمن و مسلمانان طاهری میخواندند و معتبر و بالادلی الاصل از آن هذالش و عیال غیبت
 در بیان حال قاتلان چنانچه این آمل بر کسایکه تصحیح کتب تاریخ نموده اند محسوس
 باشد که کس که ساخته قتل مهیم و شریک قاتلان در اصرار و جور شدند استهزات
 شاه پیدایا گردید قطع نظر از غلام و کمال احمدی که سخت و سزاوار است و درین
 دارنا پایدار نشداری کرد و در خود رسید چنانچه از رهبری معقول منت که هر یک در
 معرکه که بلا بمصر من مقام حضرت سید الشهدا بود بی و دین عذاب کشیدند و مرا
 اعمال ندارد و نیازت نصیحت بقتل میدهند و قصی نامیدند و بعضی را بر اسب
 کشت و بعضی را در ملک فرصت ملک و دولت اندوخت روت و بعضی شمشیر
 مرود و بعضی دیگر عقوبات بتلاک شد و مروی است که جماعتی با هم گرد
 میروند که مجلسی را در شمسائین ندیدیم که درون ابتلا و مصیبت و بلا از
 و پارتی باشد که پیر مروی از آن جماعت گفت که من شریک قتل شمسائین بن علی
 بودم و همور مصیبتی بیاورم حال نگشت در بر من بود که برای راست کردن
 قتلای جرایع از جای خود برخاست شعله جرایع او را در گروت و سونستی و در شادان
 افدا که در جماعت میکشست و میگفت که سوخته سوخته با آنکه رفته رفته جویشین را
 در بیا انداخت چون این آتش از رفته توانی بود آب دریا بکارش خاصیت عمو
 اگر رفته چنان او را سوخت که و خودش حطب خیم شد از او از مدی رویت کرده اند
 که شخصی مرا انضیات طلبید و مردم در گرام شریک مجلس بودند که میان کلماتم کرده
 معرکه که بلا بزرگان داشت گفتند که هر که شریک قتل حسین گشت لعنوتی مبتلا
 شده مروی برائی که امیر مجلس بود بی انما نگشت که من حاضر معرکه که بلا بودم و
 هیچ آفتی من نرسید همور ایچرف یا محام رسیده بود که شعله از جرایع حضرت

و بر بد نشیافتا و آنکس را تمام سوخت را وی گوید بخدا که من بچشم خود دیدم
 که گویا آنکشت سوخت افتاده بود و تیر مروی است که مروی از لشکر یان ابن زیاد
 که حسین را با فتراک بسته بود و شترهای درنگو منظری دهشت بعد از یکدیگر
 روی او تیره و تار یک تراز قبر گشت گفتندش تو که خوبترین مردم در حسن و جمال
 بودی چه شد که رویت باین روز سیاه نشست گفت از روزیکه حسین را فتراک
 بسته ام و کس نه روز می آیند و هر دو باز و گرفته کشتان کشتان بس آتش میزد
 نو از گون بران می آویزند و بازمی آرند ازین روز و رویش سیاه و حالش تیره
 ست آنرا آنکس بهمان عذاب مبتلا مانده به گمراهی داوی جهنم شد و از واقعه
 منقول است که چیر مردان حاضرین بقتل حسین بود چون نابینا گشت از خواب
 پرسیدند گفت که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را خواب دیدم که این
 تاباز و چیده در دست مبارکش شمشیری بود کشیده در و بر و آنحضرت فرشت
 چهرین گسترده ده ناقابلان حسین را و سج ساخته بر سر آن فرشت انداخته اند
 همین که نظر آنجناب بران پرافتاد نفرین کرد و میلی از خون و چشم کشید که گو
 شد و گویند شخصی در شام از قتل حسین بود که رویش همچو روی خنجر شده و بجا
 مردم گردید و روایت کرده اند که آنکس که تیری بگلوی عبدالله که شتر علی
 است زده بود و برضی مبتلا گشت که جانب ویش حرارتی و پس لشت برود
 پیدا شد که هر چند بود و روی او باد بیزین میکشیدند و عقاب و تورا آتش می افروختند
 همچنان و او یلای می کرد و آنقدر تشنگی می داشت که سبب سبب آب می خورد و فریاد
 العطش از کلام و دبان او بلند بود و آخر شکمش شق شد و بهمان عقوبت مبرور
 اینست شمه از حال مردم عوام که حاضر معرکه گریه بودند اما خواص پس از حال
 یزید پدید و این را یزید منع فساد و این فساد و شمر بد بیکر و نظای ایشان مجملایانند

چنانچه در کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 است و در کتب معتبره

که میرد بعلیه باخته چون از قتل حسین دل خروش کرد حق تعالی آنرا سزاوار
 قلع نظر از امر اصحابی که بر چند شاق تر یافتند لیکن با آنکه سراسر اینهاست
 احتمال آن سهل است باز نکات افعال شایسته را که در صورت عذاب الهی
 تکلف و راضیه حال آن حال بود و در آن محله آن تحریر بدیهه میورده است
 که از دولت بیدادش تاسه و عوام و حواس حکیمه آن بلبه و طعنه از قتل معجز
 اما این یافتند و قصد کس از صیحا که شسته شد و جانم الم المومنین حضرت
 ام سلمه اما راجع بودند و تاسه بود و عار یان بهشت عجز و سجد میوی گشتند
 دو سگ و گریه بر سر عیسی و در سجد شریف با و آفتند و دیگر اعمال فتح که قلم او
 تحریرش بحال خود می لرزد و برید یان و در سجد میوی که مور و جنود ملائکه
 بود و بطور آورد و از آن جمله نهنگ حرمت که در مغطیه که از سگ بهشتی تاسه
 صحن حرم محرم گشت و ستونهای مسی شکست و لباس کعبه اسو جند و پرده
 که بر در کعبه کشیده بود آنرا همه تنور با سجد تا آنکه بر روی جسد حایه کعبه ای بسیار
 و اهل بیت السلام در یاد و هرگز نند و از آن محله است طاعت و راحت و نهایت شرف
 از قبیل زما و ولایت و شرف غمر و سرج برادر با نجا هر و نهال آن که لیل و
 بر تاسه که و کافری اوست و تفصیل این سوانح و حوادث بجای خود مصرحت
 المختصر آن شود بخت سه سال و ده هفت ماه با بملایمین عقوبات ازاد ستای خود
 و هم زده با پرتویم ربع الاول در مقام محض که تهری از بلاد شام است و میل چشم
 و سنین عشرت لیلی و ده سال سیده بود که با ملوک ایشته و سلطانی است از دنیا
 برعت و از انفا داشت که بر رویه شکست و تاسه که با زجر و تندی و طعنه
 جهان و از آن تنقی و خیره صبر آن از او شسته راه عاقبت کرده و خسته و تاسه است
 از دنیا بد و فرخ گشتید و چون پرتیدین معاویه بر و امپادیه پسر یزید را که در حیات

ولی عهد و خلیفه ساخته بود بر تخت سلطنت نشاندند این که معاویه بادشاه شد منبر
 رفیع بعد حمد خدای جل و علا بغت سرور انبیا علی الصلوٰۃ و التثانی گفت که
 خلافت این مضبوط خدا و حق خلفای باصفاست حدیث معاویه بن ابی سفیان
 از راه خلافت با علی مرتضی که احق و الیق بخلاف بود نزاع و جدال کرد بعد از
 پدرم که چگونه الیمیت و استحقاق نداشت بر تخت سلطنت نشست و بر آن
 است حکام حکومت خود چو حسین بن علی فرزند رسول را کشت آخر جوان ببرد و نکاح
 و بال دارین بطبع حکومت چند روزه همراه خود بر دین ازین زار زار گریست گفت
 که من میدانم که محارب حسین بسیار بد بود که پدرم نمود بازگشت او پیوستی منم
 که اولاد رسول خدا را قتل کرد و شراب را بجا ساخت و تیغ پید در تیره طبعه برده است
 و بتک حرمت خانه کعبه را واداشت من درین خلافت لذتی نمی یابم از اولاد و نوغیا
 هر کسی را که راضی شود و اسیر گردانید من عقیدت خود را از گردن مسلمانان آوردم
 پس از منبر فرو آمد و بغلت نشسته در خانه خود را بر روی خلافت بنست بعد از
 بجا رحمت حق پیوست اما حال خسران آل بن زیاد و شقاوت بنیاد پس آن بد
 در قتال مختار بن عبید ثقفی کشته شد و این سواد شهر را نیز مختار بود تسلط خود بر کوفه
 بکشت مرویست که چون مختار تسلطی بر کوفه یافت عرض اسیران در خواست فرمان
 داد که کسانی که در لشکر این سعد شریک قتال حسین بن علی بودند یک یک اسیر کشید
 و به چنانچه چن کس را نشان دادند همه را گردن زده بدار کشید و مختار علامت کار
 خود را فرمود تا این سعد را حاضر کنند حفص بن سعد حاضر شد مختار پرسید که پدرت
 کیاست گفت در خانه نشسته است مختار گفت که حالیا از حکومت رنجی اعمال
 آن دست بر داشته چگونه بنایه نشسته است مختار حسین بن علی را حاضر کرد و حکم داد
 تا اسیرین سعد بریند و پیشین را نیز کشتند و مختار را تا حدی که نرسد گردن زد و بر دین

بهار امین محمد بن خنیه و شتاد پسر حکم داد که لقمه مردان که شکرک ابن سعد
 معرکه که بلبل بودند هر که ایابین یکتید چون مردم داشتند که مختار در صد و قسما
 حشیش است اگر که فصد گیرد و فصد کرد و شکر مختار غلبه ایستال افتاد پس
 که دستیار می شد می کشند و نمش می سوختند و خانه او را فارت می کردند چون
 خولی می دیدند اسیر کرده پیش مختار آوردند و مردی که اول مهر دست و پای او
 سریدند بعد از آن بدار کشیدند پسر تنس با قس سوختند و همچنان دیگران را
 که از لشکریان اس سعد یافتند و تقوی کشند القصبه چون مختار را قتل آید پس
 و شمر و خولی می بریدند عایم اللعس العذاب الی یوم الحساب خاطر جمع کرد و سعد
 قتل اس زیاد و افتاد و جای ابراهیم بن ناک است و شمر را با جماعتی از سیاه مقابل
 اس زیاد و مرشاده بین که ابراهیم سعد را بدست و اسلختند اس زیاد و کسار و ریا
 که معاویه و مرگ از رسول واقع است لشکر کشید به بنای مقابل انداخت تا
 آنکه صبح محرابه از طربین ظهور آید هنگام عار شام سیاه ابراهیم لشکر کشید
 را که همراه اس زیاد بود و کست داد چون فوج اس زیاد به نیت حوره زد و او را نهاد
 لشکر ابراهیم متعاقب فراریان افتاد و ابراهیم حکم داد که از فوج مخالف بگریز
 که یا مد رده نگذارید جای سیاهی را از همراهیان اس زیاد از جان بکشند و آنرا
 هم کشته شد تا اس زیاد بریده پیش ابراهیم حاضر کرد و ابراهیم آنرا پیش مختار بگفت
 و مرشاد و خولی طربین زیاد و کسار و ریا و کسار و ریا و کسار و ریا و کسار و ریا و کسار و ریا
 حاضر نمود و مردی که اس زیاد حاضر کند چون سرش حاضر کرد و گفت که نسبت
 سر اس زیاد می مردم که در مسجد نه عمارت حوین اس زیاد را رده نگذاشت و آنرا
 مفتاح الحما و مقولست که در دامن عمارت عمارت هر کس از مردم شام لعل رسیدند
 و این را در دامن عمارت سال نصبت و هفت هجری بود شمس که مرگه را از انان

و بر و ایات صحاح مروی است که هرگاه سربازان او را پیش مختار حاضر کردند
 ناگاه ماری درآمد میان سربازان شده در سوراخ بینی ابن زیاد ز رفت و اندکی قرار
 گرفته از دین او برآمد باز در بینی رفت تا غائب شد گویند که مار بدعینان سلب
 آمد و رفتی کرد با حمله ابن زیاد و ابن سعد و ثمر ذی الجوشن و عمر بن الحجاج و قیس
 بن اشعث کندی و خولی بن یزید و سنان بن النخعی و عبداللہ بن قیس
 و حکم بن طفیل و زید بن مالک و غیر ایشان از اعدیان یزید یعقوبت یا بقتل شده
 بقتل رسیدند و تنهای اینها را زیر سم پان گذشتند و اسبان را بر آنها
 دو انداختند چندانکه استخوانها ریزه ریزه گردیده پانهاک برآید و پوشیده
 که در کتب تاریخ اختلاف است در بعضی ذکر قتل ابن سعد و ثمر و غیره قبل از قتل ابن
 است و در بعضی بعد از آن و کیفی که آن منتقم حقیقی حسب وعده که بیان شد در ضمن
 اخبار واقع گردید بر روایت حاکم مقدم شد سمری اجماع قتل حسین را از دست مختار
 بکنار آنها نهاد و کوشش او را ازلی به نهایت کار طلب و در ناصیه معتقد مختار کرده چنانچه
 حال بدآتش در کتب تاریخ مسطور است و هرگاه مختار بکوفه و اطراف و جوانب آن
 مسلط شد داعیه مجاریه با عبداللہ بن زبیر در سرش جا کرد و عبداللہ برآورد مختار
 و قوف یافته مصعب بن زبیر برآورد خود را بجاریه مختار نامزد کرد و چون مصعب
 بصره بجاریه مختار روان شد میان مصعب و مختار طرح جدال و قتال افتاد و فتح
 نصیب مصعب گردید و مختار درین معرکه بقتل رسید همین که مصعب بن زبیر
 بکوفه و لاحق آن استیلا یافت عبدالملک بجنگ مصعب برخاسته هنگامه
 قتال گرم ساخت و فحیاب شد و مصعب بن زبیر و ابراهیم بن مالک اشتر بقتل
 رسید از ابن عمر کثیری مشغول است که با عبدالملک گفت که من اولاً حسین را
 بدارا لافاره بر روی این زیاد دیدم بعد از آن سربازان زیاد را پیش مختار و بعد از آن

سر مختار را در حضور مصعب بود از آن مصعب را مجلس قومی میسر این امر را
 پیاپی میجویم که بدینکام است که باز نشست سرای ریشاں ما اینجا می شود و ملک
 با صفای این سخن از مجلس برخاست گفت که سای این قصر مبارک را
 از یاد راند محله گاه عهد الملک مصعب طریقت و مضروب بسته شده
 کوفه و تواری آن در تصرف او درآمده و است که شاید برای مثال عهد اندیش
 مکه فرستاد و اول بهای چکیس اجالت مکر و که در حرم جدا که خدای وقتال در
 حرام است چگونه مجاری عمل آید در کنی حجاج خلیف محمد الملک یا فرستاده گفت که
 من در وقت خواب دیده ام که سلیمان بر سر را از قلعش بریده ام عبد الملک است
 که حجاج را صی نفریت مکه برای مقایله این زیر شربت موج خود را بای نام حجاج
 کرده مکه فرستاد حجاج که تهاش اطائف بود چون بدایحاری پیدیا دیگر
 جمع ساخته متوجه سمت کعبه شده مائره قنار را با این بر سر پستوال آورد و
 که گستاخی بالسته دهن محافظت آداب کعبه را که از دست اعتقاد گداهشت
 تا آنکه تمامی حرم محترم رگین بخت گنگان گردید و عهد القوس زیر شربت
 شہارت چسبید بعد از آنکه این مرحله هم طی شد حکومت تروانیان در تمام عراق
 و حجاز و دیگر ممالک استقرار گرفت و تا به راه درآم و استمرار یافت و آنچه در سیر
 سور که اما از لانه فی لیلة القدر بدیل گردید لیلة القدر حیرس الف شهر حضرت
 امام حسن علیه السلام و لیست که مراد از هر راه مدت ملک و سلطنت بی است
 لشکر و آید ایست و دوا و قانع که تیرتیب ای محو و طاعا و منقسط و و حواله التمس مود
 و بعد از این آنچه علاوه شد و گرفت بحوف الطباب کلام طریقت که زیباست گار ملک
 الحمد لله که کتابی منسار در میان تہارت حضرت کن الیہ و سلسا سال است تمام حرم جامع
 و مطبع اس که مطبوع الطبا گردید

6199